بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حجاب فاطمہ نے یہ ناول (معصوم محبتیں) صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھا ہے۔اس ناول (معصوم محبتیں) کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام صرف اور صرف نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کے نام محفوظ کیے جاتے ہیں۔ لہذا کسی بھی ادارے، ڈائجسٹ، سوشل میڈیا، ویب سائٹ یا کوئی بھی فرد بمعہ مصنف کو اس کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں شائع کرنے کی سخت ممانعت ہے۔ عمل درآمد نہ کرنے کی صورت میں قانونی کاروائی کی جائے گی۔

شکریہ

ادارہ: نیو ایرا میگزین

فیروزہ عصر کی نماز پڑھ کر اسکے کمرے میں آئیں تو وہ نماز پڑھ رہی تھی۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ ان کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئی۔ اسکی اس حرکت پر وہ مسکرا دیں۔

"میرا شیر بیٹا"۔ فیروزہ نے اسکے سر پر بوسہ دیتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دی۔

"اماں کل ہم مارکیٹ چلیں گے۔ مجھے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے۔ اپنے لئے اور آپکے لئے گرمیوں کے کپڑے لینے ہیں اور بھی کچھ چیزیں لینی ہیں۔ کھانا بھی ہم باہر کھائیں گے"۔

آنکھیں موندے وہ اپنی پلیننگ بتا رہی تھی فیروزہ کی مسکراتی نظریں اسکے نورانی چہرے پر تھیں۔

"ٹھیک ہے میری جان۔ اب سو جاو تھوڑی دیر۔ تھک گئی ہو گی"۔ اسکے چہرے کو چومتے ہوئے فیروزہ نے کہا تو اس نے لاڈ سے انکے گلے میں بانہیں ڈال دیں۔

"آپ بھی یہی سو جائیں۔ میرے پاس"۔ اسکے محبت سے کہنے پر وہ اسکے ساتھ ہی لیٹ گئیں۔

------

"ماما۔ ماما کتنی دیر ہے؟" افنان پچھلے دس منٹ سے ماں کو بلا رہا تھا جنہوں نے مارکیٹ جانا تھا مگر گھر کے کاموں سے انہیں فرصت ہی نہیں مل رہی تھی۔ بالآخر تھک کر وہ اندر آگیا۔

"بس چلیں۔ یہ سب واپس آکر ہوتا رہے گا۔" وہ انکا ہاتھ پکڑے باہر لے آیا۔ گاڑی مال کی طرف رواں تھی جب ماما نے اسے پکارا۔

"افنان بیٹا کیا سوچا ہے تم نے؟"

"کس بارے میں؟" وہ میوزک کی آواز کم کرتے ہوئے بولا۔

"عائشہ کے پرپوزل کے بارے میں اور کس بارے میں؟ وہ چڑ کر بولیں۔

"مجھ سے پہلے بابا کے چہیتے کی شادی کا

سوچیں۔کل آرہے ہیں موصوف"۔افنان نے ماں کو چھیڑتے ہوئے کہا۔

"افی میں تمہاری بات کررہی ہوں۔اسکی نہیں۔میرے بیٹے تم ہو وہ نہیں"۔اب کی بار وہ غصے سے بولیں تو چند لمحوں کے لئے وہ خاموش ہوگیا پھر گہرا سانس لیکر بولا۔

"آپ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں مجھے مان جانا چاہیئے؟"اس نے ماں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں"۔

"تو بس۔ناں ہے میری طرف سے"۔وہ اطمینان سے بولا۔

"مگر رمشہ۔۔۔"انہوں نے فکر مندی سے کہا تو وہ مسکرا دیا۔

"ان کو میں ہینڈل کرلوں گا۔آپ اندر چلیں میں پارک کرکے آتا ہوں"۔ماں کو کہتے ہوئے اس نے پیچھے بیٹھے چھوٹے سے حیدر کو دیکھا۔

"حیدر بیٹا آپ دادو کو تنگ نہیں کریں گے میں بس دو منٹ میں آرہا ہوں۔ٹھیک ہے؟"

"جی"معصومیت سے کہتا وہ گاڑی سے اتر گیا تو اس نے گاڑی آگے بڑھادی۔

-----

انہیں مال میں آئے تھوڑی دیر ہی ہوئی تھی کہ رش میں حیدر کا ہاتھ دادو سے چھوٹ گیا۔رش کی وجہ سے وہ ان سے الگ ہوگیا۔پریشان حیدر نے روہانسی آواز میں سامنے سے گزرتی لڑکی کو پکارا۔

"آنٹی میری دادو گم گئی ہیں"

اسکے آنٹی کہنے پر وہ غصے میں آگئی۔

"ارے ہٹو یہاں سے۔ میں تمہیں آنٹی لگتی ہوں کیا؟ ابھی عمر ہی کیا ہے میری۔ پتا نہیں لوگ بھی ناں بچے پیدا کر کے بھول کیوں جاتے ہیں"۔ لڑکی نے نخوت سے کہا اور آگے بڑھ گئی جبکہ سامنے شاپ سے نکلتی عترت جو یہ سب دیکھ رہی تھی اس معصوم سے تین سال کے ڈرے سہمے بچے کے پاس آئی۔

"کیا ہوا ہے؟ اتنی پیاری آنکھوں کو رو رو کر خراب کیوں کر رکھی ہیں؟" عترت اسکے پاس بیٹھتے ہوئے پیار سے بولی تو حیدر کو کچھ حوصلہ ملا۔

"دادو گم ہو گئی ہیں"۔ بہتی آنکھوں سے اس نے رونے کی وجہ بتائی تو وہ مسکرا دی۔

"دادو نہیں آپ گم ہو گئے ہو"۔

"اچھو رو مت۔ چلو میرے ساتھ ہم مل کر ڈھونڈتے ہیں"۔ عترت نے اسے گود میں اٹھاتے ہوئے پچکارتے ہوئے کہا۔

وہ اسے اٹھائے انٹرنس کے پاس کھڑے گارڈ کے پاس آگئی اسے ساری صورتحال بتا کر اور اپنا نمبر دیکر وہ اسے لئے اندر چل پڑی۔

"دادو کب ملیں گی؟" حیدر نے معصومیت سے عترت سے پوچھا۔

"دیکھو ہم نے یہاں انکل سے کہا ہے نا۔ اب جب آپکی دادو آپکو ڈھونڈیں گی تو یہ انکل مجھے بتا دیں گے تو وہ مل جائیں گی اوکے؟" اسکی بات پر اس نے سر ہلا دیا۔

"چلو کچھ کھاتے ہیں میرے پیٹ میں تو چوہے دوڑ رہے ہیں۔آپکو بھوک لگی ہے؟"عترت اسے لئے کھانے پینے کی دکانوں کی طرف آ گئی۔

"چلو بتاو کیا کھاو گے؟"

"آئسکریم"۔

"چلو پھر ہم دونوں آئسکریم کھاتے ہیں"۔

آئسکریم لیکر وہ دونوں ایک ٹیبل کی طرف آ گئے۔ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ اس بچے نے سوال کیا۔

"آپ ممی ہیں؟"اس نے حیرت سے اس بچے کو دیکھا۔

"نہیں۔میں عترت ہوں۔آپ مجھے فرینڈ کہہ لو"۔وہ اسے آئسکریم کھلاتے ہوئے بولی۔

"پھر آپ ممی کی طرح پیار کیوں کر رہی ہیں؟"اسکے دوسرے سوال پر وہ مزید حیران ہوئی۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی ایک ادھیڑ عمر عورت تیزی سے اس بچے کو پکارتی اس کی طرف لپکی۔عترت انہیں دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔حیدر بھی دادو سے مل کر خوش ہو گیا۔عترت سے مل کر انہوں نے اسکا شکریہ ادا کیا۔

"شکریہ بیٹا آپکا بہت بہت شکریہ"۔

"شکریہ کہہ کر شرمندہ مت کریں آنٹی"ان دونوں سے مل کر وہ جانے کے لئے پلٹی تو حیدر کی آواز پر اس کے قدم رک گئے۔

"بائے ممی"۔ممی لفظ پر فاخرہ اور عترت دونوں ہی حیران ہوئے تھے۔

"آپی کہتے ہیں بیٹا"۔فاخرہ نے شرمندہ ہو کر اسے سمجھانا چاہا۔

"ممی آپ گھر کب آئینگی؟"حیدر نے انکی بات کو اگنور کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے چلنا چاہیئے"۔عترت فاخرہ سے کہتی وہاں سے چلی گئی۔

"بیٹا بری بات ہے۔وہ آپکی ممی نہیں ہیں"۔فاخرہ نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"افی کہاں ہیں؟"اس نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"آرہے ہیں"۔

------

"عترت اتنی دیر کر دی بیٹا"۔وہ مال سے گھر لوٹی تو فیروزہ اسکے لیٹ آنے پر فکر مندی سے بولیں۔

"بس ایک بچہ اپنی فیملی سے بچھڑ گیا تھا اس میں وقت کا پتا نہیں چلا"۔وہ چادر اتارتے ہوئے بولی۔

"اچھا سنو۔آج مجھے برسوں بعد ایک سہیلی ملی تھی۔یہیں گھر ہے اسکا۔اسکے پوتے کی برتھ ڈے ہے۔اس میں ہمیں انوائٹ کیا ہے اس نے۔چلو گی نا؟"خوشی سے بتاتے ہوئے انہوں نے ایک آس سے پوچھا۔

"آپ کو چھوڑ آوں گی"۔وہ سامان رکھتے ہوئے مصروف سے انداز میں بولی۔

"پھر تو رہنے ہی دو۔میں اکیلی جا کر کیا کروں گی؟"وہ خفگی سے بولیں جانتی تھیں کہ اسے ان پارٹیز سے کتنی چڑ ہے۔

"مممماااا"۔اس نے محبت سے انہیں اپنے ساتھ لگالیا۔

"چلونا۔پلیز"۔فیروزہ نے لجاجت سے کہا۔

"اچھا دیکھوں گی"۔

"دیکھنا نہیں ہے چلنا ہے"۔وہ ضدی لہجے میں بولیں تو اسے ماننا پڑا۔

"اوکے چلوں گی"۔

------

وہ بلیک فراک پہنے مما کے ساتھ اس گھر میں داخل ہوئی تھی۔مما کو کوئی جاننے والی مل گئی تھی۔وہ ایک کال ریسیو کرنے کے لئے ایک سائیڈ پر کھڑی تھی جب کسی کے پکارنے پر وہ مڑی۔

"کیسی ہیں مس نور؟"سامنے والے کو دیکھتے ہی اسکا منہ حلق تک کڑوا ہو گیا۔

"ٹھیک ہوں"۔اس نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"آپ کو یہاں اکیلے کھڑے دیکھا تو سوچا خیر خیریت دریافت کرلوں"۔شیراز نے گلا کنکھارتے ہوئے کہا۔اسے اپنے اس کولیگ سے سخت چڑ تھی جو اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈا کرتا تھا۔

"ٹھیک ہوں میں"۔اس نے غصے کو کنڑول کرتے ہوئے کہا۔ابھی وہ اس سے ایکسکیوز کرنا ہی چاہتی تھی کہ کوئی آکر اسکے پاوں سے لپٹ گیا۔وہ وہی بچہ تھا جو اسے مال میں ملا تھا۔

ممی کہتے ہوئے اس نے اپنے دونوں بازو اسکی طرف پھیلا دیئے۔اس نے اس پیارے سے گول مٹول بچے کو خفگی سے دیکھتے ہوئے گود میں اٹھالیا۔

"اس نے آپکو ممی کہا؟"شیراز نے حیرت سے اس سے پوچھا جس کے چہرے کو ننھے ہاتھوں میں تھامے حیدر چوم رہا تھا۔

"ممی کو ممی کہتے ہیں"۔جواب حیدر نے دیا تو شیراز کا منہ حیرت سے کھل گیا۔ابھی وہ کچھ کہنا ہی چاہتا تھا کہ حیدر نے اسے مخاطب کیا۔

"ممی چلیں نابیہ اور محمد ویٹ کررہے ہیں"۔وہ نہ توبیہ کو جانتی تھی نہ محمد کو مگر اسے شیراز سے جان چھڑانے کا اچھا بہانہ مل گیا تھا سو وہ ایکسکیوز کرتی حیدر کو گود میں ہی اٹھائے اندر کی طرف آگئی۔

"تمہیں پتا ہے تم ٹوگڈ ہو۔جو کام مجھ سے ایک ماہ میں نہیں ہوا تم نے دومنٹ میں کر دیا"۔وہ حیدر کو گدگداتے ہوئے بولی تو وہ کلکاریاں مارنے لگا۔دور کھڑی فاخرہ نے معنی خیزی سے انہیں دیکھا۔

دو نیلی آنکھوں نے بھی یہ سب دیکھا تھا۔وہ حیدر کے ساتھ باتیں کرنے میں مصروف تھی۔یہ جانے بنا کہ کوئی یک ٹک اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"بس بھی کر دو اور کتنا دیکھو گے؟"تیمور کے ساتھ کھڑے اسکے دوست نے اسے کہنی مارتے ہوئے کہا تو وہ مسکرا دیا۔وہ خود نہیں جانتا تھا کہ کتنی دیر سے وہ اس معصوم سے چہرے والی پرکشش اپسرا کو نہ جانے کب سے دیکھ رہا تھا۔

--------

وہ حیدر کو لئے فاونٹین کے پاس کھڑی تھی جب دو ننھے وجود اس سے ٹکرائے۔

"ممی یہ بیہ اور محمد ہے"۔ حیدر کے بتانے پر وہ انکے سامنے گھاس پر بیٹھتے ہوئے گول مٹول گڈے اور نازک سی گڑیا کو چومنے لگی۔

"ممی"۔ ننھی گڑیا اسکے گلے میں اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھ ڈال کر اسکا منہ چومتے ہوئے بولی۔

"دیکھو میں آپکی ممی نہیں ہوں۔ فرینڈ بول لو۔ باجی, آپی, خالہ, پھوپھو کچھ بھی کہہ لو۔ ممی مت کہو"۔ وہ عاجز آکر بولی تو پیچھے کھڑا افنان اسکی بات پر مسکرا دیا۔ حیدر اسے دیکھتے ہی اسکی طرف گیا۔

"افی یہ دیکھو ممی مل گئی ہیں"۔

"بیٹا یہ آپکی ممی نہیں ہیں"۔ افنان نے اسے سمجھانا چاہا تو وہ بول پڑا۔

"افی ممی کون ہوتی ہے؟"

"وہی جو ہمارا خیال رکھتی ہے۔ ہم سے ڈھیر سارا پیار کرتی ہے۔ ہمیں دیکھ کر خوش ہوتی ہے۔ اور۔۔۔" ابھی وہ مزید کچھ بولتا مگر حیدر نے بات کاٹ دی۔

"تو یہ ہماری ممی ہوئیں نا۔ انہوں نے مال میں میرا خیال رکھا تھا۔ یہ ہمیں پیار بھی کرتی ہیں۔ ہمیں دیکھ کر سمائل بھی کرتی ہیں"۔ وہ معصومیت سے بولا۔

"حیدر بحث نہیں کرتے۔ میں کہہ رہا ہوں نا کہ نہیں ہیں آپکی ممی"۔ وہ۔ ڈپٹتے ہوئے بولا تو ادھر آتی فاخرہ نے اسے ٹوک دیا۔ فیروزہ بھی انکے ساتھ ہی تھیں۔

"افنان بچہ ہے سمجھ جائے گا"۔

"بٹ ماما"۔

"آو نا بیٹا یہاں کیوں کھڑی ہو۔اندر آو"۔افنان کو نظر انداز کرتیں وہ فیروزہ اور عترت کو اندر لے گئیں۔

---------

وہ وہاں تین گھنٹے رہی تھی۔اس دوران وہ تینوں اس سے جونک کی طرح چمٹے رہے تھے۔ عنابیہ تو گود سے ہی نہیں اتری تھی۔وہ تینوں بچے اسے بہت اچھے لگے تھے۔کیک کاٹنے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ اپنے روم میں لے آئے تھے۔اب وہ اسے اپنی چیزیں دکھا رہے تھے۔

"ممی آپ اب ہمارے ساتھ ہی رہیں گے نا؟"حیدر نے اسکے گلے میں جھولتے ہوئے پوچھا۔

"بے بی میں یہاں کیسے رہ سکتی ہوں۔میں تو اپنے گھر رہتی ہوں نا۔اپنی مما کے پاس"۔

"ہمیں بھی تو اپنی ممی کے پاس رہنا ہے نا"۔حیدر اسکے بازو پر سر رکھتے ہوئے بولا۔

"اسی لئے تو کہہ رہی ہوں کہ میں آپکی ممی نہیں ہوں"۔اس نے حیدر کی ناک دباتے ہوئے کہا۔

"مجھے پتا ہے آپکی پاپا سے لڑائی ہوئی ہے اسلئے آپ ہمارے ساتھ نہیں رہتیں"۔حیدر نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

"آپکو کس نے کہا"۔وہ حیرت سے بولی۔

"مووی میں ایسے ہی ہوتا ہے"۔حیدر اسکی گود میں جگہ بناتے ہوئے بیٹھتے ہوئے بولا۔

New Era Magazine

"اف تمہاری عمر کارٹون دیکھنے کی ہے بلے مووی دیکھنے کی نہیں"۔وہ اسکے بال سہلاتے ہوئے بولی۔

"ممی پاپا بھی مجھے بلا ہی بولتے ہیں"۔

"کیونکہ آپکی آئز بلے جیسی ہیں"۔اس نے حیدر کی آنکھیں چومتے ہوئے کہا۔اسے حیدر سے باتیں کرتا دیکھ کر محمد نے اسکی شرٹ کھینچی۔

"ممی بھوک لگی ہے"۔اسکی زبان سے بھی ممی سن کر اسکا دل کیا اپنا سر پیٹ لے۔

"ایک یہ بلا کم تھا جو تم بھی شروع ہوگئے ہو۔میں آپ لوگوں کی ممی نہیں ہوں"۔وہ چڑ کر بولی۔اندر آتا افنان اسکی بات اور انداز پر مسکرا دیا۔

"افی یہ گندی ممی ہیں"۔حیدر نے منہ بسورتے ہوئے کہا۔

افنان کو ادھر دیکھ کر اس نے سکون کا سانس لیا اور کمرے سے جانے لگی۔

"ممی مجھے بھی لے جائیں اپنے ساتھ"۔بیہ نے اسکی انگلی پکڑتے ہوئے کہا تو وہ سٹپٹا کر رہ گئی۔

افنان نے بیہ کو پکڑا اور وہ باہر نکل گئی۔

------

رات کو فارغ ہونے کے بعد فاخرہ اور افنان چائے پیتے ہوئے باتوں میں مصروف تھے۔عترت کے ذکر پر وہ بولیں۔

"مجھے تو سمجھ نہیں آتا کہ پارٹی میں اتنے لوگ تھے مگر یہ تینوں اسی کو پکڑ کر کیوں بیٹھ گئے تھے۔حالانکہ وہ پہلی مرتبہ گھر آئی تھی"۔

"یہ اس بلے کی وجہ سے ہوا ہے۔مال سے واپسی پر انہوں نے ہی ان دونوں کے کان بھرے تھے کہ یہ ممی سے ملے ہیں۔ نتیجہ آپکے سامنے ہے۔بیچاری اتنا سمجھا رہی تھی مگر یہ سنتے ہیں کسی کی؟"افنان نے ماں کی گود میں لیٹے حیدر کی طرف اشارہ کر کے کہا جو نیند سے بھری آنکھوں کو بمشکل کھولے اسی کو دیکھ رہا تھا۔

"مجھے تو وہ بچی بہت اچھی لگی ہے"۔فاخرہ نے محبت سے کہا۔

"اچھی تو ہے تبھی تو برداشت کر رہی تھی ورنہ دو چار لگا دیتی"۔افنان نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو فاخرہ مسکرادیں تبھی محمد آنکھیں ملتا ہوا انکے پاس آیا۔

"آپ ابھی تک سوئے نہیں بیٹا؟"وہ محمد کو اپنے پاس بٹھاتے ہوئے بولیں تو وہ منمنایا۔

"دادو ممی کب آئینگی؟"

"ممی افی کی وجہ سے نہیں آتیں"۔حیدر نے بمشکل بند آنکھیں کھولتے ہوئے کہا تو افنان اور فاخرہ نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔

"ممی کو بلادیں"۔محمد فاخرہ کا ہاتھ ہلاتے ہوئے بولا۔

"سو جاو جان۔کل چلیں گے ممی کے پاس"۔فاخرہ نے اسکے گال چومتے ہوئےاسے اپنے ساتھ صوفے پر ہی بٹھالیا۔

"آپ بجائےانہیں سمجھانے کہ یہ کیا کہہ رہی ہیں"۔افنان نے حیرت اور خفگی سے ماں سے کہا۔

"چپ رہو تم"۔فاخرہ خفگی سے بولیں تو وہ خاموش ہو گیا۔

---------

وہ نہ جانے کب سے دادا کا نمبر ڈائل کر رہی تھی جو اٹینڈ ہی نہیں ہو رہا تھا۔پریشانی کے عالم میں وہ بار بار نمبر ڈائل کر رہی تھی۔کافی دیر بعد کسی نے کال ریسیو کی اور اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی کوئی غصے سے دھاڑا۔

"جب جانتی ہو کہ کال ریسیو نہیں ہو رہی پھر کیوں بار بار سر کھا رہی ہو"۔

"دادا سے بات۔۔"ابھی وہ منمنائی ہی تھی کہ وہ شخص پھر دھاڑا۔

"اگر انہوں نے بات کرنی ہوتی تو ابھی تک کال ریسیو کر چکے ہوتے۔ سمجھتی کیوں نہیں ہو کہ وہ تم سے ملنا تو دور اب وہ تم سے بات بھی نہیں کرنا چاہتے۔ تمہیں پال پوس کر بڑا کر دیا ہے اب تم جیو یا مرو تم انکی ذمہ داری نہیں ہو"۔فون پٹخ دیا گیا تھا۔اپنی اتنی تزلیل پر وہ سر تھامے بیٹھ گئی۔ تبھی حیدر چہکتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

"ممی"۔جواباً اس نے کوئی ریسپونس نہیں دیا۔

"ممی"۔اس نے عترت کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش کی تو اس نے جھڑک دیا۔

"کتنی دفعہ کہا ہے کہ میں تمہاری ممی نہیں ہوں۔ سمجھتے کیوں نہیں ہو"۔وہ غصے سے چلائی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

حیدر ڈرتے ہوئے آگے آیا اور اسکا ہاتھ چہرے سے ہٹا کر آنسو پونچھنے لگا۔عترت نے اسے خود سے لگا لیا۔کافی دیر رونے کے بعد اسے خیال آیا کہ وہ کس کے سامنے رو رہی ہی۔

خود کو کمپوز کرتے ہوئے اس نے آنسو صاف کئے اور حیدر کو خود سے الگ کیا۔

"آئی ایم سوری"۔

"اٹس اوکے"۔اب وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں میں اسکے ہاتھ پکڑے وہ چوم رہا تھا۔

عترت کو مزید شرمندگی ہوئی۔

"کس کے ساتھ آئے ہو؟"اسے گود میں بٹھا کر چومتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"دادو کے"۔

"باہر چلو میں فریش ہو کر آتی ہوں"۔اسے گود سے اتار کر وہ واشروم میں گھس گئی۔

فاخرہ تھوڑی دیر وہاں رک کر چلی گئی تھیں مگر بچے ضد کر کے اسی کے پاس رک گئے تھے۔

اب وہ اکھٹے بیٹھے پیزا کھا رہے تھے۔محمد تو فرنچ فرائز سے جنگ لڑ رہا تھا۔اس نے اسے گود میں بٹھا کر اسکا منہ صاف کیا اور اسے اور بیہ کو خود کھلانے لگی۔حیدر البتہ خاموشی سے پزا کھا رہا تھا۔

"ابھی تک ناراض ہو؟"عترت نے اسکی ناک پر سے کیچپ صاف کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں۔آپ کیوں رو رہی تھیں؟"اس نے معصومیت سے پوچھا تو وہ مسکرا دی۔

"آپکو ڈانٹا جو تھا اس لئے"۔

"آپ ایسے مت رویا کریں می۔آپ ہنستی ہوئی اچھی لگتی ہیں"۔پزا کھاتے ہوئے وہ اسے سمجھا رہا تھا۔

"اچھا؟مجھے تو کسی نے بتایا ہی نہیں"۔اپنی ہنسی کنٹرول کرتے ہوئے وہ مصنوعی حیرت سے بولی۔

"آپ اب ڈانٹیں گی تو نہیں نا؟" کچھ یاد آنے پر وہ بولا تو عترت نے اسے اپنے قریب کر کے چوم لیا۔

"نہیں ڈانٹوں گی"۔

--------

"افی آپکو پتا ہے آج ممی نے مجھے ڈانٹا تھا پھر مجھے اتنا سارا پیار کیا اور سوری بھی کی"۔ واپسی پر انہیں افنان لینے آیا تھا سو حیدر اسے آج کی روداد سنا رہا تھا۔

"وہ آپکو ڈانٹتی ہیں آپ پھر بھی انکو ممی کہتے ہو"۔ افنان نے حیرت سے پوچھا تو وہ معصومیت سے بولا۔

"ممی ڈانٹتی بھی تو ہیں نا۔ آپکو بھی تو دادو ڈانٹتی ہیں"۔

"وہ آپکی ممی نہیں ہیں"۔ افنان دانت پیستے ہوئے بولا۔

"تو وہ ممی جیسی کیوں لگتی ہیں؟" اسکے سوال پر کچھ لمحے تو وہ اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔

"وہ اچھی ہیں اس لئے ایسی لگتی ہیں۔ بٹ سچ میں تو ممی نہیں ہیں ناوہ"۔ اس نے سمجھانے کی ایک ناکام کوشش کی۔ ابھی وہ مزید کچھ کہتا مگر اس سے پہلے بیہ بول پڑی۔

"افی آئسکریم کھانی ہے"۔ بیہ کی فرمائش پر وہ مسکرا کر بولا

"چلو آئسکریم کھاتے ہیں۔ محمد کو اٹھاو ورنہ گھر جا کر روئے گا"۔

--------

تیمور ان تینوں کو لیکر ہوٹل آیا تھا۔آج ہفتہ تھا تو انکا آوٹنگ کا موڈ تھا۔وہ اوپن ایریٔ میں بیٹھے اپنے آڈر کا ویٹ کر رہے تھے۔

عترت کو کسی بزنس ڈنر پر جانا تھا۔مما کو اکیلے گھر چھوڑ نہیں سکتی تھی سو انکی فرمائش پر انہیں فاخرہ کے پاس چھوڑ کر گیٹ سے ہی نکل گئی کہ بچے اسے دیکھ لیتے تو جانے نہ دیتے۔
وہاں سے فری ہو کر وہ واپسی کے لئے آرہی تھی جب کوئی بچہ اسکے پاوں سے ٹکرایا تھا۔
"بلے آپ یہاں کیا کر رہے ہو؟"وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے بولی۔
"می بیہ"۔حیدر نے پارکنگ کی طرف اشارہ کرکے کہا جہاں ایک آدمی بیہ کو کھینچ کر لے جارہا تھا۔
"یہیں رہنا ہلنا مت"۔تیزی سے کہتی وہ باہر کی طرف لپکی۔
اس نے اس آدمی کا کندھا تھپتھپایا۔جیسے ہی وہ مڑا عترت نے ہتھیلی زور سے اسکی ناک پر ماری۔
وہ اپنی ناک پکڑ کر کراہ ہی رہا تھا کہ وہ جلدی سے بیہ کو اٹھائے اندر کی طرف لپکی۔اسی اثناء میں اس شخص نے گولی چلادی۔

گولی کی آواز سن کر گارڈ اس طرف بھاگا آیا تھا جس کی وجہ سے اس آدمی کو بھاگنا پڑا۔

New Era Magazine

وہ بیہ اور حیدر کو اندر لے آئی تھی۔ گولی کی آواز پر تیمور بھی اس طرف آیا تھا۔ وہ بچوں کو ایک ٹیبل پر بٹھا کر آڈر دینے گیا تھا جب وہ شخص بیہ کو اٹھا کر وہاں سے لے گیا۔ حیدر اسکے پیچھے آیا تھا جبکہ محمد ڈر کر ٹیبل کے نیچے چھپ گیا تھا۔

بیہ خوف کی وجہ سے عترت سے چپکی ہوئی تھی۔ تیمور اس لڑکی کو سامنے دیکھ کر ٹھٹھک کر وہ گیا تھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں؟" معاملے سے انجان وہ حیرت سے بولا۔

"جب بچے سنبھال نہیں سکتے ہو تو لیکر نکلتے کیوں ہو؟" وہ خونخوار تیوروں سے اسے گھورتی ہوئی چلائی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا حیدر چلایا۔

"ممی خون"۔ اسکے کندھے پر گولی لگی تھی۔ خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔ تیمور نے بیہ کو اسکی گود سے لینا چاہا مگر وہ مزید اس سے چپٹ گئی۔

"بے بی پلیز پاپا کے پاس جاو"۔ عترت سے اسے لئے مزید بیٹھنا مشکل ہو رہا تھا مگر وہ اترنے کو تیار ہی نہیں تھی۔

"دیکھو وہ انکل چلے گئے ہیں۔ شاباش اترو نیچے"۔ اسے پچکارتے ہوئے اس نے نیچے اتارا۔ پلیز ہاسپٹل چلیں"۔ تیمور نے بیہ کو گود میں لیکر اس سے کہا۔ وہ کوئی بھی جواب دیئے بنا اٹھ گئی۔ حیدر اسکا ہاتھ پکڑے گاڑی تک لایا تھا۔ وہ پیچھے بیٹھ گئی تھی۔ بیہ ابھی بھی افنان سے چپکی ہوئی تھی۔ حیدر اس کے ساتھ جبکہ محمد آگے بیٹھا تھا۔

"ممی پین ہو رہا ہے؟" حیدر نے آنکھیں موندے سیٹ سے ٹیک لگائے عترت کے ماتھے کو چھوتے ہوئے پوچھا تو وہ مسکرا کر نہ میں سر ہلا گئی۔

"ابھی ٹھیک ہو جائیں گی آپ ممی"۔ محمد نے پیچھے مڑ کر اسے پیار سے پچکارا تو وہ ان بچوں کی محبت پر فدا ہو گئی۔ ہاسپٹل پہنچنے تک وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔ ہاسپٹل تیمور کے دوست کا تھا۔ وہ اسے پہلے ہی کال کر چکا تھا۔ وہ باہر کھڑا انہی کا ویٹ کر رہا تھا۔ اسے اسٹریچر پر ڈالے اندر لے جایا گیا۔

گولی اسکے بازو کو چھو کر نکلی تھی مگر خون بہت بہہ گیا تھا۔ تیمور نے فاخرہ کو کال کر دی تھی جو فیروزہ کو بھی ساتھ لے آئی تھیں۔ وہ لوگ کوریڈور میں ہی رکھے گئے بینچوں پر بیٹھے تھے جب حیدر نے فاخرہ کو پکارا۔

"دادو آپ نے کہا تھا نا کہ سب سے پہلے مشکل میں ہماری مدد ممی کرتی ہیں؟"

"ہاں میری جان"۔

"آج ممی نے بابا سے بھی پہلے ہماری ہیلپ کی"۔ اسکی بات پر سب نے حیرت سے اسے دیکھا۔

"وہ کیسے؟" تیمور نے بے چینی سے پوچھا۔

"وہ انکل بیہ کو لیکر جا رہے تھے۔ ممی نے انکی نوز پر پنچ کیا اور بیہ کو لے آئیں۔ انہوں نے ہی ممی کو گولی ماری ہے"۔ حیدر کے بتانے پر وہ سب حیران رہ گئے تھے۔ فاخرہ کے دل میں اسکی عزت اور تیمور کے دل میں اسکی محبت مزید بڑھ گئی تھی۔

--------

اسے ہوش آیا تو مما اسکے پاس بیٹھی تھیں۔ سامنے صوفے پر فاخرہ تھیں۔ انکی گود میں بیہ سو رہی تھی جبکہ محمد انکے پاس ہی صوفے پر اونگھ رہا تھا۔ حیدر اسے اٹھتا دیکھ کر جلدی سے اسکے پاس آگیا۔

"ممی کیسی ہیں آپ؟"

"ممی تو نہ کہو نا"۔ وہ نقاہت سے بولی تو فاخرہ اور فیروزہ مسکرا دیں۔ محمد بھی نیند میں جھولتا اسکے پاس آگیا تھا۔ فیروزہ نے اسے بیڈ پر ہی اسکے پاس بٹھا دیا۔ اس نے جھک کر اسکے ماتھے پر پیار کیا اور سر اسکے کندھے پر رکھ کر اسکے پاس ہی لیٹ گیا۔ اپنے ننھے ہاتھوں کو اسکی گردن کے گرد باندھ کر وہ دو ہی منٹوں میں سو گیا تھا۔ اسے دیکھ کر وہ مسکرا دی۔

طبیعت ٹھیک ہے اب؟ فیروزہ نے اسکا ماتھا چوما تو وہ مسکرا دی۔

"آپ کیوں رک گئیں آنٹی؟ بچے بھی ڈسٹرب ہو رہے ہیں"۔

"یہ بچے تمہیں اپنی ماں مان چکے ہیں۔ ہمارے لاکھ سمجھانے پر بھی نہیں سمجھتے۔ یہ اپنی ماں کو اس حال میں چھوڑ کر جانے کے لئے تیار نہیں تھے"۔ فاخرہ نے محبت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"آپ زبردستی لے جاتیں"۔ اسے فاخرہ اور بچوں کا اتنی لیٹ وہاں موجود ہونا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

"ممی آپکو ہمارا آپکے پاس رہنا برا لگتا ہے؟" حیدر اسکے ڈرپ لگے ہاتھ کو پکڑتے ہوئے بولا تو وہ شرمندہ سی ہو گئی۔

"بلے ایسی بات نہیں ہے۔آپ خواہ مخواہ میری وجہ سے ڈسٹرب ہو رہے ہو"۔

"ممی آپ جلدی سے ٹھیک ہو جائیں۔پھر ہم سیر کرنے جائیں گے۔پاپا کو نہیں لیکر جائیں گے۔وہ ہمارا خیال نہیں رکھتے"۔

"بلے بری بات"۔فاخرہ نے اسے گھورا تو وہ چپ ہو گیا۔

"ممی مجھے بھی محمد کی طرح آپکے پاس سونا ہے"۔حیدر نے فرمائش کی تو فیروزہ نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"بیٹا۔اسکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔جب ٹھیک ہو جائے گی تو سو جانا"۔

"پرامس؟"وہ پرجوش ہو کر بولا تو وہ تینوں مسکرا دیں۔

"پکا پرامس"۔

"فاخرہ اب گھر جاو۔میں ہوں یہاں۔خواہ مخواہ ہماری وجہ سے خوار مت ہو"۔فیروزہ کے کہنے پر وہ خفگی سے بولیں۔

"بالکل بھی نہیں میں تو یہیں رکوں گی"۔

------

وہ ڈسچارج ہو کر گھر آئی تو سامنے فاخرہ اور بچے اسکا انتظار کر رہے تھے۔بیبہ تو اسکی گود میں چڑھ گئی تھی جبکہ وہ دونوں اسکے دونوں اطراف میں بیٹھے اس سے باتیں کر رہے تھے۔

"نور بیٹا آرام کرو اب۔بچوں چلو باہر چلو"۔فاخرہ کے کہنے پر وہ تینوں اس سے چپک گئے۔

"ہم ممی کے پاس رہیں گے"۔وہ اس سے چپک کر بولے تو وہ ہنس دی۔

فیروزہ اور فاخرہ کچن میں گھسی کھانا پکا رہی تھیں۔فاخرہ جب کافی دیر بعد عترت کو دیکھنے آئیں تو منظر کچھ یوں تھا کہ بیبہ اسکے سینے پر الٹی لیٹی سو رہی تھی۔محمد اسکے بائیں کندھے پر سر رکھے اور حیدر دائیں ہاتھ کو پکڑے سو رہا تھا۔فاخرہ کے دل میں نہ جانے کیا آئی کہ انکی ایک پک لے کر فیملی گروپ میں سینڈ کر دی۔

پانچ منٹ بعد میسج آیا تھا۔

"بیڈ میز زمی"۔باسط نے کمنٹ کیا تھا۔

"کون ہے یہ؟"رمشہ نے حیران ہونے والی سمائلی بنا کر پوچھا۔

"میرے پوتے پوتی کی ممی"۔فاخرہ نے ہنسنے والی ایموجی کے ساتھ ریپلائے کیا۔

"ملنا پڑے گا"۔رمشہ کے جواب پر انہوں نے مسکرانے والی ایموجی کے ساتھ لکھا۔

"جلد سے جلد آجایئے"فاخرہ نے ریپلائی کر کے موبائل بیگ میں ڈال لیا کہ اب انہیں اکیلے ہی گھر جانا تھا۔

---------

آج اتوار تھا۔وہ تینوں وہیں ڈیرہ جمائے بیٹھے تھے۔بیبہ تو اسکی گود سے ہی نہیں اترتی تھی۔محمد اسکے کندھے سے جڑا رہتا تھا ایک اسکا بلا ہی تھا جو اسکا خیال رکھ رہا تھا۔کھانا میڈیسن سب وہ اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے کھلا رہا تھا۔اب بھی وہ لان میں بیٹھے ہوئے تھے اور وہ اسے سیب کھلا رہا تھا۔

"ممی ہم ہمیشہ آپکے ساتھ نہیں رہ سکتے؟" بلے نے اسکے منہ میں ایک قاش ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"بلے آپ میرے پاس ہی تو ہو"۔

"آپ گھر چلئے نا۔ پاپا آپ سے سوری بھی کر لینگے۔ آئندہ ڈانٹیں گے بھی نہیں"۔ اس کے انداز پر وہ مسکرا دی۔

"یہ کس نے کہا ہے آپ سے کہ مجھے آپ کے پاپا نے ڈانٹا ہے؟"

"ممی پاپا سے اسی لئے تو ناراض ہوتی ہیں۔ شان کی ممی بھی اسی لئے اسے چھوڑ کر گئی تھیں"۔ حیدر نے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دی۔

"بلے ایسا کچھ نہیں ہے۔ سنو۔ ممی وہ ہوتی ہیں جو پاپا کی بیسٹ فرینڈ ہوتی ہیں۔ جن سے پاپا اور جو پاپا سے بہت پیار کرتی ہیں۔ وہ پاپا کا اور انکے بچوں کا خیال رکھتی ہیں۔ ان سے ڈھیر سارا پیار کرتی ہیں"۔ عترت نے اسے پیار سے سمجھایا تو وہ منہ بسور کر بولا۔

"آپ بھی تو ہم سے پیار کرتی ہیں نا"۔

"میری ماما بھی تو آپ سے پیار کرتی ہیں نا مگر وہ آپکی ممی نہیں ہیں"۔ عترت نے اسے پیار سے سمجھایا۔

"پھر کون ہیں میری ممی؟" معصومیت سے پوچھا گیا تھا۔

"میری جان وہ اللہ کے پاس ہیں"۔

"آپ انہیں بلوا دیں"۔ محمد کے کہنے پر وہ مسکرا دی۔

"وہ تو نہیں آ سکتیں۔ہاں اللہ آپکو دوسری می دے دے گا"۔

"وہ کیسے ؟"حیدر نے حیرت سے پوچھا۔

آپ کے بابا کی بیسٹ فرینڈ آپکی می ہوں گی نا۔وہ آپکا بہت خیال رکھے گیں۔آپ سے پیار بھی کریں گی"۔

"اور آپ ؟"حیدر نے تھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہم تو فرینڈز ہیں نا؟"

"اسکا مطلب آپ میرے بچوں کی می ہوں گی ؟" جتنی سنجیدگی سے سوال کیا گیا تھا عترت کا ہنس ہنس کر برا حال ہو گیا۔

"بلے تم بھی نا پاگل ہو تم کیا ایک بوڑھی سے شادی کرو گے ؟"اسکی بات پر حیدر شرمندہ ہو گیا۔

آپ ہمیں چھوڑیں گی تو نہیں نا؟ تھوڑی دیر بعد اس نے پھر سوال کیا تو وہ ہنس دی۔

"فرینڈز کو کون چھوڑتا ہے ؟"

"می یہ کھول دیں"۔وہ جو مطمئن ہوئی تھی کہ اب وہ اسے می نہیں کہیں گے محمد کی بات پر اسکا دل کیا کہ اپنا سر پیٹ لے جو چاکلیٹ لئے کھڑا تھا۔

"بنی کب سدھرو گے تم؟"

"می دادو کے پاس جانا ہے"۔بیہ کی فرمائش پر اس نے بیہ کو ایک نظر دیکھا پھر اسکے گال چوم لئے۔

"بلے اندر سے میرا سیل لاؤ تمہاری دادو کو کال کریں"۔

آدھے گھنٹے میں فاخرہ افنان اور باسط وہاں تھے۔ باسط افنان کا بڑا بھائی تھا جو اپنی فیملی کے ساتھ کراچی ہوا کرتا تھا۔

"اب کیسی ہیں آپ؟" سلام دعا کے بعد باسط نے عترت کو مخاطب کیا جو صوفے پر اپنے بلے اور بنی کے ساتھ بیٹھی تھی۔

"ٹھیک"۔

"ماما نے بتایا کس طرح آپ نے بیبہ کے لئے خود کو زخمی کروالیا"۔ باسط کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ عترت نے درمیان میں ٹوک دیا۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ میں ٹھیک ہوں"۔

"پڑھتی ہیں آپ یا جاب کرتی ہیں"۔ تھوڑی دیر بعد باسط نے اسے دوبارہ مخاطب کیا جو سب سے لاپرواہ بنی کو سن رہی تھی جو نہ جانے اسکے کان میں گھسا کیا کہہ رہا تھا۔

"جاب کرتی ہوں"۔ بمشکل مسکرا کر اس نے جواب دیا تھا۔

"آنٹی یہ کم بولتی ہیں یا ہمارے سامنے کم بول رہی ہیں؟" باسط نے فیروزہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا جس پر عترت نے کوئی دھیان نہ دیا۔

"یہ کم ہی بولتی ہے۔ بس اپنے بلے سے پتا نہیں کیا کیا باتیں کرتی رہتی ہے"۔ فیروزہ سے پہلے فاخرہ نے جواب دیا جس پر فیروزہ مسکرا دیں جبکہ عترت نے کوئی ری ایکشن نہ دیا۔

--------

"مس نور آگے کا کیا سوچا ہے آپ نے ؟" وہ لان میں کھڑی مالی بابا کو کچھ ہدایات دے رہی تھی جب وہ پیچھے سے آیا۔

"میں کل کا نہیں سوچتی"۔سپاٹ سے لہجے میں جواب دیا گیا تھا۔عترت کو افنان کا اپنے گھر آنا پسند نہیں تھا اب باسط اور اسکی جائزہ لیتی تنقیدی نظریں۔اسے ان سب سے کوفت ہو رہی تھی۔

"لوگوں کا ماننا ہے کہ سوچنا چاہیئے"۔اس کی بات پر عترت نے رخ موڑ کر اسے دیکھا اور جب بولی تو تلخی اسکے لہجے میں واضح تھی۔

"میں لوگوں کی پابند نہیں ہوں"۔

"شادی کے بارے میں کیا ارادہ ہے؟" کچھ لمحوں کے توقف سے بولا تو اسکے تن بدن میں آگ لگ گئی۔خود پر ضبط کرتی اتنا ہی کہہ سکی۔

"آپ پرسنل ہو رہے ہیں"۔

"یہی سمجھ لیں"۔جواب بہت ہی ڈھٹائی سے دیا گیا تھا۔عترت خاموش رہی تو وہ دوبارہ بولا۔

"اگر میں ایک رشتہ بتاوں تو۔۔۔" اسکی بات پر اس نے غصے سے بات درمیان میں ہی کاٹ دی۔

"آپ ہوتے کون ہیں میرے پرسنلز میں بولنے والے؟ میں آپ کو جانتی نہیں ہوں, آپ مجھے نہیں جانتے پھر کس حق سے یہ سب کہہ رہے ہیں؟" غصے سے اسکی رگیں تن گئی تھیں اور چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

New Era Magazine

"ریلیکس مس نور۔میں تو بس آپکی خوشی جاننے کیلئے کہہ رہا تھا"۔بات بگڑتی دیکھ کر وہ سنجیدہ ہوا۔

"آپکی امی میری مما کی دوست ہیں اسی لئے آپکے بچے یہاں آتے ہیں۔آپ اگر اپنی حدود میں رہیں گے تو اچھا ہوگا۔مجھے کسی کی اپنی زندگی میں دخل اندازی پسند نہیں ہے۔اگر آئندہ ایسا ہوا تو آپکے بچوں کے لئے اس گھر کے دروازے بند ہو جائیں گے"۔غصے سے کہتی وہ اندر کی طرف بڑھ گئی۔

"کہا تھا نا کھا جائے گی"۔پلر کی اوٹ سے نکلتے افنان نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر ایک سرد آہ بھری۔

"تم نے اسکی آئزد یکھی ہیں؟"اسکے سوال پر افنان نے حیرت سے اسے دیکھا پھر مسکرا کر بولا۔

"ہاں بہت خوبصورت ہیں"۔

"بے وقوف ان میں بہت سارا درد چھپا ہوا ہے"۔باسط کے کہنے پر افنان نے حیرت سے اسے دیکھا پھر ہنس کر بولا۔

"یہ تم تو دل کے ڈاکٹر تھے نا آنکھیں کب سے پڑھنے لگے؟"

"بکو مت اور سوچو کیا کیا جائے"۔باسط نے غصے سے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

---------

"ہیلو پریٹی گرلز"۔وہ مما کے ساتھ ڈنر کرنے باہر آئی تھی جب باسط کی آواز پر چونکی۔اسے دیکھ کر اس کے چہرے پر ناگواریت کے آثار ابھر آئے مگر وہ ڈھیٹ محمد کا ہاتھ تھامے ان کے پاس آگیا۔

"ممی کیسی ہیں؟"محمد اسکے ہاتھ پر پیار کرتا اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھنے کی کوشش کرنے لگا۔ اس نے خود سے اسے چیئر پر بٹھا دیا۔اب وہ اسکی پیلیٹ میں سے چمچ کی مدد سے رائس کھانے کی کوشش کر رہا تھا۔جب تھک گیا تو فرمائش کر دی۔

"ممی آپ کھلائیں نا"۔

"ممی نہیں بولو"۔باسط کو دیکھ کر اسکے چہرے پر غصے اور ناگواری کے جو تاثرات واضح ہوئے تھے اسکا مظاہرہ کرتے ہوئے وہ غصے سے بولی تو محمد سہم گیا۔اسے خود ہی احساس ہوا کہ کسی کا غصہ اس معصوم پر اتارنا کہاں کی عقلمندی ہے سو اسے گود میں بٹھا کر کھلانے لگی۔

"نہیں کھانا۔آپ ڈانٹتی ہیں"۔وہ منہ پھلا کر بولا۔

"سوری کروں تو کھالو گے؟"اس نے محمد کے پھولے ہوئے چہرے کو چومتے ہوئے کہا۔

"نہیں"۔اس نے مسکرا کر محمد کے گالوں کو پھر سے چوما اور اسے اپنے اندر بھینچ لیا۔

"اب بھی نہیں کھاؤ گے؟"اسکے انداز پر وہ مسکرا دیا۔باسط بغور اسکی حرکات دیکھ رہا تھا۔

"ممی آپ گھر کیوں نہیں آئیں؟"سیون اپ کا سپ لیتے ہوئے محمد نے پوچھا تو اس نے مختصرا جواب دیا۔

"بڑی تھی میں"۔

"ہمیں کیوں نہیں آنے دیتیں؟"

"کہا تو ہے کہ بڑی تھی"۔وہ اسکی بات پر چڑ گئی تھی مگر ضبط کر گئی۔کیا کہتی کہ وجہ اسکے سامنے بیٹھی تھی۔

"ممی!"

"ہوں"

"یو ڈونٹ لو اس نا؟"وہ اسکے گال تھامے اسکا رخ اپنی طرف کر کے بولا تو وہ حیران رہ گئی۔

"کس نے کہا یہ؟"فیروزہ کے پوچھنے پر محمد نھا اسکی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"افی نے"۔اسکی بات پر باسط نے حیرت سے عترت کو دیکھا جو کھانے میں مشغول تھی۔

"افی نے کب بولا ایسا؟"باسط نے پوچھا تو وہ معصومیت سے بولا۔

"وہ دادو کہہ رہے تھے ممی ہم لوگوں کو پسند نہیں کرتیں نہ ہی انکو ہمارا انکے گھر جانا اچھا لگتا ہے"۔

"بی آپکو کوئی غلط فہمی ہوئی ہو گی۔اس نے کچھ اور کہا ہو گا"۔باسط نے بات کو سنبھالتے ہوئے کہا مگر شاید وقت ہی خراب تھا۔

نہیں۔ممی آپ بلے سے پوچھ لیں۔افی نے یہی کہا تھا۔مجھے بھی اسی نے بتایا۔وہ رو رہا تھا کہ ممی ہمیں پیار نہیں کرتیں۔ممی آپ کرتی ہیں نا پیار؟ محمد نے اسکے چہرے کو اپنے چھوٹے موٹے

ہاتھوں میں لیکر کہا تو اس نے مسکرا کر ہاں میں سر ہلا دیا۔اسکے چہرے کے بگڑتے تاثرات نہ صرف باسط اور فیروزہ دیکھ سکتے تھے بلکہ کوئی اور بھی تھا وہاں جسکی توجہ کا مرکز وہ ہی تھی۔

-----

افنان باسط کے کمرے میں آیا اور آتے ہی اسکے پاس بیڈ پر گر گیا۔

"یہ تم نے ماما کو کیا کہا ہے کہ مس نور ہمیں پسند نہیں کرتی ہیں۔انہیں ہمارا ان کے گھر جانا پسند نہیں ہے"۔وہ بنا کسی تمہید کے کڑے تیوروں سے اسے دیکھ کر بولا۔

"ہاں بٹ آپکو کیسے پتا؟"اس نے نارمل انداز میں پوچھا۔

"اس بنی کے بچے نے یہ سب ان محترمہ کے سامنے گوش گزار کر دیا ہے اور یہ بھی کہ وہ ان بچوں سے پیار نہیں کرتی"۔باسط کی بات پر وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"یار ایسے تو نہیں کہا تھا میں نے۔تم خود جانتے ہو وہ انہیں اتنا ہی پیار کرتی ہے جتنا کہ ہم پھر میں ایسا کیوں کہوں گا؟"

"میں تو جانتا ہوں یار مگر یہ بات بچوں نے جیسے سمجھی ویسے ہی اسے بتا دی"۔

"اس بنی کو میں نہیں چھوڑوں گا۔پہلے ہی وہ اتنی ناراض رہتی ہے اب نیا شوشہ چھوڑ آیا ہے"۔ وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا۔

"وہ بات کرتی ہے تم سے؟"باسط نے کچھ سوچ کر پوچھا۔

"جی بالکل مگر خوابوں میں"۔وہ چڑ کر بولا۔

"اچھا چھوڑو کچھ سوچتے ہیں"۔

"میں رمشہ بھابھی کو بلا رہا ہوں۔وہ ہی کچھ کریں گی"۔کچھ دیر بعد وہ بولا تو باسط چڑ گیا۔

"ہاں اس نے تو پی ایچ ڈی کر رکھی ہے ناجوڑے ملانے میں"۔اس کے تپ کر بولنے پر افنان ہنس دیا۔

------

"کیا چل رہا ہے آجکل؟"تیمور اپنے جگری دوست کے پاس موجود تھا۔وہ اسے کافی کا مگ پکڑاتے ہوئے بولا۔

"کچھ خاص نہیں"۔

"وہ لڑکی ملی؟"

"نہیں۔اس دن کے بعد بس ہوٹل میں نظر آئی تھی۔"تیمور نے آنکھیں بند کر کے اسکے غصے میں بھرے چہرے کو تصور میں لاتے ہوئے کہا۔

"دوست لگتا ہے محبت ہو گئی ہے"۔اپنے دوست کی بات سن کر وہ مسکرا دیا۔

"شاید"۔

"شاید نہیں ہنڈرڈ اینڈ ٹین پرسنٹ"۔قریشی کی بات پر وہ ہنس دیا۔

---------

"ہاں بھئی ایک لڑکی نہیں پٹ رہی"۔رمشہ نے افنان کو چھیڑتے ہوئے کہا۔وہ اسی کے بلاوے پر آج ہی واپس آئی تھی۔

"ہر کوئی تمہاری طرح تھوڑی ہوتا ہے جو ایک ہی ڈیٹ پر فلیٹ ہو جائے"۔باسط کی بات پر وہ اسے گھور کر رہ گئی پھر افنان سے بولی۔

"تم مجھے یہ بتاو کب ملوا رہے ہو؟"

"جب آپ کہیں"۔

"ہاں وہ تو پلکیں پھیلائے بیٹھی ہو گی نا۔دیکھنا جب تمہارے آنے کا مقصد اسے پتا چلے گا نا تو تمہیں کھا جانے کو دوڑے گی"۔باسط کے طنز پر ان دونوں نے اسے گھوری سے نوازا۔

"آپ کو کس نے کہا تھا خود ہی رشتے کی بات کریں کوئی طریقہ ہوتا ہے ہر چیز کا"۔رمشہ نے خفگی سے کہا۔

"دیکھتے ہیں"۔باسط کندھے اچکا کر بولا۔

"بچے کہاں ہیں بلاوا نہیں"۔وہ۔جب سے آئی تھی اسے بچے کہیں نہیں دکھے تھے۔

"اپنی ممی اور نانو کے علاوہ اب وہ کسی کی نہیں سنتے"۔باسط نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

تمہاری بھی؟رمشہ نے حیرت سے افنان سے پوچھا۔

"جی۔ظالم سماج درمیان میں آ گیا ہے"۔اس نے سرد آہ بھرتے ہوئے کہا۔

"تمہیں وہ پسند ہے؟"رمشہ کے سوال پر باسط کا قہقہہ بلند ہوا۔

"پسند نہیں ہے۔جناب دل ہار بیٹھے ہیں موصوفہ پر"۔

"اب تو جلد از جلد ملواو"۔رمشہ کے اتنے اشتیاق سے کہنے پر وہ دونوں مسکرا دیئے۔

New Era Magazine

--------

"عترت کیا کر رہی ہو بیٹا؟"فیروزہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئیں۔

"کچھ نہیں مما۔بس یہ ایک دو فائنلز رہ گئے ہیں۔انہی کو دیکھ رہی ہوں"۔وہ اپنے پاس بیڈ پر انکے لئے جگہ بناتے ہوئے بولی۔

"بیٹا کل گھر جلدی آجانا"۔

"خیریت؟"اسے حیرت سے انہیں دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کل فاخرہ اور اسکی بہو آرہے ہیں ڈنر پر۔بچے بھی ہونگے۔باسط اور افنان بھی"۔آخری جملے پر انکی آواز مدھم ہوگئی کہ وہ جانتی تھیں کہ اسے وہ دونوں پسند نہیں ہیں۔

"کوئی رہ گیا ہو تو اسے بھی بلا لیتیں"۔وہ خفگی سے بولی۔

"کیا ہوگیا ہے۔میری بیٹی ایسی تو نہیں تھی۔کیا پرابلم ہے؟"مما نے اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے فاخرہ آنٹی سے کوئی پرابلم ہے نہ بچوں سے۔پرابلم مجھے ان کے بیٹوں کے یہاں آنے سے ہے۔پلیز آپ انہیں کہیں وہ یہاں نہ آیا کریں"۔سنجیدگی سے کہتی وہ انکی گود میں لیٹ گئی۔

"انہوں نے کچھ کہا ہے تمہیں؟فیروزہ نے اسکا چہرہ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔

"آپ بس آنٹی سے کہیں انہیں لیکر نہ آیا کریں"۔وہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

"ٹھیک ہے میں کچھ کرتی ہوں بٹ کل تو منع نہیں کر سکتی نہ۔اب اچھے موڈ میں کل کا ڈنر ان کے ساتھ کر لینا۔اپنی مما کی لئے۔اوکے ؟"

"اینی تھنک فاریو"۔وہ انکے گلے لگ کر بولی تو وہ ہنس دیں۔

اگلے دن چاہ کر بھی وہ جلدی نہیں آسکی تھی البتہ مما کو کال کر کے معزرت کر لی تھی۔اسکے لہجے سے ہی وہ سمجھ گئی تھیں کہ واقعی کوئی مجبوری ہوئی ہے۔مہمان ساڑھے سات بجے کے آ گئے تھے۔بچوں نے ممی ممی کا شور مچار کھا تھا۔وہ ساڑھے دس بجے گھر پہنچی تو اسے لگا سب چلے گئے ہونگے مگر آوازوں سے اندازہ ہوا کہ وہ اندر ہی تھے۔وہ خاموشی سے اپنے روم میں جانا چاہتی تھی مگر اس ننھے خرگوش کو نہ جانے کیسے اس کی سمیل آگئی۔اسے دیکھتے ہی وہ چلانے لگ گیا۔

"بنی چپ کر جاو"۔وہ اسے چپ کروانے کے لئے بڑھی تو وہ چیختا ہوا دوڑ کر گیسٹ روم کی طرف بھاگا۔

"پاپا,ممی,خون"۔یہ تین لفظ وہ بار بار دوہرا رہا تھا۔اسکی بات پر وہ جیسے ہی باہر آئے سامنے وہ کھڑی تھی۔اسکی پوری شرٹ خون میں بھری ہوئی تھی۔بازو پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔مما تو اسے دیکھ کر ڈھے گئی تھیں۔

"مما میں ٹھیک ہوں"۔وہ تیزی سے ماں کی طرف لپکی۔

"مما دیکھیں میں ٹھیک ہوں"۔ گرتے ہوئے آنسوؤں سے وہ ان کا چہرہ تھپتھپانے لگی۔ رمشہ نے جلدی سے فیروزہ کے چہرے پر پانی کے چھینٹے مارے تو وہ ہوش میں آئیں۔

"مما پلیز دیکھیں میں آپ کے سامنے ہوں۔ ٹھیک ہوں میں"۔ وہ فیروزہ کا چہرہ تھامے بولی۔

"یہ خون"۔ انکے اشارے پر اس نے ایک نظر اپنی شرٹ کو دیکھا پھر ایک گہرا سانس لیکر بولی۔

"میں ٹھیک ہوں مما۔ بس زرا سا ہاتھ پر چوٹ لگی ہے"۔ اس نے اپنے ہاتھ آگے کرتے ہوئے کہا جن پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔

"تم ٹھیک ہو نا؟"

"مما۔ سب ٹھیک ہے۔ آپ اٹھیں روم میں چلیں۔ مجھے بھی چینج کرنا ہے"۔ وہ تسلی دیتے ہوئے بولی۔

"اگر تمہیں اتنی چوٹ نہیں لگی تو یہ کس کا خون ہے؟" وہ ابھی بھی خوفزدہ تھیں۔

"یہ میرا خون نہیں ہے۔ ابھی آپ اٹھیں"۔ اس نے سہارا دے کر مما کو اٹھایا اور فاخرہ کی مدد سے روم میں لے آئی۔ فیروزہ کو آرام کرنے کا کہہ کر وہ باہر جانے لگی جب ان کی آواز اسکے کانوں میں پڑی۔

"مجھے کیوں لگتا ہے عترت کہ یہ تمہارا ہی خون ہے"۔

"آرام کریں مما"۔ کہہ کر وہ رکی نہیں۔ باہر آ کر وہ دو قدم سے زیادہ چل ہی نہ سکی۔ گھٹنوں کے بل زمین پر گر گئی۔

"کیسے بتاوں مما کہ یہ میرا ہی خون ہے"۔ آنسو رخساروں کو بھگو رہے تھے۔ نہ جانے کتنی دیر وہ روتی رہی۔ فون کی آواز پر وہ ہوش میں آئی۔ وہ بھاگتی ہوئی ہال میں گئی تھی۔ جہاں باسط اور افنان کھڑے تھے۔ انہیں نظر انداز کرتے اس نے کال ریسیو کی۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

فون سن کر اس نے اپنا سر تھام لیا۔ سر درد کی شدت سے پھٹا جا رہا تھا۔ بازو بھی بری طرح دکھ رہے تھے۔

"تم ٹھیک ہو؟" رمشہ اسکے قریب آ کر بولی تو اس نے بنا کچھ کہے اسکا چہرہ دیکھا۔ کافی دیر تک وہ اسی کو دیکھتی رہی۔

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟" رمشہ کے سوال پر وہ چونکی۔

"کافی دیر ہو گئی ہے۔ مما اب ٹھیک ہیں۔ آپ بچوں اور آنٹی کو لے جائیں"۔ اپنا سر تھامے وہ اتنا ہی بولی۔ رمشہ اسکے پاس صوفے پر بیٹھ گئی۔

"تم چاہو تو اپنی پرابلم شیئر کر سکتی ہو۔ بھروسہ رکھ سکتی ہو مجھ پر ہو سکتا ہے کہ میں کچھ ہیلپ کر سکوں تمہاری"۔

New Era Magazine

"ڈونٹ مائنڈ پلیز۔مجھے اکیلا چھوڑ دیں"۔اس نے نم آنکھوں سے اسے دیکھ کر کہا جن میں شرمندگی تھی۔

"اِٹس اوکے آئی کین انڈر سٹینڈ ہم چلتے ہیں"۔رمشہ نے اسکی پریشانی حل کی۔فاخرہ نے اس حال میں ان دونوں کر چھوڑ کر جانے سے انکار کر دیا تھا۔

وہ فریش ہو کر آئی تو وہ لوگ نکل رہے تھے جبکہ محمد اور حیدر وہیں رکنے کی ضد کر رہے تھے۔ بیبہ افنان کی گود میں سو رہی تھی۔اسے آتا دیکھ کر دونوں اسکی طرف دوڑ آئے۔

"ممی پلیز ہمیں آپکے پاس رہنا ہے"۔محمد نے اسکے پاؤں سے لپٹتے ہوئے کہا۔

"ممی آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔پرامس ہم تنگ نہیں کریں گے"۔حیدر نے اسکا ہاتھ ہلاتے ہوئے گزارش کی۔

"پلیز آج نہیں۔پھر کبھی رک جانا۔میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے"۔اس نے پیار سے سمجھانا چاہا مگر دونوں نے انکار کر دیا۔

"پلیز انہیں لے جائیں"۔اس بار اس نے رمشہ کو کہا اور مما کے روم کی طرف چل دی۔اسکا لہجہ اور چال دونوں تھکی تھکی تھیں۔بڑی مشکل سے سمجھا کر باسط انہیں لے آیا تھا۔

------

"مجھے ایک بات سمجھ نہیں آئی۔اس نے اپنی مما کو کہا کہ وہ اسکا خون نہیں تھا جبکہ روم سے باہر وہ بہت روئی تھی اور کہہ رہی تھی کہ وہ اسی کا خون ہے۔چوٹ اسکے ہاتھوں پر آئی تھی مگر اس میں اتنا خون کیسے نکل سکتا ہے۔اور اسکی ساری شرٹ خون میں بھیگی ہوئی تھی"۔رمشہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔وہ تینوں اس وقت لاونج میں موجود تھے جبکہ بچے اپنے بابا کے پاس۔

"یہ تم کونسا جاسوسی ناول پڑھ رہی ہو؟" باسط نے اسے گھورتے ہوئے پوچھا تو وہ سٹپٹا گئی۔

"ویسے اس کے اندر بہت کچھ ہے جو چھپا ہوا ہے۔اسکی آنکھوں میں ایک درد ہے۔اسکے چہرے پر مایوسی دیکھی ہے آج میں نے"۔باسط کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"یہ تم چہرے کب سے پڑھنے لگ گئے ہو؟" رمشہ نے اسے ٹوکا تو افنان کو بولنا پڑا۔

"آپ لوگ اپنی کر لیں یا میری سن لیں"۔

"لاسٹ ٹائم اسے گولی لگی تھی مگر اس نے بچوں کو اپنے پاس ہی رکھا تھا مگر اس دفعہ نہیں رکھا۔ میٹر معاملہ سیریس ہے۔ورنہ وہ بچوں سے بہت پیار کرتی ہے"۔

"یہ تو ہے۔اب کیسے پتا لگایا جائے کہ اس کے دل اور دماغ میں کیا چل رہا ہے"۔رمشہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"تم اس سے دوستی کرو کیا پتا کچھ بتا دے؟" باسط کی بات پر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"ٹرائی کرتی ہوں"۔

--------

New Era Magazine

"کیسی ہو؟"عترت مال میں مما کے لئے کچھ سامان لینے آئی تھی جب رمشہ نے اسے پکارا۔

"ٹھیک ہوں۔ بائے داوے سوری مجھے شاید اسطرح آپکو جانے کا نہیں کہنا چاہیئے تھا"۔وہ شرمندگی سے بولی۔

"نو نوائس اوکے میں رمشہ ہوں مسز باسط"۔اس نے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا جسے اس نے تھام لیا۔

"نائس ٹو میٹ یو"۔

"چلو نا کافی پیتے ہیں"۔رمشہ نے جھٹ سے آفر دی۔

"سوری مجھے کچھ کام ہے"۔ معزرت کرتی وہ چلی گئی جبکہ رمشہ سوچتی رہ گئی کہ اس سے دوستی ناممکنات میں سے ایک ہے۔

مال سے باہر نکل کر اس نے عترت کو ایک لڑکے سے باتیں کرتے دیکھا۔دونوں بہت سنجیدہ لگ رہے تھے۔عترت سر جھکائے اس کی بات سن رہی تھی۔دونوں کے انداز سے کہیں سے ایسا نہیں لگتا تھا کہ ان کے درمیان کوئی افئیر ہو۔جب تک وہ ان تک پہنچتی عترت اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ کر چلی گئی تھی۔

"اب یہ کون ہے؟"رمشہ سوچ کر رہ گئی۔

------

افنان رمشہ کو مال سے پک کرنے آیا تھا۔ان کا رخ اب میکڈونلڈ کی طرف تھا جہاں بچے اور باسط انکا انتظار کر رہے تھے۔اندر داخل ہوتے ہی رمشہ کی نظر عترت پر پڑی جو اسی شخص کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے فوراً افنان کو دیکھا جوان کو وہاں دیکھ چکا تھا۔

"مجھے لگتا ہے اسکا کوئی ریلیٹو یا فرینڈ ہوگا"۔رمشہ نے اسکے تنے ہوئے نقوش دیکھ کر کہا۔وہ بنا کوئی جواب دیئے باسط کی طرف آگیا۔

باسط نے اشارے سے رمشہ سے اسکی سنجیدگی کی وجہ پوچھی تو اس نے دائیں جانب بیٹھے عترت اور اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔حیدر اپنی چاچی اور بڑے پاپا کے اشارے دیکھ رہا تھا۔عترت کو دیکھ کر فوراً اسکی طرف بھاگا۔

اسکے وہاں جانے پر تینوں نے بھوکلا کر انکی طرف دیکھا جہاں انکے بلے کے پیچھے بنی اور ربیہ بھی بھاگ رہے تھے۔عترت انہیں دیکھ کر مسکرا دی۔اب وہ اس لڑکے سے انکا تعارف کروا رہی تھی جو خاموشی سے ان سے ہاتھ ملا رہا تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ تینوں واپس آگئے تھے۔

"واپس کیوں آئے؟"رمشہ نے پیار سے پوچھا۔

"انکل نے ممی سے بات کرنی تھی"۔جواب بلے نے دیا تھا۔

"میں نے کہا تھا ناکہ وہ ممی نہیں ہیں۔ممی ایسا کرتی ہیں؟"افنان غصے سے دبی آواز میں کہا۔

"ممی آپ سے اچھی ہیں افی۔انہوں نے پرامس کیا ہے کہ ہمیں اپنے ساتھ لیکر جائیں گی"۔
عترت کا بلا اسکے خلاف کہاں کچھ سن سکتا تھا۔باسط نے اشارے سے افنان کو مزید کچھ کہنے سے منع کر دیا۔

پندرہ منٹ بعد وہ لڑکا چلا گیا تھا۔عترت اپنے ہاتھوں کو گھور رہی تھی۔اتنی دور سے بھی افنان اندازہ لگا سکتا تھا کہ اسکی آنکھیں نم ہیں۔بہت مشکل سے خود پر کنٹرول کرتی اس نے کسی کو کال کی۔دس منٹ بعد ایک کال ریسیو کی اور اٹھ کر انکی ٹیبل پر آگئی۔سلام دعا کے بعد اس نے رمشہ کو مخاطب کیا۔

"میں بچوں کو لینے آئی ہوں۔میں نے آنٹی سے پرمیشن لے لی ہے"۔

"کس رشتے سے؟"افنان کے سوال پر وہ گڑبڑا گئی۔
"کس رشتے سے لینے آئی ہیں؟"افنان نے سرد لہجے میں اپنا سوال دہرایا۔خاموش نظروں سے افنان کو دیکھ کر وہ باہر کی جانب بڑھی تو رمشہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔
"یہ مزاق کر رہا ہے۔تم لے جاوانہیں ساتھ"۔رمشہ نے اسے گھورتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سیریس میرا اور انکا کوئی مزاق نہیں ہے"۔افنان نے باسط اور رمشہ کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔عترت نے آنسو چھپانے کے لئے منہ جھکا لیا۔رمشہ سے ہاتھ چھڑوا کر وہ باہر نکل گئی۔

-----

سارے راستے وہ روتی ہوئی آئی تھی۔اس نے تسلیم کر لیا تھا کہ یہ دنیا اسکی نہیں ہے۔یہاں اسکے لئے کوئی رشتہ نہیں ہے۔نہ خون کا نہ احساس کا۔سیٹ پر سر رکھے اس نے آنکھیں موند لیں۔وہ گھر آئی تو سامنا مما سے ہوا۔

"کیا ہوا رو کیوں رہی ہو؟" مما نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"مما اگر میں کچھ کہوں تو آپ مانیں گی"۔مما کی گود میں سر رکھے آنسو بہاتے اس نے مما کا ہاتھ پکڑے کہا۔

"میری جان تمہارے لئے تو میں کچھ بھی کر سکتی ہوں"۔

"تو پھر اس شہر سے دور لے جائیں مجھے۔مجھے یہاں نہیں رہنا ہے۔میں مر جاوں گی یہاں"۔ وہ ان کی گود میں سر رکھے وہ سسکنے لگی۔

New Era Magazine

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا عترت کہ یہاں ہمارا کوئی نہیں ہے۔ سراب کے پیچھے مت بھاگو"۔

مما نے اسکے گال چومتے ہوئے بے بسی سے کہا۔

"بس یہاں سے چلیں مما"۔

"ان بچوں کو بھی چھوڑ جاوگی؟" مما نے کچھ سوچ کر کہا۔

"وہ میرے کچھ نہیں لگتے مما۔ آج مجھے احساس دلادیا گیا ہے کہ میرا ان سے کوئی رشتہ نہیں ہے"۔ وہ روتے ہوئے فیروزہ سے چپٹ گئی۔ فیروزہ خود اسکی حالت پر تڑپ اٹھیں۔

"ٹھیک ہے میں سامان پیک کرلوں بس دو دن لگیں گے اسکے بعد ہم چلے جائیں گے۔ جہاں میری بچی کہے گی ہم وہیں جائیں گے"۔ فیروزہ نے اسکے گال چومتے ہوئے کہا۔ وہ کسی ننھے بچے کی طرح انکی گود میں سر رکھے روتے روتے سو گئی۔

------

اسکے آفس سے کسی کو لاہور فرم میں بھیجنا تھا۔ اسکا نام بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ایم ڈی سے بات کر کے اس نے خود کو وہاں بھیجنے پر راضی کرلیا تھا۔ تین دن بعد انہوں سے نکلنا تھا۔ مما اور وہ سامان پیک کر رہی تھیں۔ جب مما نے اسے پکارا۔

New Era Magazine

"آج فاخرہ کی کال آئی تھی۔اس نے معزرت کی ہے افنان کے رویے کی"۔وہ خاموشی سے ہاتھ چلاتی رہی۔

"وہ بچوں کو گھر لانا چاہ رہی تھی۔فی الحال تو میں نے منع کر دیا ہے مگر میں چاہتی ہوں کہ ایک دفعہ تم ان سے مل لو"۔ ممانے اسکا رخ اپنی طرف کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے کسی سے نہیں ملنا"۔اس نے نظریں زمین پر جمائے کہا۔

"وہ محبت کرتے ہیں تم سے"۔فیروزہ کی بات پر وہ تڑپ اٹھی۔

"میں بھی تو ان سے محبت کرتی تھی۔جانتی ہیں کیا کہہ رہے تھے وہ۔کہہ رہے تھے فرائض پورے ہو گئے ہیں انکے اب میں خود کو پال سکتی ہوں۔میرے باپ کی غلطی کا ازالہ کر دیا ہے انہوں نے مجھے پال کر"۔وہ تلخی سے بولی۔

"میں جسے انکی محبت سمجھتی تھی وہ ازالہ تھا مما۔مجھے جیتے جی مار دیا ہے انہوں نے۔مجھے مر ہی جانا چاہیئے تھا"۔وہ مما کے ساتھ لگی رو رہی تھی۔ مما کی آنکھوں کے سامنے ایک چہرہ گھوم گیا۔

"کسی ایک کی غلطی کی سزا دوسرے کو مت دو۔ان بچوں سے مل لو"۔فیروزہ نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"میں نہیں مل سکتی مما۔آپکے بعد انہوں نے مجھے پیار کیا ہے۔اب اگر میں ان سے مل لی تو جا نہیں پاوں گی"۔وہ سر جھکائے بولی۔مما نے اسے دوبارہ اپنے ساتھ لگالیا۔

------

"بات کرنی تھی کچھ"۔تیمور تیزی سے قریشی کے آفس میں داخل ہوا اور اسکا لیپ ٹاپ سائیڈ پر رکھ کر بولا۔

"خیریت؟۔پریشان لگ رہے ہو"۔

"تمہارے دادا کا پرسنل اسسٹنٹ جاوید کہاں ہے اس وقت؟"تیمور نے بے چینی سے پوچھا۔

"کیا ہوا ہے؟دادا کے ساتھ ہی پاکستان گیا ہوا ہے"۔قریشی کے لہجے میں حیرت واضح تھی۔

"مجھے لگتا ہے تمہاری اور میری منزل ایک ہی ہے"۔قریشی نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"پاکستان جانا ہے ہمیں۔ہم دونوں کو جس کی تلاش ہے وہ لڑکی ایک ہی ہے"۔تیمور نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہوئے بنا نہ رہ سکا۔

------

"کیا کہا ہے انہوں نے؟"باسط نے بے چینی سے ماں سے پوچھا۔

"منع کر دیا ہے"۔ فاخرہ نے ملامتی نظروں سے افنان کو دیکھا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتا کہ تمہیں ہوا کیا تھا۔ خواہ مخواہ تم نے اسے سنا دیا"۔ باسط غصے سے بولا۔

"تو کیا کرتا۔ دیکھا نہیں تھا آپ نے کہ وہ کیسے اس دو نمبر آدمی کے ساتھ بیٹھی تھی"۔ افنان تلخی سے بولا۔

"وہ جس مرضی کے ساتھ بیٹھے تمہیں اس سے کیا"۔ فاخرہ تپ کر بولیں۔

"وہ ایک ذلیل اور آوارہ قسم کا شخص ہے۔ کیا رشتہ تھا اس سے اسکا جو یوں سر بازار اسکے ساتھ بائیک پر پھر رہی تھی اور ہو ٹلنگ کر رہی تھی"۔ افنان غصے سے اونچا بول رہا تھا۔ سیڑھیاں اترتی رمشہ ایک دم کو ٹھٹھک گئی۔

"تمہیں اس سے کیا میں نے اجازت دی تھی اسے بچوں کو ساتھ لے جانے کی"۔ فاخرہ غم و غصے سے بولیں۔

"آپ کسی بھی راہ چلتی آوارہ عورت کو بچوں کو ساتھ لے جانے کی پرمیشن دے سکتی ہیں میں نہیں"۔افنان ابھی کچھ اور کہتا مگر پیچھے سے کسی چیز کے گرنے کی آواز پر پلٹا تو پلک جھپکنا بھول گیا۔سامنے عترت کھڑی تھی جو یک ٹک اسے دیکھ رہی تھی۔

"عترت بیٹا"۔فاخرہ اسکی طرف بڑھیں مگر اسکے ہاتھ سے گفٹس چھوٹ گئے تھے۔وہ الٹے قدموں واپس دوڑ گئی۔

"ہو گئے خوش؟"فاخرہ اسے ملامتی نظروں سے دیکھتی ہوئی اسکے پیچھے بھاگیں جو گاڑی گیٹ سے نکال چکی تھی۔اسکے نکلتے ہی ڈرائیور بچوں کے ساتھ داخل ہوا۔

"دادو ممی آئی تھیں؟"محمد نے اترتے ہی سوال داغا۔

"وہ رو کیوں رہی تھیں؟"حیدر نے سوال پوچھا۔جواب کوئی تھا نہیں تو وہ اندر آ گئیں۔زمین پر گفٹس دیکھ کر حیدر نے اٹھا لئے۔

"بنی یہ تمہارے لئے ہے"۔ایک گفٹ جس پر بنی بنا ہوا تھا اس نے محمد کو پکڑایا۔ایک پر ڈورا بنی ہوئی تھی جو اس نے بیہ کو دی اور ایک پر بلا بنا ہوا تھا جو اسکا اپنا تھا۔

"یہ ممی لائی تھیں؟" محمد نے دادی سے پوچھا تو انہوں نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"تو یہ نیچے کیوں گرے ہوئے تھے؟" حیدر نے حیرت سے پوچھا۔

"وہ میرا ہاتھ لگ گیا تھا"۔ رمشہ نے جھوٹ بولا۔ وہ تینوں صوفے پر بیٹھ کر گفٹس کھولنے لگے۔ افنان وہیں بیٹھا کسی سوچ میں گم تھا۔ بیبہ کے لئے ایک پیاری سی ڈورا تھی۔ بنی کے لئے اسکی فیورٹ گیم اور حیدر کے لئے سپائیڈر مین کا ڈریس۔

"یہ ممی نے ابھی کیوں دیا ہے؟"

"کیا مطلب؟" رمشہ نے چونک کر پوچھا۔

"ہم نے یہ اپنی برتھ ڈیز پر مانگے تھے۔ آج تو ہماری برتھ ڈے نہیں ہے پھر یہ پہلے کیوں دیئے؟" حیدر حیرت سے پوچھ رہا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ"۔ باسط نے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے فیروزہ کا نمبر ملایا۔ فون انگیج جا رہا تھا۔ اس نے عترت کا نمبر ملایا کال ریسیو نہیں ہو رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے کچھ بتاؤ گے"۔ فاخرہ نے باسط کا کندھا ہلاتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے لگتا ہے کہ وہ شہر چھوڑ کر جا رہی ہے۔ اسی لئے شاید آخری بار ان سے ملنے آئی تھی"۔

باسط کی بات پر سب چونک گئے تھے۔

"تمھیں کس نے کہا؟"

"ان کے ہمسائے نے بتایا تھا"۔ میں نے کہا ایسا کچھ نہیں ہے اسے غلط فہمی ہوئی ہو گی۔

"تم مجھے پہلے نہیں بتا سکتے تھے۔ لیکر چلو مجھے اسکے گھر"۔ فاخرہ نے باسط کو ڈپٹتے ہوئے کہا۔

بچے اور رمشہ بھی ساتھ چل پڑے۔ افنان سر تھام کر بیٹھ گیا۔

------

فاخرہ گھر کے باہر کھڑی تھیں مگر گھر پر تالا لگا ہوا تھا۔ کال کرنے پر پتا چلا عترت کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ وہ لوگ سیدھا ہاسپٹل پہنچے تھے۔ فاخرہ کا رو رو کر برا حال ہو رہا تھا۔ باسط نے افنان کو کال کر دی تھی وہ بھی وہاں پہنچ گیا تھا۔

"آئی ایم سوری میم آپکی بیٹی کا ایکسیڈنٹ میری گاڑی سے ہوا تھا"۔ مردانہ آواز پر فیروزہ چونک کر پلٹی تھیں مگر سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر ٹھٹھک گئیں۔

"فیروزہ"۔ مقابل کا بھی ایسا ہی حال تھا۔ فیروزہ نے ایک زوردار تھپڑ مقابل کو دے مارا۔
"اسے جیتے جی مار کر سکون نہیں ملا جو اس حال میں پہنچا دیا ہے؟ اس سے بہتر تھا کہ اسے اسکی ماں کے ساتھ ہی مار ڈالتے"۔ فیروزہ چیخ رہی تھیں۔ سب حیران کھڑے انہیں دیکھ رہے تھے۔

"کس کی بات کر رہی ہو؟ وہ تمہاری بیٹی؟" سامنے کھڑے شخص نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں میری بیٹی کیونکہ میں نے اسے پالا ہے۔ تمہاری بیٹی کہ اسکی رگوں میں تمہارا اور عارفہ کا خون ہے۔ اسی عورت کا جسے تمہارے باپ نے مار ڈالا۔ جس کی ایک دن کی بچی کو اٹھا کر میری گود میں ڈال دیا کہ اپنے خون کا قتل کرتے انکے ہاتھ کانپ اٹھے تھے۔ وہی بچی جو ساری عمر ماں باپ کے پیار کو ترسی۔ وہی بچی ہے یہ جو سب کچھ جان کر بھی اپنے دادا سے محبت کرتی رہی کہ شاید وہ اپنے کئے پر نادم ہیں۔ مگر نہ وہ کل نادم تھے نہ آج ہیں۔ مجھے شرم آتی ہے تمہیں اپنا بھائی اور انہیں اپنا باپ کہتے ہوئے"۔ فیروزہ تنفر سے بولیں۔

"بابا کیوں؟ عارفہ "۔ مقابل کچھ بھی سمجھنے سے قاصر تھا۔

"تم جھوٹ کہہ رہی ہو۔ عارفہ تو مر گئی تھی نا۔ اسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ میں نے خود ان ہاتھوں سے دفنایا تھا اسے۔ بابا میرے ساتھ تھے "۔ وہ کچھ نا سمجھی سے بولے۔

"چہرہ دیکھا تھا اسکا؟ "وہ تمسخرانہ انداز میں مسکرائیں تو وہ گڑبڑا گئے۔

"وہ تو بری طرح خراب ہو چکا تھا "۔

"تمہیں کسی اور کی لعش دکھائی گئی تھی۔ عارفہ کو بابا نے اغواء کروالیا تھا۔ جب انہیں پتا چلا کہ وہ امید سے ہے تو اسے تب تک زندہ رکھا جب تک عترت پیدا نہیں ہوئی۔ وہ پوتا چاہتے تھے۔ پوتی کو مار تو نہ سکے البتہ اسے یتیم خانے دینا چاہتے تھے۔ میرے گڑگڑانے پر انہوں نے اسے میری جھولی میں ڈال دیا صرف اس لئے کہ وہ زندہ رہ سکے۔ تمہاری غلطی کا ازالہ انہوں نے عارفہ کی موت اور عترت کی زندگی سے کیا ہے۔ وہ غلطی جو غلطی تھی ہی نہیں "۔ فیروزہ روتے بلکتے بھائی کے سینے سے لگ گئیں جبکہ وہ سن کھڑے رہے۔

"میں کیسا بد نصیب باپ ہوں جو اپنی اولاد کو ہی نہ پہچان سکا۔ وہ مجھے پہچان گئی تھی فیروزہ۔ اس نے مجھے خون دیا تھا۔ میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا اسی نے مجھے گاڑی سے نکالا۔ جب کوئی نہیں آیا تب وہ مدد کو آئی۔ خود کو زخمی کروا کر میری مدد کی۔ مجھے زندگی دی۔ آج وہ میری وجہ سے۔۔۔"

فیروز بہن کو ساتھ لگائے رو رہے تھے۔

"باخدا مجھے نہیں معلوم تھا کہ بابا نے عارفہ کے ساتھ۔۔۔" اسکے آگے وہ بول ہی نہ سکے۔

زندگی کی حقیقت کتنی تلخ ہوتی ہے یہ انہیں آج پتا چلا تھا۔

--------

"بلے ممی کو کیا ہوا ہے؟" محمد نے حیدر سے پوچھا جو صوفے پر گود میں بیہ کو لٹائے بیٹھا تھا۔ بیہ نے ممی کا نام سن کر پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔ منہ میں ابھی بھی فیڈر تھا۔

"پتا نہیں۔ کوئی بتا ہی نہیں رہا"۔ حیدر نے سنجیدگی سے کہا۔

"بلے وہ ہم سے ناراض ہیں؟" بیہ نے فیڈر منہ سے ہٹا کر پوچھا۔

"وہ شاید افی سے ناراض ہیں۔ بڑے پاپا انکو ڈانٹ رہے تھے۔انہوں نے ممی کو ہرٹ کیا ہے"۔حیدر نے غصے سے افنان کو گھورتے ہوئے کہا جوان سے دو صوفے چھوڑ کر بیٹھا تھا مگر ان کو سن سکتا تھا۔افنان کے دیکھنے پر وہ غصے سے چلایا۔

"آئی ہیٹ یو۔آپکی وجہ سے ممی ہم سے بات نہیں کر رہی ہیں"۔افنان کے دل پر گھونسا لگا تھا مگر خاموش رہا۔

"می ٹو"۔بیہ اور محمد بھی ایک ساتھ بولے تو ادھر آتی رمشہ نے انہیں چپ کروادیا۔

"ہم ہاسپٹل میں ہیں۔اگر ڈاکٹر نے سن لیا تو آپکو یہاں سے گھر بھیج دیں گے اور ساتھ میں انجیکشن بھی لگا دیں گے اور ممی سے بھی نہیں ملنے دیں گے۔اسلئے خاموش رہو"۔

"ہم ممی سے ملے بغیر گھر نہیں جائینگے"۔حیدر نے غصے سے کہا اور فیروزہ کے پاس آگیا۔محمد اور بیہ نے بھی اسکی پیروی کی۔

"نانو ممی کب باہر آئینگی؟"حیدر نے فیروزہ کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا تو فیروزہ نے غور سے ان بچوں کو دیکھا۔

"یہ عترت کے؟"

"نہیں۔یہ اسے ممی کہتے ہیں۔فاخرہ کے پوتا پوتی ہیں"۔فیروزہ نے مختصراًانہیں سب بتادیا۔

"نانو بتائیں نا"۔حیدر نے دوبارہ پوچھا۔

"دعا کرو بیٹا"۔فیروز نے بھرائی ہوئی آواز میں کہا۔

"آپکو پتاہے نانو ممی ہم سے ملنے آئی تھیں۔ہمارے لئے گفٹس بھی لائی تھیں۔بٹ ہم سے ملے بغیر ہی چلی گئی تھیں۔ہم نے انہیں آوازیں بھی دی تھیں مگر وہ رو رہی تھیں۔انہوں نے ہمیں دیکھا ہی نہیں"۔حیدر کی بات پر فیروزہ نے پاس کھڑی فاخرہ کو دیکھا جو نگاہیں چرا گئیں۔

"مجھے لگتا ہے فاخرہ کہ تم لوگوں کو گھر جانا چاہیئے"۔فیروزہ کچھ کچھ بات سمجھ گئی تھیں اس لئے فاخرہ کو بنا دیکھے کہہ کر واک آوٹ کر گئیں۔

"کتنا ذلیل کرواوگے مجھے"۔فاخرہ نے ایک نظر افنان کو دیکھ کر کہا جو مزید شرمندہ ہو گیا۔
فاخرہ نے سب کو واپس بھیج دیا تھا مگر بچے اپنی ممی کے حوالے سے انکی کب سنتے تھے۔وہ فیروزہ سے چپٹ گئے تھے۔فیروز نے انہیں رکنے کا کہہ دیا۔
دو گھنٹے بعد انہیں نوید ملے تھی کہ وہ ٹھیک تھی اور خطرے سے باہر تھی۔البتہ ہوش اسے رات آٹھ بجے آیا تو سامنے مما کھڑی تھیں۔

"میری بچی"۔فیروزہ نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔آنکھوں میں تشکر سے آنسو بھرے ہوئے تھے۔

"دیکھو تم سے ملنے کون آیا ہے"۔ مما کے کہنے پر اس نے بیڈ کے دوسری طرف دیکھا جہاں اسکا باپ کھڑا تھا۔فیروز نے جھک کر اسکا ماتھا چوما۔وہ ڈبڈبائی نظروں سے اپنے باپ کو ہی دیکھتی رہی۔

"آئی ایم سوری میری جان میں تمہیں پہچان نہ سکا۔کیسے پہچانتا کہ میری آنکھوں پر پٹی باندھ دی گئی تھی۔فیروز اسکے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑے تھے"۔اس نے تڑپ کر انکے ہاتھ پکڑ لئے۔

"بابا"۔

"بابا کی جان"۔فیروز نے اسکا ماتھا چوم لیا۔دونوں باپ بیٹی ماضی کو یاد کرتے روتے رہے۔ فیروزہ نوافل ادا کرنے کے لئے روم سے نکل گئی تھیں۔

------

اگلے دن رمشہ اور فاخرہ اس سے ملنے آئی تھیں۔بچے سکول جانے سے پہلے باسط کے ساتھ اس سے ملنے آئے تھے مگر تب وہ سو رہی تھی۔اسکا بلا تو واپس جانا نہیں چاہتا تھا مگر باسط کے پر امس کرنے پر کہ وہ سکول سے واپس پر اس سے ملنے آئیں گے سو وہ چلا گیا تھا۔ننھی بیہ تو اس گے گلے

میں بازو ڈالے اسے چومتی رہی جبکہ محمد دور کھڑا اسے دیکھتا رہا۔اپنی حساس طبیعت کے باعث وہ کچھ نہیں بولا تھا بس فاخرہ کی انگلی پکڑے کھڑا رہا۔

فیروز کو اس نے زبردستی گھر بھیجا تھا کہ وہ ساری رات جاگے تھے۔فیروزہ اسے سوپ پلا رہی تھیں۔اس نے رمشہ اور فاخرہ سے حال احوال کے علاوہ کوئی بات نہیں کی تھی۔وہ دونوں خود شرمندہ تھیں۔فیروزہ کو حقیقت کا علم نہیں تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ پھر سے سو گئی تھی۔
اگلے دن باسط اپنی میٹنگ کی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا تو بچوں کو ہاسپٹل چھوڑنے کے لئے اس نے افنان کو کہہ دیا۔وہ پچھلے پندرہ منٹ سے بچوں کو منا رہا تھا جو اس سے بات بھی نہیں کر رہے تھے۔انہیں بس اتنا پتا تھا کہ ممی کی طبیعت اسکی وجہ سے خراب ہے۔اسلئے وہ بضد تھے کہ وہ اسکے ساتھ کہیں نہیں جائینگے۔

"آخری مرتبہ کہہ رہا ہوں گاڑی میں بیٹھو"اس دفعہ غصے سے کہا گیا تھا مگر وہ تینوں خاموش کھڑے ادھر ادھر دیکھتے رہے۔
"میں نے اسکے ساتھ کچھ نہیں کیا۔اسکا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔اتنی سی بات سمجھ میں کیوں نہیں آتی ہے؟"وہ غصے میں چلا رہا تھا۔حیدر آگے بڑھ کر اسکے قریب آیا تھا۔
"بڑے پاپا سے بات کرائیں"۔حکم دیا گیا تھا۔افنان سٹپٹا کر رہ گیا۔کال ملا کر اس نے سیل حیدر کی طرف بڑھا دیا۔

"انہیں کیوں بھیجا ہے؟"چھوڑتے ہی اس نے سوال داغا تھا۔

"میں بزی تھا بلے"۔

"اب آجائیں۔ہم ویٹ کر لیں گے"۔

"میری میٹنگ ہے یار۔ سمجھا کرو نا"۔کچھ لمحوں کے توقف سے وہ بولا۔

"بڑے پاپا آپ نے پرامس کیا تھا کہ آپ ہمیں می کے پاس لیکر جائیں گے"۔

"تو کیا ہوا میری جان آپ کو افی لے جائیں گے"۔باسط نے لاڈ سے کہا۔

"آئندہ آپ ہی ہمیں لینے آئینگے"۔نیا حکم صادر کرتا وہ افنان کو چلا گیا تھا۔حیدر کے اشارے پر وہ دونوں بھی گاڑی میں بیٹھ گئے تھے مگر پیچھے۔محمد ہمیشہ فرنٹ پر بیٹھا کرتا تھا مگر آج وہ بھی پیچھے ہی بیٹھا تھا۔

"تو ایک لڑکی ہمارے درمیان آگئی ہے"۔اس نے پیچھے مڑ کے شکوہ کیا تھا مگر وہ تینوں شان بے نیازی سے بیٹھے رہے۔

گاڑی پارک کر کے وہ انہیں لئے روم کے پاس آیا تھا۔

"آپ اندر نہیں آئینگے"۔نیا حکم سن کر اسے غصہ آگیا۔

"وی نو ڈیٹ یو ہیٹ پر بٹ وی لو ہر۔آپکی وجہ سے می یہاں ہیں۔آگر آپکی وجہ سے وہ ہم سے نہ ملیں تو ہم آپ سے کبھی بات نہیں کرینگے۔یو آر ویری بیڈ"۔غصے سے کہتا وہ اندر آگیا تھا۔

جبکہ وہ باہر کھڑا سوچتا رہا تھا کہ وہ اس سے نفرت کیسے کر سکتا ہے؟وہ وہاں سے جانا چاہتا تھا تبھی

اس نے تیزی سے فرجاد اور تیمور کو روم میں داخل ہوتے دیکھا تھا۔انہیں وہاں دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رہ گیا تھا۔

------

"ممی"۔وہ نیند میں تھی جب کسی کی آواز اسکے کانوں میں پڑی تھی۔اسے اپنے چہرے اور ہاتھوں پر نرم نرم لمس محسوس ہوئے۔اس نے آنکھیں کھولیں تو بلا اسکے دائیں ہاتھ پر بندھی پٹی کو چوم رہا تھا۔بیبہ اسکے سرہانے بیٹھی تھی۔اسکا چہرہ اسکے ننھے ننھے ہاتھوں میں تھا۔بنی سہما ہوا دور کھڑا تھا۔اس نے بیٹھنے کی کوشش کی تو فیروزہ نے اسے سہارا دیکر بٹھایا۔اب بلا بھی اسکے ساتھ بیڈ پر چڑھ گیا تھا۔وہ دونوں اسکے گلے لگ گئے تھے۔بیبہ تو اسے دیکھ کر رو رہی تھی۔بنی یک ٹک اسے دیکھ رہا تھا جو بیبہ کو چپ کروا رہی تھی۔

عترت نے ہاتھ بڑھا کر بنی کو اشارے سے بلایا تو وہ ڈرتا ہوا اسکے پاس آیا۔فیروزہ نے اسے بھی بیڈ پر بٹھادیا۔

"کیا ہوا ہے؟"بنی کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے پوچھا تو وہ روتے ہوئے اسکے گلے لگ گیا۔تکلیف کے باوجود اس نے بنی کو خود سے الگ نہیں کیا۔

"بنی پلیز بیڈ پر بیٹھو مجھے درد ہو رہا ہے"۔اس نے پیار سے کہا تو وہ اس سے الگ ہو گیا۔

"ممی۔۔۔آپکو پین ہو رہا ہے؟"وہ روتے ہوئے پوچھ رہا تھا۔عترت کو اس پر ٹوٹ کر پیار آیا۔

"آپ لوگ رو کیوں رہے ہو؟"اس نے تینوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

New Era Magazine

"میم نے بتایا تھا کہ جسکا ایکسیڈنٹ ہوتا ہے اسے بہت پین ہوتا ہے"۔اس نے رونے کی وجہ بتائی تو اسے بلے پر بہت پیار آیا۔

"یہ انفی کی وجہ سے ہوا ہے؟"حیدر کے سوال پر وہ چونک گئی تھی۔فیروزہ بھی الجھ گئی تھیں۔ رمشہ اور فاخرہ شرمندہ ہو گئیں۔اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتی کوئی تیزی سے اسکی طرف آیا تھا۔

"کیا ہوا ہے؟تم ٹھیک ہونا؟"فرجاد اسکا چہرہ تھامے اس سے پوچھ رہا تھا۔اسکے الفاظ لہجے انداز ہر چیز سے اسکے لئے فکر جھلک رہی تھی۔وہ مسکرا دی۔

اس نے آہستہ سے بچوں کو بیڈ سے اتارا اور اسکے پاس بیٹھ گیا۔تیمور دروازے کے پاس ہی کھڑا اسے دیکھتا رہا۔اسے ہوش تب آیا جب بچے بابا بابا کہتے اس سے لپٹ گئے تھے۔

"اگر مانو تو رشتے میں ہم بہن بھائی لگتے ہیں۔جب سے تمہارا پتا لگا تھا تب سے بہت ڈھونڈا ہے میں نے تمہیں۔اب ملی بھی ہو تو بستر پر"اسکے پاس کھڑا وہ بول رہا تھا جبکہ وہ خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

"ہمارے رشتے کو مانو گی یا پھر سگا سوتیلا کی تفریق میں پڑو گی؟"اسکے سوال پر وہ مسکرا دی۔

"ایک عرصے بعد مجھے میرے رشتے ملے ہیں۔اس سب میں پڑ کر گنوانا نہیں چاہتی"۔اسکے جواب پر مسکراتے ہوئے فرجاد نے اسکا سر چوم لیا۔

"کچھ کھایا ہے اس نے؟" فیروزہ سے مل کر اس نے سوال کیا۔

"نہیں۔ابھی اٹھی ہے"۔

"فروٹ باسکٹ دیں مجھے۔میں کھلاتا ہوں اسے"۔فیروزہ نے مسکراتے ہوئے باسکٹ اسے دے دی۔اب وہ سیب چھیل چھیل کر اسے کھلا رہا تھا۔تیمور بچوں کو گود میں لئے بیٹھا اسی کو دیکھ رہا تھا۔فرجاد نے اسکا رسمی سا تعرف کروا دیا تھا۔رمشہ اور فاخرہ کو اسوقت اسکی وہاں موجودگی بری لگ رہی تھی۔وہ تو پہلے ہی فاخرہ کو ایک آنکھ نہ بھاتا تھا۔سلام کے علاوہ انہوں نے اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

"انکل آپ ممی کے بھائی ہو؟" حیدر کے سوال پر فرجاد اور تیمور نے چونک کر اسے دیکھا تھا۔

"یہ ہوٹل والا ہے نا؟" فرجاد نے عترت سے پوچھا جس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"آپکو کس نے کہا کہ میں انکا بھائی ہوں؟" اس نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بیبہ بیمار ہوتی ہے تو میں اور بنی اسے اپنے ہاتھوں سے ایسے ہی کھانا کھلاتے ہیں جیسے آپ ممی کو کھلا رہے ہیں"۔اسکے جواب پر تیمور اور فرجاد ہنس دیئے۔

"یہ آپکی ممی نہیں ہیں۔آپ انہیں آنٹی خالہ یا پھر پھپھو کہہ لیا کرو"۔فرجاد نے تیمور کو دیکھتے ہوئے اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے کہا تو وہ اسے گھور کر رہ گیا۔

"یہ ہماری ممی ہیں"۔وہ غصے سے چلایا تھا۔رمشہ اسے چپ کروانے کے لئے آگے بڑھی تو اس نے ہاتھ جھٹک دیئے۔

"افی کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب۔ آنکی وجہ سے ممی ہمیں اگنور کر رہی ہیں۔ انکی وجہ سے انکل یہ سب کہہ رہے ہیں۔ وی ہیٹ ہم۔" وہ غصے سے بولتا روتا ہوا روم سے نکل گیا تھا۔ تیمور اسکے پیچھے آیا تھا۔

"بابا نے کہا تھا کہ ہماری ممی ایکسیڈنٹ کے بعد ہمیں چھوڑ کر چلی گئی تھیں۔ آپکا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اسلئے آپ بھی ہمیں چھوڑ دو گی؟" بنی اسکا ہاتھ تھامے پوچھ رہا تھا۔ وہ گنگ سی اسے دیکھتی رہی۔

فرجاد نے بنی کو گود میں اٹھا کر پیار کیا۔

"کیوں میرے لئے پرابلمز کھڑی کر رہے ہو یار؟" وہ افسردگی سے بولا تھا۔ عترت اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"چلو کہہ لو ممی۔ کیا یاد کرو گے"۔ فرجاد نے مسکرا کر اسکے گال پر چٹکی کاٹی۔

"یہ ہمارے پاس رہیں گی؟" بنی نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

"یہ اب میرے پاس رہیں گی مگر آپ ان سے ملنے آ سکتے ہو"۔ فرجاد کی بات پر فیروزہ اور عترت نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

تھوڑی دیر بیٹھ کر شام کو آنے کا کہہ کر وہ چلا گیا تھا۔ بچے شام تک وہیں رہے البتہ فاخرہ اور رمشہ افنان کے ساتھ چلے گئے تھے۔

----------

"کیا ہوا ہے؟" افنان کمرے میں بیٹھا تھا جب باسط اسکے پاس آیا۔

آپکو نہیں پتا؟اس نے طنزا کہا۔

"پتا ہے مگر کنفیوز ہوں۔وہ لڑکا کون ہو سکتا ہے؟"اس نے الجھتے ہوئے کہا۔باسط کو آفس میں ہی وہ سب کچھ بتا چکا تھا جو کچھ وہ کھڑکی سے دیکھ چکا تھا۔البتہ گلاس ونڈو کی وجہ سے وہ سن کچھ نہیں سکا تھا۔۔اب وہ گھر لوٹے تھے تو اس موضوع پر کھل کر بات کر رہے تھے۔

"جب تمہارے نزدیک وہ ایک اچھی لڑکی نہیں ہے تو پھر اسے کسی اور کے ساتھ دیکھ کر تمہیں کیوں غصہ آرہا ہے؟"باسط نے کچھ کھوجتے ہوئے اسے دیکھ کر کہا

"پتا نہیں۔بس مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا ہے"۔وہ بے بسی سے بولا۔

"سوچ لو کیا چاہتے ہو؟"باسط نے اسکے شانے کو تھپتھپاتے ہوئے کہا۔

"میں کیا سوچوں جبکہ وہ کسی اور کو چاہتی ہے"۔

"تو اٹھوا لیتے ہیں اسے"۔باسط شرارت سے بولا۔

"بھائی!"

"میری مانو تو قیاس کرنے کے بجائے کلیئر کو۔اسے پرپوز کرو سب کھل کر سامنے آجائے گا"۔

باسط نے مخلصانہ مشورہ دیا۔

"آپکو لگتا ہے کہ وہ لڑکا۔۔۔"ابھی وہ بات پوری کرتا کہ باسط نے بات کاٹ دی۔

"یار تم سے عقلمند تو بلا ہے۔اگر وہ اسکا شوہر یا بوائے فرینڈ ہوتا تو یوں سب کے سامنے اسے فروٹس نہ کھلاتا"۔باسط خفگی سے بولا۔

"جھوٹی تسلیاں مت دیں"۔وہ خفگی سے بولا۔

"ایک منٹ۔رمشہ۔رمشہ "۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔

"کیا ہے لا رہی ہوں۔اب اڑ کے تو لانے سے رہی نا"۔رمشہ ہاتھ میں سینڈوچز لیکر آئی۔

"یہ لیں"۔

"جب لائی ہو تو کھلا بھی دو"۔وہ شرارتا بولا۔

"باسط"۔رمشہ گھورتے ہوئے بولی تو وہ ڈھٹائی سے بولا۔

"کیا باسط؟بیوی ہو کوئی معشوقہ تھوڑی نا ہو"۔

"شرم کریں"۔غصہ اور حیا سے کہتی وہ روم سے نکل گئی۔

"کیا سمجھے؟"باسط نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔وہ ناسمجھی سے کچھ بول ہی نہ سکا۔

"جب یہ تمہارے سامنے مجھے سینڈوچ نہیں کھلا سکتی تو وہ سب کے سامنے جبکہ ہمارا اس سے ایسا کوئی رشتہ بھی نہیں ہے کیسے کھا سکتی ہے؟"باسط کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلا کر کچھ سوچنے لگا۔

"زیادہ سوچو مت بس مجھے دو دن دو میں سب پتا کرواتا ہوں"۔باسط نے اسکی کمر میں ایک تھپڑ جڑتے ہوئے کہا۔

"کیا پتا کروانا ہے میں بتا دیتی ہوں کہ وہ اسکا بھائی ہے"۔باہر کھڑی رمشہ جو انکی باتیں سن رہی تھی اندر آتے ہوئے بولی تو ان دونوں کو حیرت کا جھٹکا لگا۔

--------

"عترت میں تمہیں اور پھپھو کو اپنے ساتھ سڈنی لے جانا چاہتا تھا مگر وہ بچے تم سے بہت اٹیچڈ ہیں۔ان میں مجھے اپنا اور تمہارا بچپن نظر آتا ہے۔اسلئے میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ ہم یہیں رہیں گے بٹ میرے گھر۔سامان بھی شفٹ ہو گیا ہے بابا کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے۔ تمہیں کوئی مسئلہ تو نہیں ہے نا؟"فرجاد اسکا ہاتھ تھامے اسکے بیڈ کے پاس بیٹھا پوچھ رہا تھا اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"پھر پریشان کیوں ہو؟"

"فرجاد دادا"۔اس سے آگے وہ کچھ بول ہی نہ سکی۔

"ہم اب بچے نہیں ہیں جو انکے فیصلوں کی بھلی چڑھیں۔سارا بچپن ہم رشتوں کو ترستے رہے۔ایسا اب نہیں چلے گا۔میں نے بابا سے بات کر لی ہے۔وقت آگیا ہے کہ دادا کو انکی غلطی کا احساس دلوایا جائے"۔

"تم پریشان مت ہو۔میں ہوں نا تمہارے ساتھ"۔وہ اسکے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولا تو اسکی آنکھوں میں پانی بھر آیا۔

رونا نہیں ہے۔ابھی تو میں نے تمہیں بہت تنگ کرنا ہے۔بہت ڈانٹنا ہے۔حکم بھی چلانے ہیں۔خدمتیں بھی کروانی ہیں۔اور سب سے بڑھ کر اپنی بہن کے ناز بھی تو اٹھانے ہیں نا"۔وہ اسکی ناک دباتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"چلو آرام کرو میں ڈاکٹر سے بات کر کے آتا ہوں"۔اسے پیار سے سمجھاتا وہ باہر نکل گیا۔

----

رمشہ اندر داخل ہوئی تو وہ بستر پر آنکھیں موندے پڑی تھی۔آہٹ کی آواز پر اس کے آنکھیں کھول دیں۔

"وہ بچے ضد کر رہے تھے تم سے ملنے کی تو لانا پڑا"۔اسکی نظروں سے گڑبڑا کر رمشہ نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔وہ کچھ نہ بولی۔

"ممی کیسی ہیں آپ؟"بلا بیڈ پر چڑھ چکا تھا جبکہ بیہ اور بنی چڑھنے کی کوشش کر رہے تھے۔ رمشہ نے انہیں اس کے پاس بٹھا دیا۔

"ٹھیک ہوں۔آپ تینوں کیسے ہو؟"

"ممی آپ گھر کب جاؤ گی؟"بیہ اسکی گود میں بیٹھتے ہوئے بولی۔

"شاید شام کو"۔وہ ہلکا سا مسکرا کر بولی۔

"ممی مجھے اپنے ساتھ لے جائیں۔مجھے افی کے ساتھ نہیں رہنا۔وہ گندے ہیں"۔محمد اسکے سامنے بیٹھتے ہوئے بولا۔

"تو چلو ابھی چلتے ہیں ممی کو لیکر گھر"۔فرجاد اسکے گول مٹول گال چومتے ہوئے بولا۔

"سچی؟"وہ خوشی سے چہکا۔

"مچی"۔

"لیکن"۔عترت کچھ کہنا چاہتی تھی مگر فیروزہ کے سمجھانے پر خاموش ہو گئی۔رمشہ کو ڈراپ کر کے وہ گھر آ گئے تھے۔فرجاد نے اپنے روم کے سامنے والا روم اسکے لئے سیٹ کیا تھا۔بچے اسی کے روم میں بیٹھے تھے۔

"عترت مجھے یہ بنی بالکل اپنے جیسا لگتا ہے"۔فرجاد اسکے گال تھپتھپاتے ہوئے بولا۔

"آپ اسکی طرح موٹے تھے؟"حیدر نے سلم سمارٹ فرجاد کو دیکھتے ہوئے حیرت سے پوچھا تو وہ مسکرا دیا۔

"یہ بالکل ہماری طرح ہی ہیں ماں باپ کی محبت کو ترسے ہوئے"۔عترت نے بیہ کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"بابا کو معاف کر دیا تم نے"۔وہ سنجیدگی سے بولا۔

"بہت پہلے ہی کر دیا تھا"۔

"چلو بچوں ممی کو سونے دو ہم باہر چل کر گیمز کھیلتے ہیں"۔فرجاد نے بیہ کو گود میں اٹھاتے ہوئے کہا۔

"انہیں گھر چھوڑ آو"۔عترت لیٹتے ہوئے بولی۔

"ممی مجھے آپکے پاس رہنا ہے۔یہیں سونا ہے"۔محمد ایک دم اس سے چمٹتے ہوئے بولا۔

"بے بی سب ویٹ کر رہے ہونگے آپکا"۔وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی تو وہ اس کے مزید ساتھ لگ گیا۔

"نہیں مجھے نہیں جانا"۔

"اچھا سو جاو۔میں آپکے بابا کو کہہ دونگا"۔فرجاد اسے اور بلے کو وہیں چھوڑ کر بیہ کو ساتھ لے گیا کہ تیمور باہر بیٹھا اسی کا منتظر تھا جبکہ بنی کو کندھے پر لٹائے عترت نے آنکھیں موند لیں۔

"ممی مجھے ہمیشہ کے لئے اپنے پاس رکھ لیں۔ مجھے افی کے پاس نہیں رہنا۔ بابا بھی یہاں نہیں رہتے ہیں"۔ محمد نیند سے بھرپور آواز میں بولا۔

"آپکے افی بہت پیار کرتے ہیں آپ سے"۔اس نے سمجھانے کے لئے کہا تو وہ خفگی سے بولا۔

"آپ سے تو نہیں کرتے نا"۔

"سو جاو"۔اس نے بی کا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ دونوں نیند کی وادیوں میں کھو گئے تھے۔

"چلو بلے اور بیبہ میں آپکو گھر ڈراپ کر دوں"۔ تیمور نے انہیں کہا تو وہ فرجاد سے لپٹ گئے۔

"ہمیں یہیں رہنا ہے۔ ممی نانو اور آپکے ساتھ"۔انہوں نے فرجاد کو کہا تو تیمور حیرت کا شکار ہو گیا۔بیبہ اس کے سامنے کسی اور کے پاس رہنے کو کہہ رہی تھی۔وہ تو اسکی غیر موجودگی میں سوتی بھی اس سے بات کر کے تھی۔

"گھر پر سب ویٹ کر رہے ہوں گے آپکا۔اور ویسے بھی سکول بھی تو جانا ہو گا نا"۔ تیمور نے سمجھانے کی کوشش کی تو انہوں نے فیروزہ سے سفارش کروانی چاہی۔

"نانو ہماری سمر وکیشنز ہیں۔سب بچے اپنی نانو کے رہنے جاتے ہیں۔ہم نہیں رہ سکتے یہاں؟" ننھے سے بلے نے فیروزہ کو لاجواب کر دیا تھا۔

"کیوں نہیں رہ سکتے۔ بالکل رہ سکتے ہیں"۔ تیمور کل صبح انکا سامان لے آنا۔فیروزہ تم انکی دادو کو کال کر دو کہ یہ اب یہاں رہیں گے کچھ دن"۔ فیروز نے مسکرا کر کہا۔

"تھینکس نانا"۔بلا خوشی سے ان سے لپٹ گیا۔بیبہ بھی انکی طرف لپکی۔

New Era Magazine

"چلواب رات بہت ہو گئی ہے سو جاو"۔

"ممی کے پاس سوئیں گے"۔وہ خوشی سے کہتے عترت کے روم کی طرف بھاگے۔

--------

"آپکو نہیں لگتا انکا وہاں رہنا مناسب نہیں ہے"۔رمشہ سے آہستہ سے فاخرہ سے کہا۔

"یہ سب عترت کا بڑا پن ہے جو اس کی لغویات سن کر بھی انہیں سینے سے لگائے بیٹھی ہے"۔ وہ خفگی سے افی کو دیکھتے ہوئے بولیں۔

"یہ سب کب تک چلے گا آنٹی؟ اسکی شادی ہو گی تو کیا اسکے سسرال والے ان بچوں کو ایسے اس سے ملنے دیں گے؟"رمشہ کے کہنے پر وہ سوچ میں پڑ گئیں۔

"میں نے سوچ لیا ہے۔کل تیمور پنڈی سے واپس آرہا ہے۔میں اس سے بات کر کے اسکی اور عترت کی بات پکی کر دوں گی۔اسے کوئی اعتراض نہیں ہو گا"۔وہ کچھ سوچتے ہوئے بولیں تو افنان اور باسط حیرت سے انہیں دیکھنے لگے۔

"آپ افنان سے کیوں نہیں کر دیتیں اسکی شادی؟"باسط نے ایک کوشش کی مگر فاخرہ چلا اٹھیں۔

"یہی سوچا تھا میں نے مگر یہ اس قابل نہیں ہے کہ اسے اس جیسی شریف اور پاکباز بچی ملے۔یہ انہی کے لائق ہے جنہیں لئے لئے پھرتا ہے"۔وہ تلخی سے کہتی اٹھ گئیں۔

"تم فکر مت کرو میں بات کرتا ہوں ماما سے"۔باسط نے اسے تسلی دیتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں خود اب اس لڑکی سے شادی نہیں کرنا چاہتا جسکی وجہ سے ماما مجھ سے خفا ہو گئی ہیں"۔وہ تنفر سے کہتا باہر نکل گیا۔

------

تیمور گھر واپس پہنچا تو سب سے پہلے سامنا ماما سے ہوا۔اسے دیکھ کر انکی آنکھیں بھر آئیں۔وہ ہو بہو داود کی کاپی تھا۔

"کیسے ہو؟"

"بالکل ٹھیک۔آپ کچھ پریشان سی لگ رہی ہیں"۔اس نے فکرمندی سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ٹھیک ہوں۔آو اندر آو"۔وہ اسے اپنے روم میں لے آئیں۔وہ حیران تھا کہ آج تک اسے انکے روم میں جانے کی اجازت نہیں تھی اور آج وہ خود اسے لیکر جا رہی تھیں۔

"باقی سب کہاں ہیں؟"کافی دیر کی خاموشی کو اسکی آواز نے توڑا تھا۔

"آفس"۔

"بچے؟"

"اپنی ممی کے پاس"۔کچھ پلوں کی خاموشی کے بعد وہ پھر بولیں۔

"مجھے لگتا ہے اللہ نے مجھے برسوں بعد فیروزہ سے اسی لئے ملوایا تھا کہ عترت ہمارے بچوں کے اندر ماں کی کمی کو ختم کر سکے۔فاخرہ نم آنکھوں سے بولیں۔

"آج کے دور میں ایسے لوگ کہاں ہوتے ہیں جو کسی اور کے بچوں کو اپنائیں۔ وہ واقعی میں بہت اچھی ہو گی۔ تیمور سچے دل سے عترت کی تعریف کر رہا تھا"۔ فاخرہ نے اس کا چہرہ دیکھا جہاں جھوٹ کا شائبہ تک نہ تھا۔

"تم آرام کرو میں کھانا لاتی ہوں"۔ وہ بولیں تو اسے حیرت میں مبتلا کر گئیں۔

"نہیں کھانا پلین میں کھا لیا تھا۔ فریش ہو کر بچوں سے ملنے جاونگا۔ فیروز انکل سے کچھ کام ہے"۔ تیمور آہستہ سے کہتا باہر نکلنے ہی لگا تھا کہ فاخرہ کی آواز پر سن ہو گیا۔

------

شام کو فیروزہ کو بتا کر وہ اور تیمور انکی طرف آئے تھے۔ بیل پر فرجاد باہر نکلا تھا جو تیمور کو دیکھ کر خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو گیا۔

"تم یہاں کیسے؟"

"تم نے دھوکا دے دیا تھا تو مجھے بھی واپس ہی آنا تھا"۔ تیمور فرجاد کے گلے لگتا ہوا بولا۔ وہ دونوں سڈنی میں رہتے تھے۔ دونوں کا وہیں بزنس تھا۔ فرجاد عترت کی وجہ سے پاکستان شفٹ کر چکا تھا۔ تیمور بھی اسی کی وجہ سے لوٹا تھا ورنہ تو بچوں کے علاوہ تھا ہی کون جو یہاں اس سے محبت کرتا۔

"آو اندر آو"۔ فرجاد ان دونوں کو لئے اندر آ گیا۔

تیمور کو دیکھ کر بچے بابا کہتے ہوئے اسکی گود میں چڑھ گئے۔بنی ابھی بھی عترت کی گود میں ہی تھا جو سر کو ڈھانپ رہی تھی۔ تیمور سے اس نے بیٹھے بیٹھے ہی سلام کیا تھا کہ اٹھ نہیں سکتی تھی۔

"آپکی بہت تعریفیں سنی ہیں۔آپ نے بچوں کے لئے جو کیا ہے ہم اسکا بدلہ نہیں اتار سکتے"۔ وہ ممنونیت سے بولا۔

"میں نے کسی کے لئے کچھ نہیں کیا جو کیا ہے وہ انکی محبت میں کیا ہے۔یہ نہ تو کسی پر احسان ہے اور نہ ہی مجھے بدلے کی تمنا ہے"۔وہ سنجیدگی سے نظریں جھکائے بولی تھی۔بنی اسکی گردن کے گرد بازو پھیلائے اس سے چپکا ہوا تھا۔

"بنی بابا سے نہیں ملو گے"۔ تیمور نے اسے پچکارتے ہوئے کہا مگر وہ عترت سے مزید چپٹ گیا۔عترت نے اسکے کان میں کچھ کہا تو وہ اسکی گود سے اتر کر تیمور کے پاس آیا۔اس سے سلام کر کے اور پیار کروا کر وہ واپس اسکی گود میں چڑھ گیا۔

فیروزہ نے چائے لگائی تو وہ سب لاونج میں بیٹھے گپ شپ میں مصروف ہو گئے۔ تیمور نے نوٹ کیا تھا کہ وہ خود کچھ نہیں کھا رہی تھی جبکہ بیہ اور بنی کو اپنے ہاتھوں سے کھلا رہی تھی۔بلا فرجاد کی گود میں چڑھا پیزا کھا رہا تھا۔اتنے دنوں بعد اس نے ان تینوں کو خوش دیکھا تھا۔ تیمور انہیں ساتھ لے جانا چاہتا تھا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

"کیسی لگی تمہیں عترت؟"واپسی پر فاخرہ کے بنا کسی تمہید کے پوچھنے پر وہ بوکھلا گیا۔وہ جب سے آیا تھا تب سے اسے ان کا رویہ بہت بدلہ بدلہ سا لگ رہا تھا۔

"اچھی ہے"۔ تیمور نے سامنے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اسے اپنی بیٹی بنانا چاہتی ہوں"۔وہ باہر دیکھتے ہوئے بولیں۔

"کیا مطلب؟"اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔

"اگر تمہیں اعتراض نہ ہو تو میں اسے تمہاری دولہن بنانا چاہتی ہوں"۔ تیمور کا دل یہ سن کر نہ جانے کیوں دھڑکنا بھول گیا تھا۔اس نے ایک دم بریک لگادی۔

"اگر تمہیں کوئی اعتراض ہے تو انکار کر سکتے ہو"۔فاخرہ باہر دیکھتے ہوئے بولیں جبکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ ان کی کوئی بھی بات نہیں ٹالے گا۔

"میں تو شاکڈ ہوں کہ آپ نے میرے دل کی بات کیسے جان لی؟"وہ سوچ سکا مگر بول نہ سکا"۔

"جیسے آپکی مرضی"۔اپنے تاثرات کو کنٹرول کرتے اس نے بس اتنا ہی کہا۔

"میں کل ہی رشتہ لیکر جاوں گی"۔وہ دل ہی دل میں سوچتی شادی کی پلاننگ کرنے لگیں۔

افنان کے انکار اور تیمور کی رضامندی پر فاخرہ نے عترت کے لئے سوال ڈالا تھا۔فرجاد اور فیروزنے بنا تاخیر کئے ہاں کر دی تھی۔فرجاد تو پہلے ہی تیمور کی اسکے لئے فیلنگز سے واقف تھا۔ فیروزہ اور فیروز دونوں ہی بہت خوش تھے۔عترت انکی خوشی کے آگے کچھ کہہ ہی نہیں سکی۔ فاخرہ نے خود افنان کے رویے کی معذرت کی تھی سو اس نے بات کو پہلے ہی ختم کر دیا تھا۔

دو ہفتوں کے اندر اندر عترت دولہن بنی تیمور کے کمرے میں بیٹھی تھی۔ بچے اسکے پاس ہی تھے۔ وہ اسکے زیورات کو چھیڑ رہے تھے۔ فاخرہ اندر آئیں تو بڑی مشکل سے ان تینوں کو لیکر گئیں۔ تھوڑی دیر میں تیمور اندر آگیا۔ آہستہ آہستہ چلتا ہوا وہ بیڈ کے قریب آکے اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو"۔ اسکا نرم و ملائم ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لئے وہ اس سے گویا ہوا تو عترت اپنے اندر سمٹ گئی۔ حیا کی لالی نے اسکے چہرے کو مزید دلکش بنا دیا تھا۔ عترت کو اپنے اور اپنی محبت کے بارے میں بتا کر اس نے اسکا ساتھ مانگا تھا۔ عترت نے ہچکچاتے ہوئے اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر اسے اپنے ساتھ اور اپنی وفاوں کی یقین دہانی کروائی۔

--------

صبح تیمور سو کر اٹھا تو عترت کا سر اسکے کندھے پر تھا۔ اس نے نرمی سے چہرے پر آئی لٹیں پیچھے کیں تو وہ کسمسا کر اٹھ گئی۔

"تھینک یو مائی لائف اینڈ مائی وائف"۔ تیمور نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔ عترت نے شرم سے چہرہ اسکے کندھے میں چھپا دیا تو وہ ہنس دیا۔

وہ دونوں فریش ہو کر نیچے آئے تو باسط اور افنان ہال میں ملے۔ وہ کسی بات پر بحث کر رہے تھے۔ افنان نے انہیں تنفر سے دیکھا۔ باسط نے اس سے سلام کیا اور تیمور کو لئے باہر نکل گیا۔

New Era Magazine

عترت فاخرہ سے مل کر بچوں کے پاس آگئی جو نو بجے بھی سو رہے تھے۔آہستہ سے چلتی ہوئی وہ بلے کے بیڈ پر آئی جو اوندھے منہ سو رہا تھا۔عترت نے اسے سیدھا کیا اور اسکے بال سہلاتے ہوئے اسکے دونوں گال چومے تو وہ کسمسا کر اٹھا۔سامنے عترت کو دیکھ کر خوشی سے اسکے گلے لگ گیا۔

"ممی۔آئی لو یو سو مچ"۔اسکے محبت بھرے لہجے میں کہنے پر وہ ہنس دی۔

"ممی لوز یو ٹو۔اب جلدی سے اٹھ جاو"۔اسی طرح اس نے بیبہ کو اٹھایا۔بنی کروٹ لئے سو رہا تھا۔اس نے جھک کر اسکے ماتھے کو چوما وہ ہنوز سویا رہا۔

"میرا بنی کب تک سوئے گا؟"اس نے کان میں سرگوشی کی تو اس نے کروٹ بدل لی۔ آنکھیں ابھی بھی بند تھیں۔

"اٹھ جاو نو بج رہے ہیں"۔اس نے اسکے گال چومتے کہا تو اس نے جلدی سے ماتھے پر پڑے بال ہٹائے۔

"یہاں بھی"۔

"بس؟"وہ ہنستے ہوئے بولی۔

"ممی۔تھینک یو"۔

"کس لئے؟"وہ حیران ہوئی مگر جواب سن کر مسکرا دی۔

"واپس آنے کے لئے"۔



New Era Magazine

"جلدی سے فریش ہو جاو ملکر ناشتہ کریں گے"۔

"مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلائیں گی نا؟"بنی نے اسکی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔

"بالکل مگر اسکے لئے پانچ منٹ میں تیار ملو مجھے"۔وہ اسکے بال بکھیرتے ہوئے بولی تو دوسرے ہی پل وہ اٹھ کر بیٹھ گیا۔

------

دس منٹ بعد وہ تینوں تیار ہو کر ڈائننگ ٹیبل پر تھے۔

"اتنی جلدی کیسے اٹھ گئے یہ؟"رمشہ نے حیرت سے پوچھا۔

"انکی ممی آگئی ہیں۔اب تو مزید حیران ہونا پڑے گا"۔فاخرہ نے تفاخر سے کہا تو تیمور اور عترت مسکرا دیئے۔بنی کو عترت کی گود میں چڑھتے دیکھ کر فاخرہ نے اسے ایسا کرنے سے منع کیا۔

"رہنے دیں آنٹی۔یہ میرے ساتھ کھائے گا"۔اس نے مسکرا کر اسے اپنی گود میں بٹھالیا۔

وہ سب مل جل کر ناشتہ کر رہے تھے۔فاخرہ کی داود اور مریم کا سوچ کر آنکھیں بھیگ گئیں۔ عترت کو دیکھ کر سکون ملا کہ وہ ان بچوں خاص کر بنی کو احساس کمتری سے ضرور باہر نکالے گی۔

دوپہر کے کھانے کے بعد اسے پارلر بھیج دیا گیا۔ولیمہ رات کا تھا۔وہ تیار ہو کر ہال میں ہی آئی تھی۔بابا فرجاد مما سب اس سے بہت محبت سے ملے تھے۔ولیمے کے بعد وہ گھر آگئی تھی۔

فرجاد اسکے پاس جبکہ بابا تیمور کو لئے بیٹھے تھے۔

"تم خوش ہونا؟"فرجاد نے سرگوشی کی تو اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔

"وہ بہت اچھا ہے۔ جتنی اچھی تم ہو۔اسکا بہت خیال رکھنا۔وہ بھی ہماری طرح۔۔۔"اسی بات کو عترت کی گھوری نے ختم ہونے سے پہلے ہی ختم کر دیا۔

"آپ میرے بھائی ہو کر اپنے دوست کی سائیڈ لے رہے ہیں"۔وہ برا مانتے ہوئے بولی تو فرجاد قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔

"خوش رہو۔تمہارا بھائی ہر پل ہر وقت تمہارے ساتھ ہے"۔فرجاد نے محبت سے کہا تو اس نے فرجاد کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

------

"تیمور"۔وہ بیڈ پر نیم دراز تیمور کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جب اس نے اسے مخاطب کیا۔

"کیا ہوا ٹھیک ہو؟"تیمور نے اسے کسی سوچ میں غرق دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ٹھیک ہوں۔بنی کا سوچ رہی ہوں"۔

"وہ اتنا اداس کیوں رہتا ہے؟سب سے اتنا اکھڑا اکھڑا"۔

"وہ بہت حساس ہے۔اسے ماں باپ کی کمی بہت زیادہ فیل ہوتی ہے۔تمہارے اسکی لائف میں آنے کے بعد تو وہ بہت بدلا ہے۔پہلے تو بولتا ہی بہت کم تھا۔بیہ اور بلا اپنا غم شئیر کرتے ہیں مگر وہ اندر ہی اندر احساس محرومی میں گھرا رہتا تھا۔میں نے نوٹ کیا ہے کہ وہ تمہیں اپنے دل کی

بات بتاتا ہے۔ تمہارے وہ بہت کلوز ہو گیا ہے۔ تمہاری محبت اسے بدل دے گی"۔ تیمور نے اسکی گود میں سر رکھ کر اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے کہا۔

"میں کوشش کروں گی مگر آپکو میرا ساتھ دینا ہو گا"۔

"میں نے کب انکار کیا ہے"۔ تیمور نے اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا تو اس نے تیمور کے سینے پر سر رکھ دیا۔

------

"ممی۔ایک بات مانیں گی"۔وہ تیمور کے ساتھ لاونج میں بیٹھی کوئی ڈاکومینٹری دیکھ رہی تھی جب بنی ہانپتا کانپتا اسکے پاس آیا۔اس نے سامنے پڑے ٹسو باکس سے اسکے پسینے صاف کرتے ہوئے ہاں کہا۔

"آپ جاب پر نہ جائیے گا"۔اسکی بات پر دونوں نے اسے دیکھا۔آجکل وہ چھٹیوں پر تھی۔نہ جانے اسے کہاں سے یہ خیال آگیا تھا۔

"کیوں؟"

"آپ گھر پر رہیں گی نا ہمارے ساتھ جیسے اب رہتی ہیں۔آفس جائیں گی تو ہم کیا کریں گے؟

اسکے منہ بسور کر کہنے پر اس نے بنی کو گود میں بٹھا لیا۔

"بس؟ اتنی سے بات ہے"۔

New Era Magazine

"پلیز ممی نہ جائیں۔سب آفس ہوتے ہیں دادو روم میں۔بلا سکول اور بیبہ سو جاتی ہے۔مجھے ڈر لگتا ہے"۔وہ اسکے دوپٹے سے کھیلتا ہوا بولا۔عترت کی آنکھیں بھیگ گئیں۔یہی ڈر تو بچپن سے اسکے ساتھ بھی تھا۔

"ممی آپ رو رہی ہیں"۔اسکی بھیگیں آنکھیں دیکھ کر وہ حیرت سے بولا تو تیمور بھی اسکی طرف متوجہ ہو گیا۔

"سوری آپ چلی جائیں آفس"۔وہ ننھے ہاتھوں سے اسکا چہرہ صاف کرتے ہوئے بولا۔

"میرے بنی کو میرا آفس جانا پسند نہیں ہے تو میں کیوں جاوں،ہم کل ہی آفس جائیں گے اور ریزائن دے آئیں گے پھر مل کر خوب ساری مستی کریں گے اوکے؟"اس نے خود کو کمپوز کرتے ہوئے کہا تو وہ چہک اٹھا۔

"آئی لو یو ممی"۔

"لو یو ٹو میری جان"۔اس نے بنی کو بھینچا۔تیمور اٹھ کر اندر چلا گیا۔عترت کو اسکا اس طرح سے جانا عجیب سا لگا مگر سر جھٹک کر بنی کے ساتھ مصروف ہو گئی۔

وہ کمرے میں آئی تو تیمور آنکھوں پر ہاتھ رکھے لیٹا ہوا تھا۔

"چائے"۔وہ کپ سائیڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولی۔تیمور نے ہاتھ نہیں ہٹائے۔تھوڑی دیر وہ کھڑی رہی پھر اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا ہے؟"اس نے تیمور کا ہاتھ آنکھوں سے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"بچوں کے پاس جاو"۔ وہ نروٹھے پن سے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"ناراض کیوں ہیں؟" وہ تیمور کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے بولی۔ تیمور نے ہاتھ چھڑا لیا۔

"تنگ مت کرو"۔ وہ خفگی سے بولا۔

"اب بتائیں گے نہیں تو مجھے پتا کیسے چلے گا کہ آپ خفا کیوں ہیں"۔ وہ ناراضگی سے بولی تو تیمور اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"تمہیں میری خفگی کی پرواہ ہے؟ سارا دن بچوں کے ساتھ لگی رہتی ہو۔ میرا خیال ہے تمہیں؟" وہ ناراضگی سے بولا تو عترت نے بہت مشکل سے ہنسی دبائی۔

"آپ میرے بچوں سے جیلس ہو رہے ہیں؟" اس نے آنکھیں سکیڑتے ہوئے کہا۔

"ہاں"۔ تیمور نے سادگی سے کہا تو وہ ہنس دی۔ تیمور نہ جانے کتنی دیر اسے ہنستا ہوا دیکھتا رہا۔

"تیمور آپکا کیا بنے گا۔ آپ اپنا مقابلہ بچوں سے کر رہے ہیں"۔ وہ ہنستے ہوئے بولی پھر تیمور کو سنجیدہ دیکھ کر خود بھی سنجیدہ ہو گئی۔

"اچھا سوری۔ بتائیں منہ کیوں پھلایا ہوا ہے؟"

"میں بنی نہیں ہوں جو ایسے بات کر رہی ہو؟" اسے برا لگا تھا۔

"اس وقت تو آپ بنی سے بھی چھوٹے بچے بنے ہوئے ہیں"۔ وہ محظوظ ہوتے ہوئے بولی۔

"اچھا بتائیں نا کیوں خفا ہیں؟"

"میں چاہتا تھا کہ تم آفس جوائن کرو۔ میرا اور فرجاد کا آفس۔ میں تمہیں ہر وقت اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھنا چاہتا تھا مگر تم نے تو بنی سے پرامس کر لیا ہے۔ میری خوشی تمہیں نظر ہی نہیں آتی"۔ وہ پھر سے خفا ہوا تھا۔ عترت سر جھکائے ہنسی کنڑول کرنے لگی۔ اسکا شوہر اپنے بھتیجا بھتیجی سے جو اسے جان سے بھی پیارے تھے ان سے جل رہا تھا صرف اسکی وجہ سے۔

"اس میں پرابلم کیا ہے۔ اتنی سی بات پر آپ نے اپنا موڈ خراب کر لیا ہے۔ اگر پہلے بتا دیتے تو میں بنی سے پرامس تو نہ کرتی نا"۔ اب کی بار وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔

"مجھے کیا پتا تھا"۔

"اب بھی کچھ نہیں ہوا ہے۔ میں بنی کو منا لوں گی"۔

"اسکے ڈر کا کیا؟"۔

"اللہ تیمور آپ کسی طرح خوش ہونگے بھی کہ نہیں"۔

"یار میں اسے دکھی نہیں دیکھ سکتا"۔

"پھر مجھے ایک کنسیشن دیں۔ میں آفس ایک بجے تک آوں گی۔ اسکے بعد بچوں کو سکول سے پک کر کے گھر آجاوں گی۔ ٹھیک ہے؟"اس نے کچھ سوچتے ہوئے کہا کہ تیمور ان کا ایڈمیشن کروا چکا تھا۔

"ہوں یہ صحیح ہے"۔ تیمور خوش ہوتے ہوئے بولا۔ عترت کو اس وقت وہ بنی ہی لگ رہا تھا۔

"چائے ٹھنڈی کر دی ہے۔ نئی بنا کر لاتی ہوں"۔ وہ اٹھنے لگی تو تیمور نے اسے واپس بٹھا دیا۔

"عترت۔ تم بہت اچھی ہو۔ میں نے شاید کوئی نیکی کی ہے جسکے بدلے تم مجھے ملی ہو"۔ وہ اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے بولا۔

"مجھے بھی یہی لگتا ہے"۔ وہ آنکھوں میں شرارت لئے بولی۔ تیمور نے اسے خود سے قریب کر لیا۔ وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"تیمور ایک چیز مانگوں دیں گے؟" ایک پل کو اسکا حرکت کرتا ہاتھ رکا۔

"حکم کرو"۔

"آپ کبھی مجھے چھوڑیں گے تو نہیں نا؟" اسکے لہجے میں ایسا کچھ تھا کہ تیمور نے اسکا چہرہ سامنے کیا۔

"تم جیسی پیاری لڑکی کو کوئی چھوڑ سکتا ہے کیا؟" اس نے الٹا سوال کیا تھا۔

"سب نے ہی تو چھوڑ دیا تھا"۔ وہ نم آنکھوں سے بولی۔ تیمور نے اسے ساتھ لگا لیا۔

"ہم دونوں ایک جیسے ہی ہیں جان"۔ تیمور نے نم لہجے سے کہا۔

"پھر پرامس کریں کہ آپ مجھے کبھی نہیں چھوڑیں گے"۔ تیمور کے کندھے سے لگی اس نے اپنا ہاتھ اسکے سامنے کیا تو تیمور نے اسے تھام لیا۔

"تم میری زندگی میں ابر رحمت بن کر آئی ہو۔ میں کفران نعمت نہیں کروں گا"۔ تیمور نے اسکا ماتھا چومتے ہوئے کہا۔

------

New Era Magazine

بنی کو راضی کر کے اس نے آفس جوائن کر لیا تھا۔اسکا آفس تیمور اور فرجاد کے آفس کے درمیان میں تھا۔وہ آفس سے بچوں کو لیکر واپس آجاتی تھی۔رمشہ اپنے آفس سے لیٹ آتی تھی۔باسط اور افنان بھی چھ بجے تک لوٹتے تھے البتہ تیمور پانچ بجے تک آجاتا تھا۔رات کا کھانا سب ساتھ کھاتے تھے۔

باسط اور تیمور کے درمیان اچھی خاصی فرینکنس تھی جبکہ افنان اس کے ساتھ لیا دیا ہی رہتا تھا۔عترت کے ساتھ بھی اسکا رویہ ایسا ہی تھا۔البتہ رمشہ اور باسط اسے اچھے سے ٹریٹ کرتے تھے۔رمشہ کے برعکس وہ گھر کے کام کاج میں بھی حصہ لیا کرتی تھی۔فاخرہ کو تیمور کے لئے عترت کا انتخاب بہت پسند آیا تھا۔دل میں ایک کسک تھی کہ وہ افنان کی بیوی ہو سکتی تھی مگر اس نے بیوقوفی سے اسے گنوا دیا تھا۔بچے بھی رمشہ سے زیادہ اس سے مانوس تھے۔

"ممی کل ہماری پی ٹی ایم ہے"۔کھانے کھاتے بلے نے اسے بتایا تھا جو بنی کو گود میں لئے کھانا کھلا رہی تھی جبکہ بیبہ حسب معمول تیمور کی گود میں تھی۔

"بلے ممی آفس جاتی ہیں نا میں چلوں گی آپ کے ساتھ"۔فاخرہ نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں جب ممی ہیں تو وہی جائیں گی نا"۔بنی نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ممی چلیں گی"۔اس نے کہا تو وہ خوش ہو گیا۔

"بابا آپ بھی آئینگے نا؟بیبہ نے تیمور کے گال چھوتے ہوئے کہا۔

"جب ممی جائینگی تو میں کیا کروں گا؟کسی ایک کا آفس جانا ضروری ہے نا"۔اس نے بیہ کو پچکارتے ہوئے کہا۔افنان نے تنفر سے اسے دیکھا۔اس سے پہلے وہی انکی پی ٹی ایم پر جایا کرتا تھا۔وہ کھانا چھوڑ کر کمرے میں چلا گیا۔باسط نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"بابا آپ بھی چلیں نا"۔بنی نے پہلی دفعہ اس سے فرمائش کی تھی۔

"اوکے میں بھی چلوں گا۔خوش؟"

"تھینک یو بابا"۔بیہ نے اسکے گال چومتے ہوئے کہا۔

------

"یہ کیا بد تمیزی ہے؟ کھانا کیوں چھوڑ کر آئے"۔باسط کمرے کا دروازہ بند کرتے ہوئے بولا۔

"وہ جو کر رہا ہے وہ کیا ہے؟"وہ غصے سے دھاڑا۔

"بکواس بند کرو۔بھائی ہے تمہارا"۔

"ہونہہ بھائی"۔وہ ہنکارا بھر کر بولا۔

"کیا پرابلم ہوئی ہے اس سے اب؟"

"وہ مجھ سے بچوں کو دور کر رہا ہے"۔

"رئیلی؟"باسط نے ابرو اچکا کر تمسخر سے پوچھا۔

"وہ دور کر رہا ہے یا تم خود انہیں خود سے دور کر رہے ہو؟ جب سے وہ آیا ہے تب سے تم گھر ٹکتے ہو؟بچوں کو وقت دیتے ہو؟ کبھی پیار سے ان سے بات کی ہے؟ہر وقت انہیں کھا جانے کو دوڑتے ہو۔ماما تمہاری حرکتوں سے پریشان رہتی ہیں۔

تمھیں کیا لگتا ہے کہ اگر وہ کہتا نہیں ہے تو اسے کیا فیل نہیں ہوتا۔ تمہاری وجہ سے ماما نے اسے یہاں سے بھیجا تھا نا۔ اتنے سالوں بعد بھی تمہاری نفرت ختم نہیں ہوئی"۔ باسط اسے آئینہ دکھا رہا تھا۔ وہ خاموشی سے سن رہا تھا۔

"افنان اس سب میں اسکا کیا قصور ہے؟ بابا نے اسکی ماں سے شادی کی میں مانتا ہوں ماما کے ساتھ غلط کیا مگر اس میں اسکا کیا قصور۔ ساری زندگی وہ ماں باپ کے پیار کو ترسا ہے۔ دو سال کا یہاں لایا گیا تھا جب اس نے اپنی ماں کھودی تھی۔ ماما کا ظرف تھا کہ انہوں نے اسے سینے سے لگایا۔

تمہاری نفرت کی وجہ سے بابا نے ماما کے کہنے پر اسے بورڈنگ بھیج دیا۔ چھوٹی سی عمر میں گھر سے دور ملک سے دور رہا ہے وہ تمہاری وجہ سے۔ چھٹیوں میں بھی وہ گھر نہیں آتا تھا کہ تمہاری نفرت اور ہتک آمیز الفاظ اس سے برداشت نہیں ہوتے تھے۔ اتنے سالوں بعد اگر وہ واپس آ بھی گیا ہے تو کیوں اسکے ساتھ ایسا کر رہے ہو۔

اس نے کبھی کسی سے کچھ نہیں کہا۔ اب بھی نہیں کہے گا۔ ہاں تمہاری وجہ سے گھر ضرور چھوڑ رہا ہے وہ۔ نیا گھر ڈھونڈ رہا ہے وہ۔ اتنا سمجھ لو کہ اگر وہ گیا تو بچے اسکے ساتھ ہی جائیں گے۔ عترت کے بغیر وہ نہیں رہ سکتے یہ بات سب جانتے ہیں"۔

"ان دونوں میاں بیوی نے یہ سب جان بوجھ کر کیا ہے"۔ وہ تنفر سے بولا۔

"بکومت۔عترت کو کیا پتا تھا اسکی شادی تیمور سے ہو گی۔تمہاری کم عقلی کی وجہ سے یہ ہوا ہے"۔باسط غصے سے بولا۔

"میں اسکا وجود برداشت نہیں کر سکتا۔اسکی وجہ سے بابا ہمیں چھوڑ کر چلے گئے تھے۔ماما کا رونا میں نہیں بھول سکتا"۔وہ سر ہاتھوں میں گرائے بول رہا تھا۔

"کیا صرف اتنی سی بات ہے؟"باسط نے اسے جانچتی نظروں سے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

"کیا عترت کو کھونے کا غم نہیں ہے تمہیں؟"باسط کی بات پر وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا۔

------

عترت اور تیمور باہر بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔تیمور کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ ان سب کے ہنسی کی آوازیں ٹیرس پر کھڑے افنان کو باآسانی سنائی دے رہی تھیں۔اسکی نظریں عترت کے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔

فاخرہ کی آواز پر کھیل کا اختتام ہوا جو شام کی چائے لئے ادھر آئی تھیں۔باسط کچھ سوچتا ہوا لان میں آگیا۔سب کو سلام کر کے وہ تیمور کے ساتھ والی چیئر پر بیٹھ گیا۔عترت تیمور کی دوسری طرف بیٹھی تھی۔بنی اسکی گود میں ہی تھا۔

"میں نے سنا ہے کہ تم گھر ڈھونڈ رہے ہو؟" باسط نے بنا کسی تمہید کے تیمور سے کہا۔ فاخرہ اور عترت نے تیمور کو دیکھا۔

"تیمور کس لئے گھر ڈھونڈ رہے ہو؟" فاخرہ نے حیرت سے پوچھا۔

"ہم شفٹ کر رہے ہیں ماما"۔ تیمور نے نظریں جھکائے جواب دیا۔

"کیوں؟" سوال خلاف توقع افنان نے کیا تھا جو ابھی ابھی وہاں آیا تھا۔

"کیونکہ میں ایسا چاہتی ہوں"۔ جواب عترت نے دیا تھا۔ تیمور نے خفگی سے اسے دیکھا۔

"لیکن یہاں کوئی پرابلم ہے تو مجھے بتاؤ۔ شفٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے"۔ فاخرہ نے حیرت سے کہا۔

"پرابلم آپ ہم سے اچھی طرح جانتی ہیں آنٹی"۔ عترت نے بنا لگی لپٹی کے کہا تو افنان پہلو بدل کر رہ گیا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے یہاں سے جانے کی۔ اس گھر پر تمہارا بھی اتنا ہی حق ہے جتنا باسط اور افنان کا"۔

مجھے کوئی حق نہیں چاہیئے ماما۔ میں اپنا اور اپنی بیوی بچوں کا پیٹ پال سکتا ہوں۔ وہ نرمی سے بولا۔

"تیمور۔۔۔"

"پلیز ماما آپ کچھ نہیں کہیں گی۔ میں اپنی خوشی سے جا رہا ہوں۔ اسی میں بچوں کی اور سب کی بھلائی ہے"۔

"تم کہیں نہیں جاوگے۔نہ تم نہ یہ بچے"۔باسط نے غصے سے بولتے ہوئے افنان کو خفگی سے دیکھا۔

"سوری بھائی میں یہ نہیں کر سکتا"۔ تیمور اٹھ کر اندر چلا گیا۔

"تم سمجھاو اسے بیٹا"۔فاخرہ نے عترت کو دیکھ کر کہا۔

"تیئس سال پہلے بھی آپ سمجھ گئی تھیں اب بھی سمجھ جائیں کہ انکی اس گھر میں اور اس گھر کے لوگوں کے دلوں میں کوئی جگہ نہیں ہے۔وہ یہ حقیقت تسلیم کر چکے ہیں۔آپ بھی کر لیں"۔ عترت نظریں جھکائے کہتی ہوئی اندر چلی آئی۔جانتی تھی تیمور کو اس وقت اسکی ضرورت ہے۔

"تیمور آپ ٹھیک ہیں"۔ تیمور کو بیڈ پر بے سدھ لیٹا دیکھ کر وہ تیزی سے اسکی طرف آئی۔

"وہ ہمیشہ ایسے ہی کرتا ہے۔پتا نہیں اسے مجھ سے کیا دشمنی ہے۔میں ماما کو اچھے طریقے سے سب بتانا چاہتا تھا مگر وہ"۔ تیمور شدت ضبط سے بول ہی نہ سکا۔

"اٹس اوکے تیمور۔یہ اسکا ظرف ہے۔آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں۔ماما سمجھ جائیں گی"۔ اس نے تسلی دی۔ تیمور نے سر اسکی گود میں رکھ لیا۔عترت اسکے بال سہلانے لگی۔آنسو اسکی گود میں گر رہے تھے مگر وہ اسے رونے دینا چاہتی تھی۔

کافی دیر خاموش آنسو بہانے کے بعد وہ سو گیا۔عترت ایسے ہی اسکا سر اپنی گود میں رکھے اسے دیکھتی رہی۔وہ اس وقت کتنا معصوم لگ رہا تھا اس نے اللہ سے زندگی بھر اسکے ساتھ کی دعا مانگی۔اسکا ماتھ چوم کر اس نے تیمور کا سر تکیے پر رکھا اور اس پر کمفرٹر ڈال کر باہر نکل آئی۔

"بچوں کا کیا سوچا ہے تم نے؟" فاخرہ نے اسے کچن میں آتے دیکھ کر پوچھا۔

"وہ ہمارے ساتھ رہیں گے۔ میں یا تیمور روزانہیں آپ سے ملوانے لائیں گے۔ وہ گھر صرف تیمور کا نہیں ہے ماما وہ آپکا بھی ہے۔ آپ جب چاہیں وہاں آسکتی ہیں۔ وہاں آنے یا رہنے کے لئے آپکو کسی کی پرمشن کی ضرورت نہیں ہے"۔ اسکے محبت سے کہنے پر وہ مسکرادیں۔

"میں خوش ہوں کہ تیمور کو تم ملی ہو۔ اسکا بہت خیال رکھنا۔ میں نے اسکا کوئی حق ادا کیا نہ اپنا کوئی فرض۔ مجھے امید ہے کہ تم اسے سنبھال لو گی"۔ فاخرہ نم آنکھوں سے کہتی کچن سے نکل گئیں۔

-------

"ماما بچوں کو روک لیں"۔ افنان فاخرہ کے پاس بیٹھتے ہوئے لجاجت سے بولا تو وہ بے بسی سے بولیں۔

"وہ نہیں رکیں گے۔ زبردستی کر بھی لوں تو کیا فائدہ دل تو نہیں لگے گا انکا یہاں"۔

"ماما پلیز آپکو پتا ہے میں انکے بغیر نہیں رہ سکتا"۔ افنان نے نم آنکھوں سے کہا۔ تیمور سے لاکھ بیر سہی مگر وہ بچوں سے بے انتہا محبت کرتا تھا۔

"تمہاری ہی ضد کی وجہ سے ہو رہا ہے یہ سب"۔ وہ اسے لاجواب کر کے باہر نکل گئیں۔

"میں تیمور کو کہوں گا۔ وہ چھوڑ دے گا انہیں"۔ وہ سوچتا ہوا روم سے نکل گیا۔ گیلری میں تیمور سے ہی سامنا ہوا جو کہیں جارہا تھا۔ افنان کی آواز پر پلٹ گیا۔

"تم بچوں کو لیکر نہیں جاوگے"۔ افنان سامنے دیکھتے ہوئے حتمی لہجے میں بولا۔

"وہ عترت کے بغیر نہیں رہیں گے"۔

"وہ پہلے بھی اسکے بغیر ہی رہتے تھے"۔وہ درشتی سے بولا۔

"میری نفرت میں تم بچوں کا نقصان کر رہے ہو"۔وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ چلا اٹھا۔

"انکا اچھا بھلا میں جانتا ہوں۔وہ کہیں نہیں جائینگے"۔

"کیوں کر رہے ہو یہ سب۔کیا ملے گا یہ سب کر کے؟"وہ بے بسی سے بولا تو افنان بھڑک اٹھا۔

"اپنی بکواس بند کرو۔آئندہ تم یا تمہاری بیوی بچوں کے اور میرے درمیان آئے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا"۔انگلی اٹھاتا وہ وارن کر کے نکل گیا۔

"آپ یہیں کھڑے ہیں؟"کچھ دیر بعد عترت وہاں آئی تو حیرت سے تیمور کو دیکھتے ہوئے بولی۔

"ہاں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا"۔

"کچھ پریشان لگ رہے ہیں"۔گاڑی میں بیٹھتے ہی عترت نے سوال داغا۔تیمور مسکرا دیا۔

"تم میرے اندر باہر ہر موسم سے واقف ہو ہیں نا؟"

"یہ تو ہے"۔وہ ایک ادا سے بولی۔

"اب بتائیں بھی کیا ہوا ہے؟"اسکے کافی دیر خاموش رہنے پر وہ چڑ کر بولی۔

"وہ چاہتا ہے کہ ہم بچوں کو لیکر نہ جائیں"۔

"وہ ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں۔وہ بچے ہیں۔وہ ہمارے بغیر کیسے رہیں گے"۔عترت حیرت سے پوچھ رہی تھی۔

"ان پر مجھ سے زیادہ اسکا حق ہے"۔وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔

"فرائض یاد ہیں انہیں بچوں کے؟بس حق کی بات کرتے رہتے ہیں"۔وہ غصے سے باہر دیکھنے لگی۔

"موڈ تو خراب نہ کرو نا"۔وہ اسکا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا۔

"میں بچوں کے بغیر نہیں جاوں گی"۔وہ ضدی لہجے میں بولی۔

"یعنی مجھے اکیلے کو گھر سے نکال رہی ہو"۔وہ شرارت سے بولا مگر وہ اسکی مسکراہٹ دیکھ ہی نہ سکی۔

"کیسی باتیں کر رہے ہیں تیمور۔میں آپ کے بغیر رہ سکتی ہوں کیا؟"وہ خفگی سے بولی۔

"مزاق کر رہا تھا یار"۔

"تیمور بچے۔۔۔"اس سے پہلے کہ وہ پھٹ پڑتی وہ مسکرا کر بولا۔

"عترت جان موڈ صحیح کرواپنا۔ہم گھر واپس آکر اس پر بات کریں گے۔اب گھر ایسے منہ لٹکا کر جاوگی تو سب کیا سوچیں گے"۔اسے بہلا کر وہ گھر لے آیا تھا۔دروازے پر اسے فرجاد ملا تھا۔

New Era Magazine

"عترت اپنے شوہر سے کہو مجھ سے دور رہے ورنہ میں اسے اٹھا کر باہر پھینک دونگا"۔ تیمور کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر فرجاد نے غصے سے کہا۔ان دونوں نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"بابا پوچھیں اس سے ہم اسکے غیر ہیں جو یہ ہم سے اپنے مسئلے شیئر نہیں کرتا"۔ فرجاد غصے سے بولا۔

"ہوا کیا ہے؟ کچھ بتائیں بھی"۔ عترت حیرت سے سب کے چہرے دیکھتے ہوئے بولی۔

"یہ تمہارا گھنا شوہر پورے شہر میں گھر ڈھونڈتا پھر رہا ہے اور اس نے مجھے بتانا ضروری بھی نہیں سمجھا" فرجاد اس دفعہ بھی غصے سے بولا تو تیمور مسکرا دیا۔

"یار میں بس تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ویسے بھی تم یہاں تھے ہی کب جو میں تم سے ڈسکس کرتا"۔ تیمور بڑھ کر اسے گلے لگاتا ہوا بولا۔

"بکومت۔میں نے کیا لوٹنا نہیں تھا واپس"۔ وہ خفگی سے بولا۔

"اچھا بس اب تیمور کو بیٹھنے تو دو"۔ فیروزہ نے فرجاد کو چپت لگائی۔ تیمور ہنستا ہوا فیروز کے گلے جا لگا۔

"تیمور بیٹا میرا ایک فلیٹ ہے تمہارے آفس کے پاس ہی ہے۔تم لوگ وہاں شفٹ ہو جاو"۔ فیروز نے محبت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک شرط پر"۔ وہ کچھ سوچ کر بولا۔

"کیسی شرط؟"

"آپ وہ مجھے سیل کریں گے"۔اس کے جواب پر فرجاد بھنا گیا۔

"ہمیں پتا ہے تمہارے پاس بہت پیسے ہیں۔وہ فلیٹ ہم عترت کو گفٹ کر رہے ہیں"۔

"تو پھر عترت ہی وہ فلیٹ لے سکتی ہے میں نہیں"۔وہ حتمی انداز میں بولا۔

"کیسی باتیں کر رہے ہو بیٹا۔آپ اور فرجاد دو تھوڑی ہو میرے لئے"۔فیروز نے اسے سمجھانا چاہا تو اس نے ٹوک دیا۔

"بابا آپ مجھے اچھے سے جانتے ہیں پھر بھی یہ کہہ رہے ہیں"۔

"اچھا چلو ٹھیک ہے۔میں کاغذ بنوالیتا ہوں آپ اسے خرید لو مگر وہ پیسے عترت کے اکاونٹ میں جمع ہوں گے کیونکہ وہ گھر میں نے اسکے لئے بنوایا تھا"۔بابا نے عترت کو بانہوں کے گھیرے میں لیتے ہوئے کہا تو اسے انکی۔بات ماننی پڑی۔

------

کھانا کھا کر وہ دونوں نو بجے کے قریب گھر واپس آئے تھے۔سب ہال میں بیٹھے تھے۔ان کے سلام کے جواب میں افنان کھڑا ہو گیا۔

"بیٹھ جاو ہم جا رہے ہیں"۔ تیمور سپاٹ لہجے میں کہتا کمرے میں آگیا۔فاخرہ اور باسط نے ملامتی نظروں سے اسے دیکھا۔

رات سونے کے لئے وہ لیٹی تو بنی اسکے پاس آگیا۔ بیہ اور بلے کو افنان باہر لے گیا تھا۔ وہ اسکے ہاتھ پر لیٹا کہانی سن رہا تھا۔ عترت کی آنکھیں بار بار بھیگ رہی تھیں۔ وہ اسے چھوڑ کر جانا نہیں چاہتی تھی۔ ان بچوں کے ساتھ اسکا دل کا رشتہ تھا۔

"ممی آپ رو رہی ہیں"۔ بنی نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔ سامنے صوفے پر بیٹھے تیمور نے اسے دیکھا جو اپنی آنکھیں صاف کر رہی تھی۔ وہ بیڈ پر ان کے پاس آگیا۔

"یہاں آو بابا کے پاس"۔ تیمور نے اسے گود میں لے لیا۔

"مجھے آپ کو کچھ بتانا ہے۔ میں اور ممی کل جا رہے ہیں"۔ تیمور نے بات شروع کی تو عترت کی آنکھیں پھر سے بھیگ گئیں۔

"کہاں؟"

"ہمارے نئے گھر میں۔ آپ یہاں دادو کے پاس رہو گے۔ انکا خیال رکھنے کے لئے۔ سب اپنے کام پر جاتے ہیں وہ اکیلی ہوتی ہیں نا۔ ممی روز آپکو سکول سے گھر لیکر جائینگی پھر شام کو ہم آپکو واپس چھوڑ دیں گے دادو کے پاس۔ آپ رکھو گے نا انکا خیال؟ سب کچھ سمجھاتے ہوئے آخر میں اس نے سوال کیا تھا۔

"ممی مجھے آپکے پاس رہنا ہے"۔ بنی نے عترت کو دیکھا جو منہ پرے کئے اپنے آنسو چھپا رہی تھی۔

"بے بی افی، پاپا، چچی، دادو، بیبہ، حیدر سب ہوں گے یہاں۔ جیسے پہلے ہوتے تھے۔ پاپا آپکو سیر کروانے لیکر جائیں گے، ڈنر کروانے اور پلے لینڈ بھی لیکر جائینگے"۔ وہ خاموش بیٹھے بنی سے کہہ رہا تھا جو ابھی بھی روتی ہوئی عترت کو دیکھ رہا تھا۔ خاموشی سے تیمور کی گود سے اتر کر وہ باہر چلا گیا۔

تیمور نے ایک لمبا سانس ہوا کے سپرد کر کے عترت کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

"یہ بہت مشکل ہے تیمور"۔ وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

"وہ نہیں سہہ پائے گا"۔

"جانتا ہوں جان۔ صبر کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتا"۔ وہ عترت کے بال سہلاتے ہوئے بولا۔

دو دن بعد وہ شفٹ ہو گئے تھے۔ ان دو دنوں میں بچوں نے انکا بائیکاٹ کر دیا تھا۔ بیبہ اور حیدر تو غصہ ہوئے تھے روئے تھے مگر محمد بالکل خاموش تھا۔ عترت کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"سنبھالو خود کو۔ ہم ملیں گے نار وزان سے"۔ تیمور نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

انکے شفٹ ہونے کے بعد وہ روز لنچ آورز میں بچوں کو آفس لے آتی تھی۔ تیمور اور اسکے ساتھ مل کر وہ لنچ کرتے تھے پھر ڈرائیور کے ساتھ انہیں لئے وہ گھر آ جاتی تھی۔ شام کو تیمور انہیں گھر چھوڑ آتا تھا۔

آج شام تیمور نے جلدی گھر چھوڑ آیا تھا۔وہ کچن سے فارغ ہو کر ابھی کمرے میں آئی تھی جب تیمور نے اسے پکارا۔

"پیکنگ کر لو"۔وہ اسے اپنے سامنے بٹھاتے ہوئے بولا۔

"کس لئے؟"

"ہنی مون پر جانے کی"۔وہ شوخ لہجے میں بولا۔

"تیمور ابھی تو یہ گھر خریدا ہے ابھی ہنی مون پر کیسے"۔وہ اسکی شوخی کو نظر انداز کرتے ہوئے بولی۔

"میری جان فکر مت کرو۔تمہاری طرح کفایت شعار ہی ہوں میں۔اسکے ساتھ ساتھ اچھا خاصا بزنس مین بھی ہوں"۔اس نے عترت کو اپنی طرف کھینچتے ہوئے کہا۔

"سوچ لیں میں نے بہت ساری شاپنگ کرنی ہے پھر مت کہیے گا"۔وہ اس سے دور ہوتے ہوئے بولی تو تیمور نے اسے واپس اپنی طرف کھینچ لیا۔

"بالکل بھی نہیں۔ہم وہاں انجوائے کرنے جارہے ہیں شاپنگ میں اپنا ٹائم بالکل بھی ویسٹ نہیں کرونگا"۔وہ اس پر جھکتے ہوئے بولا۔

"بہت برے ہیں آپ"۔وہ اسکے سینے پر مکا مارتے ہوئے بولی۔

"تم جو اتنی اچھی ہو"۔

--------

New Era Magazine

وہ بچوں سے ملکر سڈنی کے لئے نکل گئے تھے۔عترت اور تیمور دن میں دو مرتبہ کال کر کے بچوں سے بات کرتے تھے۔سارے سفر میں تیمور کی وارفتگیاں اور محبتیں عروج پر تھیں۔ عترت اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھی کہ اتنے سالوں کی مسافت کے بعد اس نے اسے اتنی محبتوں سے نوازا تھا۔

پچھلے دو دنوں سے انکی بنی سے بات نہیں ہوئی تھی۔آج بھی فاخرہ نے یہی کہا کہ وہ سو گیا ہے۔ کل انہوں نے واپس جانا تھا۔تیمور کے منع کرنے کے باوجود وہ سب کے لئے کچھ نہ کچھ ضرور لے آئی تھی۔

آج انکی واپسی تھی اسکا دل بری طرح گھبرا رہا تھا۔پاکستان پہنچ کر وہ سب سے پہلے بابا کے گھر گئے تھے۔وہیں سے اسے بنی کے بیمار ہونے کا پتا چلا۔وہ بنا ٹائم ضائع کئے ہاسپٹل گئے تھے۔بنی بیڈ پر بے سدھ پڑا ممی ممی کر رہا تھا۔فاخرہ اسکے پاس بیٹھی تھیں جبکہ رمشہ صوفے پر بیبہ کو لئے بیٹھی تھی۔وہ بہت کمزور ہو گئی تھی۔وہ بنی کی طرف آئے۔فاخرہ انہیں دیکھ کر رو پڑی۔ "بنی۔میری جان ادھر دیکھو"۔عترت نے اسکے بال سہلاتے ہوئے محبت سے کہا۔ "بنی یار دیکھو بابا کو تنگ مت کرو ورنہ بابا غصے ہو جائیں گے"۔تیمور اسکا ننھا ہاتھ تھامے بولا۔ عترت کے آنسو اسکے چہرے پر گر رہے تھے۔بنی نے چار دن بعد آنکھیں کھول دیں۔

New Era Magazine

"بنی"۔وہ دونوں اسے ساتھ لگائے پیار کر رہے تھے۔کمرے میں آتے افنان نے حیرت سے یہ منظر دیکھا تھا۔وہ جسے ڈاکٹر نے معجزہ کی صورت جاگنے کا کہا تھا وہ اپنی ممی کی آواز پر جاگ گیا تھا۔محبت کیا ہوتی ہے۔یہ وہ آج دیکھ رہا تھا۔

بیہ بھی ان کی آواز پر اٹھ گئی تھی۔جلدی سے تیمور کے پاس آکر اس سے چپٹ گئی۔تیمور نے نرمی سے اسے گود میں لے لیا۔

"بنی اٹھ گیا؟"وہ خوشی سے چہکی۔بنی عترت کی گود میں سر رکھے لیٹا تھا۔ڈاکٹر اسے چیک کر رہی تھی۔

"آپ انکی ممی ہیں؟"ڈاکٹر کے اچانک سوال پر اس نے ڈبڈبائی نظروں سے انہیں دیکھا۔

"آپکا بیٹا آپ سے بہت اٹیجڈ ہے۔آئندہ آپ اسے چھوڑ کر مت جایئے گا۔یہ آپکی جدائی کا بہت زیادہ اثر لیتا ہے۔بے ہوشی میں یہ بس آپکو بلا رہا تھا"۔عترت نے خاموشی سے گود میں سوئے ہوئے بنی کو دیکھا جو اسکا ہاتھ تھامے سو رہا تھا۔باسط کے ساتھ اندر آتے بلے نے عترت کو دیکھ کر اسکی طرف دوڑ لگائی مگر اس نے ہاتھ آگے نہیں بڑھایا۔

"ممی آپ ناراض ہیں؟"وہ حیرت سے بولا۔

"میں ان دونوں کو تمہارے حوالے کر کے گئی تھی نا۔اگر بنی کو کچھ ہوا تھا تو مجھے کس نے بتانا تھا؟"وہ خفگی سے بولی تو بلے کا سر جھک گیا۔

New Era Magazine

"میں نے منع کیا تھا بیٹا۔ میں تم لوگوں کا ٹرپ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی"۔ فاخرہ نے بلے کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"ہمارا ٹرپ بی کی زندگی سے زیادہ ضروری تھا؟" وہ حیرت سے بولی۔

"آپ آج بھی ویسے ہیں۔ نہ آپ نے کل مجھے ایکسیپٹ کیا تھا نہ آج کیا ہے۔ بابا کی وجہ سے میں آپ کے پاس لایا گیا تھا۔ مجھے لگا تھا کسی کے دل میں نہ سہی آپکے دل میں میرے لئے محبت احساس ہے مگر آج پتا چلا آپ نے تو مجھے کبھی اپنا سمجھا ہی نہیں"۔ باسط سے کہتا تیمور نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہو گیا تھا۔

" تیمور ایسی بات نہیں ہے"۔ باسط نے اسے سمجھانا چاہا مگر اس نے ٹوک دیا۔

"رہنے دیں بھائی۔ آپ سب سے اچھا افنان ہے کم سے کم نفرت کرتا ہے تو سر عام تو کرتا ہے"۔ آنسو ضبط کرتے اسکا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

"بچے اب وہاں نہیں رہیں گے۔ دادو بھائی نے انہیں مجھے سونپا تھا وہ میرے ساتھ جائیں گے"۔

"تمہیں کیسے پتا چلا؟" فاخرہ کی بات پر اس نے زہر خند لہجے میں انہیں دیکھا مگر بنا کچھ کہے کمرے سے نکل گیا۔

ڈاکٹر سے بات کر کے بنی کو ڈسچارج کروا کر وہ گھر لے آیا تھا بیہ اور بلا بھی ساتھ تھے۔رات انہیں سلا کر وہ تیمور کے پاس آگئی جو اتنی سردی میں بھی بنا سویٹر کے ٹیرس پر کھڑا تھا۔

"تیمور"۔عترت نے اسکے کندھے پر سر ٹکا دیا۔ تیمور نے اسے بانہوں کے حصار میں لے لیا۔

"آپکو کیسے پتا چلا دادو بھائی کی ول کا؟"اس نے وہی سوال پوچھا جو سب اس سے پوچھ رہے تھے مگر اسے تو اس بارے میں کچھ علم ہی نہ تھا۔

"یہاں آنے سے پہلے انکا لائر ملا تھا۔اسی نے بتایا"۔اس نے مختصرا جواب دیا۔

"جو ہوا اسے بھول جائیں۔ایسے ڈسٹرب رہنے اور کڑھنے سے کیا ہو گا۔آنے والی زندگی کو دیکھیں بچوں کو دیکھیں۔وہ اب ہمارے پاس ہیں۔ان کے اندر کی کمیاں ہماری محبت اور توجہ سے پوری ہوں گی۔اسلئے سب پر مٹی ڈالیں اور اندر چلیں"۔وہ اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔

"جان تھینک یو سوچ"۔ تیمور نے اسے اپنے بانہوں کے حصار میں لیکر اسکے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"جان کی جان مت نکالیں بہت ٹھنڈ ہے یہاں۔اندر چلیں"۔عترت کی بات پر وہ مسکرا دیا۔

------

تیمور نے آفس جوائن کر لیا تھا مگر وہ نہیں گئی تھی۔بیہ اور بلا تیمور کے ساتھ سکول کے لئے نکلتے تھے جبکہ وہ بنی کے ساتھ گھر پر رہتی تھی کہ ابھی وہ مکمل طور پر صحت یاب نہیں تھا۔سارا دن وہ اسکی فرمائشیں پوری کرتی تھی۔وہ ممی کو پا کر اور زیادہ پھیل جاتا تھا۔

تیمور سے انکی سب سے زیادہ فرینکنس تھی۔ وجہ داود تھا جس نے اپنے باقی بھائیوں کے برعکس اسے خوش دلی سے اپنایا تھا۔ دور ہو کر بھی وہ اور بچے سکائپ پر روز ہی اس سے بات کرتے تھے۔ اب بھی وہ اپنی ذمہ داریاں اچھے سے نبھا رہا تھا۔ سکول سے بچے داود کے گھر جاتے تھے واپسی پر تیمور ان کو ساتھ لیکر گھر لوٹتا تھا۔ دن خوشی سے گزر رہے تھے۔ بچوں کو ونٹر وکیشنز ہو گئی تھیں۔ آجکل انہوں نے نانو کے پاس جانے کی ضد لگا رکھی تھی۔

تیمور ان دونوں کو فرجاد کے گھر چھوڑ آیا تھا۔ بنی انہی کے پاس تھا۔ وہ لاونج میں بیٹھا تھا جب عترت کافی لئے وہاں آئی۔ تیمور نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے پہلو میں گرا لیا۔

"کیا کر رہے ہیں؟ بنی جاگ رہا ہے"۔ وہ سٹپٹا کر بولی۔

"تو؟ اسے بھی تو پتا چلے کہ اسکے بابا اسکی ممی کو کتنا پیار کرتے ہیں"۔ وہ خمار آلود لہجے میں بولا۔

"تیمور ہم لاونج میں بیٹھے ہیں۔ کوئی بھی آ سکتا ہے"۔ وہ اسے باز رکھتے ہوئے بولی مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔ بڑی ہی ڈھٹائی سے بولا۔

"چلو پھر روم میں چلتے ہیں"۔

"تیمور سدھر جائیں"۔ وہ اسے پیچھے دھکیلتے ہوئے بولی۔

"سدھار سکتی ہو تو سدھار لو"۔

"آپکا کچھ نہیں ہو سکتا"۔ اسکے کندھے پر سر رکھے وہ ہنس کر بولی۔

"خیر مجھے بات کرنی تھی۔ مجھے بھی بابا کے پاس رہنا ہے کچھ دنوں کے لئے"۔ اسکی بات پر تیمور نے اسکی گردن پر جھکا اپنا سر اٹھایا۔

"کیوں بھئی؟ یہ کیا بات ہوئی۔پہلے بچے اب تم۔میرا کیا قصور ہے'؟"وہ خفگی سے بولا

"تیمور دو چار دن کی بات ہے"۔

"ایک دن بھی نہیں"۔وہ خفگی سے بولا تو عترت منہ پھلا کر رخ موڑ گئی۔بالآخر اسے سرینڈر کرنا پڑا۔

"اچھا دیکھو آفس سے بابا کے پاس چلی جایا کرو مگر رات کو میں واپس لے آوں گا"۔

"یہ کیا بات ہوئی"۔

"یار سمجھا کرو نا تمہارے بنا یہ گھر مجھے کاٹنے کو دوڑے گا"۔وہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر خاموش ہو گئی۔

-------

شام کو وہ آفس سے آیا تو وہ گھر پر نہیں تھی۔اس نے فیروزہ کو کال کی تو پتا چلا کہ اسکی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے وہ اسے ہاسپٹل لے آئی تھیں۔اسے ڈرپ لگ رہی ہے۔وہ ہاسپٹل کا ایڈریس لیکر وہاں پہنچا تو وہ دونوں اسے باہر ہی کھڑی ملیں۔

"کیا ہوا تھا؟ ٹھیک تو ہو نا؟"اسکے زرد چہرے کو دیکھتا ہوا وہ اسکی طرف آیا تھا۔فیروزہ اور وہ مسکرا دیں۔

"ٹھیک ہوں میں۔گھر چلیں"۔

"بیٹا مجھے گھر ڈراپ کر دو اور بچوں کو بھی کچھ دن مزید یہیں رہنے دو۔ ابھی یہ خود کو سنبھالے گی یا ان کو"۔ فیروزہ نے محبت سے کہا تو تیمور نے او کے کہہ کر فیروزہ کو ڈراپ کیا اور اسے گھر لے آیا۔

"اب بتاو کیا ہوا تھا؟" وہ چینج کر کے آئی تو تیمور کو اپنا منتظر ہی پایا۔

"کچھ نہیں بس چکر آ رہے تھے۔ بی پی لو ہو گیا تھا"۔ وہ بیڈ پر بیٹھتے ہوئے بولی۔

"اپنا خیال تو رکھتی نہیں ہو۔ یہی ہونا تھا"۔ وہ خفگی سے بولا۔

"پریشان نہ ہوں ٹھیک ہوں میں"۔

"جان نکال دی تھی آج تم نے میری"۔ تیمور اسکے ماتھے کو چومتے ہوئے بولا تو وہ مسکرا دی۔

"چینج کر لیں میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں"۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے۔ بیٹھو یہیں پر۔ میں خود لے آوں گا"۔ اسے بٹھا کر وہ کھانا لے آیا۔

وہ اسے اپنے ہاتھوں سے کھانا کھلا رہا تھا عترت کی آنکھیں نم ہو گئیں۔

"کیا ہوا؟" تیمور کے پوچھنے پر اس نے تیمور کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

"ٹھیک ہو نا؟" اس نے فکر مندی سے پوچھا۔

"تیمور مجھے آپکو کچھ بتانا ہے"۔ وہ سر جھکائے بولی۔

"سب ٹھیک ہے نا؟" وہ مزید پریشان ہو گیا۔

"سب ٹھیک ہے"۔ اس نے مسکرا کر کہا۔

"پھر"۔

New Era Magazine

"پھر۔۔۔یہ"۔اس نے رپورٹس اسکے سامنے کر دی اور منہ اسکے بازو میں چھپالیا۔

"جان۔۔۔یہ۔۔۔میں۔۔۔۔تم۔۔۔یااللہ۔۔۔"تیمور خوشی اور مسرت سے کہتا اس کے جھکے سر کو چومنے لگا۔

"تھینک یو سو مچ فار کمپلیٹنگ مائی لائف"۔وہ اس کے کان میں سرگوشی کرتے اسے اندر تک سرشار کر گیا۔

-----

عترت کو وہ آفس آنے سے منع کرنا چاہتا تھا مگر پھر اس کے اکیلے ہونے کی وجہ سے نہیں کر سکا۔وہ پہلے سے زیادہ اسکا خیال رکھنے لگا تھا۔بچوں کے کام وہ اسکے ساتھ ملکر کرواتا تھا۔اسکے کھانے پینے اور ڈاکٹر کی ذمہ داری تیمور نے خود لے رکھی تھی۔زندگی ایک خوشگوار انداز میں گزر رہی تھی۔سب کچھ ٹھیک جا رہا تھا پھر ایک دن قسمت کی دیوی ان سے روٹھ گئی۔

-----

صبح کے دس بجے تیمور گھر سے آفس کے لئے نکل رہا تھا۔آج عترت کی طبیعت خراب تھی اسلئے وہ لیٹ جا رہا تھا۔بچے ڈرائیور کے ساتھ سکول گئے تھے۔

ساڑھے دس بجے کے قریب تیمور کے نمبر سے اسے کال آئی تھی۔

"تیمور میں ٹھیک ہوں۔کیوں فکر کر رہے ہیں؟"مندی مندی آنکھوں سے اس نے کہا جبکہ مقابل خاموش تھا۔اس نے آنکھیں کھول کر سیل کو دیکھا۔کال تیمور کے نمبر سے ہی آئی تھی۔

"ہیلو تیمور"۔وہ الجھ کر بولی۔

"افنان بات کر رہا ہوں"۔افنان کی آواز رندھی ہوئی تھی۔وہ سمجھ نہ سکی کہ وہ تیمور کے نمبر سے اسے کال کیوں کر رہا ہے۔

"نور تیمور"۔وہ بس اتنا ہی کہہ کر رو دیا۔

"کیا ہوا ہے تیمور کو؟"کچھ غلط ہونے کے ڈر سے اسکا دل زور سے دھڑکا تھا۔

"ہیلو نور رمشہ آپکو لینے آرہی ہے۔تیمور کی طبیعت خراب ہو گئی ہے۔آپ پلیز اسکے ساتھ آجاو"۔باسط نے کہہ کر فون رکھ دیا تھا۔

"ابھی تو ٹھیک تھے۔اللہ خیر کرنا پلیز"۔وہ دل ہی دل میں دعا مانگتی کپڑے بدل کر باہر نکلی۔ رمشہ آگئی تھی اسکے ساتھ ہی وہ ہاسپٹل کے لئے نکلی۔

"کیا ہوا ہے تیمور کو؟"اس نے بت چینی سے پوچھا۔

"ایکسیڈنٹ ہوا ہے"۔رمشہ ضبط کرتی اتنا ہی کہہ سکی۔عترت کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔

"یا خدا وہ ٹھیک ہو"۔دل ہی دل میں اسکے لئے دعا مانگتی وہ رو رہی تھی۔رمشہ نے اسکی طرف دیکھا نہیں کہ کہیں ضبط ہی نہ کھودے۔ان بھائیوں کے درمیان جتنے بھی مسئلے ہوں رمشہ کو عترت بہت اچھی لگتی تھی۔تیمور بھی اسکی بہت عزت کرتا تھا۔

ہاسپٹل گاڑی رکی تو اسکے پاوں من بھر کے ہو گئے۔وہ خود کو گھسیٹتی ہوئی اندر لے آئی۔ کوریڈور میں سب کھڑے تھے۔وہ سب پر نظر دوڑاتی فرجاد کے پاس آ گئی۔منہ سے کچھ نہیں نکلا۔

"اسکی کنڈیشن بہت سیریس ہے عترت۔ تمہیں پکار رہا ہے"۔فرجاد نے اسے اپنے ساتھ لگاتے حوصلہ دے کر کہا تھا۔

"اندر جاو"۔وہ خاموشی سے آنسو بہاتی آئی سی یو میں آ گئی جہاں وہ پٹیوں میں جکڑا لیٹا تھا۔ چہرے پر بہت سی خراشیں تھیں۔آکسیجن لگی ہوئی تھی۔عترت نے جھک کر اسکا ماتھا چوم لیا۔ "آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے۔اگر آپ نے میرے ساتھ دھوکہ کیا تو میں خود کو بھی ختم کر لوں گی"۔وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے بولی۔تیمور کے منہ سے بس اسکا نام نکلا۔

"عترت تیمور کی ہے اور اسی کے لئے ہے۔اگر تیمور کو کچھ ہوا تو سانسیں عترت کی بھی بند ہو جائیں گی"۔وہ اسکے کندھے پر سر رکھے رو رہی تھی۔پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔وہ جو ساری رات اسکی طبیعت کی خرابی کی وجہ سے جاگا تھا ایک بار پھر ہوش و حواس سے غافل ہو گیا۔

New Era Magazine

وہ وہیں بیٹھی اسے دیکھتی رہی۔دل میں کتنی ہی تسبیحات پڑھ کر وہ اس پر دم کر چکی تھی۔فرجاد بہت مشکل سے اسے باہر لایا تھا۔اسکی نظر سامنے بیٹھے باسط اور افنان پر پڑی جو رو رہے تھے۔

"فرجاد ان سے کہو یہاں سے چلے جائیں"۔وہ غصے اور تنفر سے بولی تھی۔

"عترت کام ڈاون"۔فرجاد نے اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"ان سے کہو یہ لوگ جائیں یہاں سے۔ان کی وجہ سے وہ آج اس حالت میں ہے"۔غصے سے کہتے اسکا چہرہ سرخ پڑ گیا تھا۔نسیں تن گئی تھیں۔اسکا سانس اکھڑ رہا تھا۔

"بیٹھ جاو یہاں"۔اسکی حالت کے پیش نظر فرجاد نے اسے بٹھانا چاہا مگر اس نے ہاتھ جھٹک دیئے۔فاخرہ اسکی طرف بڑھیں تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں روک دیا۔

"کیوں رو رہی ہیں آپ؟رشتہ کیا ہے ان سے آپکا؟ساری زندگی انہیں اس گناہ کی سزا دی جو انہوں نے کیا ہی نہیں"۔وہ حلق کے بل چیخی تھی۔

"عترت بیٹا طبیعت خراب ہو جائے گی۔پر سکون رہو"۔فیروزہ نے اسے تھاما۔

"اپنی دوست سے کہیں اپنے بیٹوں کو لیکر چلی جائیں یہاں سے۔انکی وجہ سے ہوا ہے یہ سب"۔وہ باسط اور افنان کی طرف اشارہ کر کے بولی۔

"مماوہ ان کی باتیں سنتے رہے کہ شاید انکے دل نرم پڑ جائیں مگر ان کے سینے میں دل نہیں ہے۔ان کی وجہ سے وہ پریشان تھے۔انہیں کچھ ہو گیا تو۔۔۔"وہ اس تو سے آگے کچھ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

"انہیں کہیں جائیں یہاں سے"۔وہ کانپتے ہوئے چلا رہی تھی۔

فیروزہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔روتے روتے وہ انکی بانہوں میں جھول گئی۔

----------

اسے ہوش آیا تو فیروز صاحب اسکے پاس بیٹھے تھے۔وہ ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا ہوا بیٹا؟"

"بابا تیمور"۔آنسو کی لڑی بہنے لگی تھی۔

"میری جان وہ ٹھیک ہے اب۔دواوں کی وجہ سے سو رہا ہے"۔فیروز صاحب نے اسے پرسکون کرنا چاہا۔

"مجھے لے جائیں انکے پاس"۔وہ منت کرتے ہوئے بولی تو انہیں ہار ماننا پڑا۔

"ٹھیک ہے پر پرامس کرو اپنی طبیعت خراب نہیں کرو گی"۔

وہ سر ہلاتی انکے ساتھ چل پڑی۔اس سے چلنا مشکل ہو رہا تھا۔قدم قدم پر لڑکھڑا رہی تھی۔

فیروز نے اسکے کندھے پر بازو پھیلا کر اسے سہارا دیا۔

"بابا انہیں کچھ نہیں ہو گا نا؟"کتنی آس سے پوچھا گیا تھا۔فیروز تڑپ اٹھے۔

"نہیں میری جان۔بس دعا کرو۔انشاءاللہ وہ جلد صحت یاب ہو جائے گا"۔

وہ ابھی بھی آئی سی یو میں تھا۔وہ ایک نظر افنان پر ڈالتی اندر چلی گئی۔کافی دیر تک وہ واپس نہیں آئی تو فرجاد اسے لینے اندر گیا۔وہ تیمور کا ہاتھ تھامے اسکے بیڈ پر سر ٹکائے سو رہی تھی۔وہ اسے اٹھانا چاہتا تھا مگر ڈاکٹر اشارہ کر کے اسے باہر لے آئیں۔

"آپ کیا لگتے ہیں انکے ؟"ڈاکٹر فرجاد سے مخاطب ہوئی۔

"بھائی ہوں"۔

"وہ اس وقت بہت زیادہ ڈسٹرب ہیں۔یہ انکے اور انکے بے بی کے لئے ٹھیک نہیں ہے۔وہ پہلے ہی دواوں کے زیر اثر تھیں مگر جلدی ہوش میں آگئیں۔وہ یہاں سے جانا نہیں چاہتی تھیں سو میں نے یہیں انہیں انجیکشن لگا دیا ہے۔آپ انہیں وہیل چیئر پر ڈال کر روم میں لے جائیں۔انکا آرام کرنا بہت ضروری ہے"۔

"آئی ایم سوری میں آپ لوگوں کے فیملی میٹرز کے بارے میں پوچھوں گی نہیں مگر یہاں کچھ لوگوں کا ہونا انہیں بری طرح اشتعال دلا رہا ہے۔پلیز آپ ان کو گھر بھیج دیں۔یہ آپکے دونوں پیشنٹس کے لئے ضروری ہے"۔ڈاکٹر کہہ کر چلی گئی تھی۔

فرجاد نے اسے بانہوں میں بھر کر روم میں بیڈ پر لٹا دیا۔فیروزہ اسکے پاس آگئی تھیں۔کچھ دنوں سے ویسے ہی اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اب ایک دم سے تیمور کے ایکسیڈنٹ نے اسے بہت کمزور کر دیا تھا۔فیروزہ نے جھک کر اسکا ماتھا چوما اور اسکے لئے دعا کی۔

------

فاخرہ افنان اور باسط کو گھر لے آئی تھیں۔ڈاکٹر کے کہنے پر انہوں نے مزاحمت نہیں کی تھی۔

"بی بی جی وہ محمد بابا کھانا نہیں کھا رہے ہیں"۔جمیلہ نے صوفے پر گری فاخرہ سے کہا۔

چار دن پہلے زبردستی افنان اور باسط بچوں کو گھر لے آئے تھے۔ان کے بغیر گھر گھر ہی نہیں لگتا تھا۔باسط کی کوئی اولاد نہیں تھی سو جب انہیں تیمور کے ہونے والے بے بی کا پتا چلا تو وہ ان تینوں کو زبردستی واپس لے آئے تھے۔نہ صرف وہ انہیں لائے تھے بلکہ تیمور کو اچھا خاصا سنا کر بھی آئے تھے۔وہ اسے اسکی ماں کے حوالے سے بے عزت کر کے آئے تھے۔وہ اونچا لمبا مرد جسے عترت نے اتنی مشکل سے سنبھالا تھا ایک دفعہ پھر ٹوٹ گیا تھا۔اسی ذہنی انتشار کی وجہ سے اسکا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا۔

جب سے بچے وہاں آئے تھے وہ سہمے ہوئے تھے۔بلا پھر سب سے لڑ لیتا تھا مگر بیہ بس روتی رہتی تھی۔اسے تیمور کے پاس جانا تھا جو دن بھر اسکے ناز اٹھاتے نہیں تھکتا تھا۔بنی کے منہ پر بس ایک چپ لگی ہوئی تھی۔اسے رہ رہ کر اپنا گھر اور ممی بابا یاد آرہے تھے۔عترت میں تو اسکی جان بستی تھی۔جب انہیں لایا گیا تھا تب عترت اور تیمور کو اس نے روتے دیکھا تھا۔ان کا رونا اس ننھے سے بچے کے دل پر گرا تھا۔وہ خاموش ہو کر رہ گیا تھا۔اب بھی وہ کھانا کھانے سے انکاری تھا۔

افنان اور باسط کو اپنے فیصلے پر شرمندگی ہوئی تھی۔فاخرہ کا سر مزید جھک گیا تھا۔انہوں نے کبھی اپنے بچوں کو تیمور سے نفرت کرنے سے منع نہیں کیا تھا۔دل میں کہیں وہ خود بھی اس سے خار کھاتی تھیں۔ تیمور سب کچھ جان کر بھی ان سے محبت سے پیش آتا تھا۔ان سب کی خاطر ہی اس نے اپنی جائیداد میں سے حصہ لینے سے انکار کیا تھا کہ شاید انکا دل اسکے حق میں نرم پڑ جائے۔

افنان اٹھ کر بچوں کے روم میں آگیا۔بلا بیہ کا سر گود میں رکھے اسے تھپک رہا تھا۔ محمد کھڑکی کے پاس زمین پر بیٹھا باہر دیکھ رہا تھا۔بلے کہ نظر اس پر پڑی تو چلا اٹھا۔
"چلے جائیں یہاں سے"۔اسکی آنکھوں میں افنان کو اپنے لئے نفرت دکھی تھی۔اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔سگا سوتیلہ کرتے وہ اپنے سگوں کی نظروں میں گر گیا تھا۔
"کیا ہوا ہے بیہ کو؟"وہ اسکی طرف بڑھا جو بخار میں تپ رہی تھی۔بخار میں تڑپتی وہ تیمور کو پکار رہی تھی۔اس نے جمیلہ کو ٹھنڈا پانی اور پٹیاں لانے کو کہا اور خود ڈاکٹر اعظم کو گھر بلالیا۔

اعظم افنان کا دوست تھا۔چیک کرنے کے بعد وہ اس نے افنان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔
"افی یہ تمہارا پرسنل میٹر ہے مگر بھائی ہونے کی حیثیت سے کہہ رہا ہوں انہیں تیمور کے پاس چھوڑ آو۔انہوں نے ان دونوں کو ماں باپ مان لیا ہے۔اب یہ ان کے بغیر نہیں رہ سکتے۔داود بھائی کا سوچ کر ہی یہ کر لو"۔

"یہ گڑیا تو بیمار ہے۔جسمانی بیماری ہے ختم ہو جائے گی مگر وہ بنی اسکا کیا۔اسکا مائنڈ بری طرح اپ سیٹ ہے۔یہی حال رہا تو وہ برداشت نہیں کر سکے گا"۔اعظم اسے سوچوں میں گھرا چھوڑ کر باہر نکل گیا۔

-----

"آپ لوگ ممی بابا کے پاس جانا چاہتے ہو نا؟"افنان انکے لئے کھانا ٹرے میں سجائے لایا تھا مگر وہ تینوں اٹھ کر نہیں آئے۔اسکی بات پر تینوں نے اسے دیکھا تھا۔

"ٹھیک ہے آئی پرامس میں خود آپ لوگوں کو ان کے پاس چھوڑ آوں گا مگر کچھ دنوں میں۔ آپکے بابا کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ممی کی بھی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔وہ دونوں ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہیں۔جب وہ گھر آجائینگے تو میں خود آپ لوگوں کو وہاں چھوڑ آوں گا۔پلیز کھانا کھا لو"۔

"جھوٹ بول رہے ہیں آپ"۔بلے نے غصے سے کہا۔

"سچ کہہ رہا ہوں۔کھانا کھا لو پھر میں آپ لوگوں کو ہاسپٹل لے جاتا ہوں"۔وہ کہہ کر جانے لگا پھر دروازے میں سے مڑا۔

"جو کھانا نہیں کھائے گا وہ نہیں جائے گا"۔بنی کو دیکھتے ہوئے اس نے کہا تو وہ خاموشی سے کھانا کھانے لگا۔افنان شکر کرتا کمرے سے نکل گیا۔

آدھے گھنٹے بعد وہ ہاسپٹل تھے۔فیروزسے ہی ان دونوں کی خیر خیریت پوچھ کر وہ واپس آگیا تھا جبکہ بچوں کو اس نے تھوڑی دیر بعد پک کرنے کا کہہ دیا تھا۔

تیمور کو روم میں شفٹ کر دیا گیا تھا۔اسکی ٹانگوں پر شدید اثر ہوا تھا۔وہ چل نہیں سکتا تھا مگر ڈاکٹر پرامید تھے کہ تھیراپی سے وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔وہ ابھی سو رہا تھا۔عترت کو بھی دوا دیکر فیروزہ نے روم میں موجود دوسرے بیڈ پر سلا دیا تھا کہ وہ وہاں سے جانے کے لئے راضی ہی نہیں تھی۔

وہ سو رہی تھی جب اسے اپنے چہرے پر بنی کے ہاتھوں کا لمس محسوس ہوا۔وہ اسے اپنا خواب سمجھتی رہی۔فرجاد کے منع کرنے پر بنی اسکے ساتھ ہی اسکے ہاتھ پر سر رکھے لیٹ گیا۔فرجاد کو وہ اپنے جیسا ننھا وجود بہت مرجھایا ہوا لگ رہا تھا جو اپنی ممی کے ملنے پر اسے چوم چوم کر نہ تھکتا تھا۔

بیبہ تو تیمور کا ڈرپ والا ہاتھ پکڑے کھڑی رو رہی تھی۔فرجاد اسے چپ کراتا باہر لے آیا کہ کہیں تیمور اور عترت ڈسٹرب نہ ہوں۔بلاال دونوں کو چوم کر فیروزہ کی گود میں منہ چھپا کر رو رہا تھا۔فیروزہ نے اسے اپنے اندر سمو لیا۔وہ تینوں معصوم پھول جنہیں عترت اور تیمور نے

اتنے ماہ پیار، محبت، لگن اور توجہ سے سینچا تھا وہ اپنے بڑوں کی غلطیوں کی وجہ سے بکھر گئے تھے۔

--------

شام کو عترت کی آنکھ کھلی تو کمرہ نیم تاریک تھا۔ہوش میں آئی تو اسے اپنے ہاتھ پر کسی کا وجود محسوس ہوا۔کمرے کی مدھم روشنی میں اس نے بنی کو دیکھا جو دنیا جہان سے بے خبر سو رہا تھا۔ عترت نے اسکا ماتھا چوما تو وہ اٹھ گیا۔اس نے بھی ہمیشہ کی طرح جواب میں عترت کا ماتھا چوما۔

"آپ ٹھیک ہیں ممی؟" وہ فکرمندی سے بولا تو اس نے لاڈ سے اسکے ہاتھ چوم لئے۔

"جی مگر میرا بیٹا کیوں ٹھیک نہیں ہے؟"

"میں آپکو بہت مس کرتا تھا ممی"۔وہ ڈبڈبائی آنکھوں سے بولا۔

"ممی بابا نے بھی آپ لوگوں کو بہت مس کیا"۔

"ممی افی نے کہا ہے کہ جب آپ دونوں گھر جائینگے تو ہمیں بھی آپ کے پاس خود چھوڑ دیں گے"۔افنان کا ذکر سن کر اسکے حلق میں کڑواہٹ گھل گئی۔

"آپ نے کھانا کھایا؟" وہ بات بدلتے ہوئے بولی۔

"جی"۔عترت نے بنی کو چوم کر اپنے اندر بھینچ لیا۔پچھلے چار دنوں سے وہ دونوں اس پیار کو ترس گئے تھے۔

"ممی ہمارے گھر بے بی آرہا ہے؟" بنی کے سوال کر اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"آپکو کس نے کہا؟"

"چچی کہہ رہی تھیں دادو سے کہ ہمیں گھر تب بھیجیں جب بے بی آجائے۔کہاں سے آرہا ہے بے بی؟"اسے بتا کر وہ اشتیاق سے بولا تو وہ ہنس دی۔

"اللہ میاں کے پاس سے"۔

"کب آئے گا؟"

"تھوڑے دنوں میں"۔

"ممی آپ تب بھی مجھے اپنے پاس سلائیں گی نا؟"وہ تجسس سے بولا تو وہ ہنس دی پھر چہرے پر حیرت سجائے بولی۔

"آپ میرے ساتھ سو گے؟مجھے تو لگا آپ بے بی کے بڑے بھائی ہو تو اسکو اپنے ساتھ سلاو گے۔اسکا خیال رکھو گے۔اسے پیار کرو گے جیسے بلا آپ سے اور بیہ سے کرتا ہے"۔

"میں اسکا بڑا بھائی ہوں گا؟پھر میں اسے ڈانٹوں گا بھی جیسے بلا ہمیں ڈانٹتا ہے"۔وہ معصومیت سے بولا تو عترت مسکرا دی۔

"ابھی بے بی کے انے میں ٹائم ہے۔پرامس کریں کہ آپ ابھی اس بارے میں کسی سے کچھ نہیں کہیں گے۔یہ ہمارا سیکرٹ ہے"۔وہ دونوں آہستہ آہستہ باتیں کرتے رہے۔تیمور کے کھانسنے پر وہ اٹھ کر تیمور کے بیڈ کے پاس آئی۔آہستہ سے کمزور سے تیمور کے ماتھے پر ہاتھ

پھیرا تو اس نے آنکھیں کھول دیں۔وہ بے یقینی سے ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔آج چار دن بعد وہ اٹھا تھا۔

------

"اسلام علیکم بابا!" بنی کی آواز پر وہ کسی ٹرانس سے باہر آئی۔ تیمور نے مسکرا کر سر ہلایا۔وہ باہر بھاگ گیا۔عترت نے جھک کر اسکے ماتھے پر اپنے ہونٹ رکھ دیئے تو وہ مسکرادیا۔اسکی حالت دیکھ کر وہ اندازہ کر سکتا تھا کہ وہ کس اذیت سے گزری ہے۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا بنی سب کو بلا لیا۔فیروزہ,فیروز,فرجاد,فاخرہ بچے سب وہیں تھے۔

شام کو باسط رمشہ اور افنان بھی اس سے ملنے آئے تھے۔سلام کے جواب کے علاوہ تیمور ان سے کچھ نہیں بولا۔عترت اسکے پاس ہی بیٹھی تھی۔اس کے چہرے پر موجود اذیت کو دیکھتے ہوئے آہستہ سے اس نے تیمور کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر ہلکا سا دبا دیا۔
تھوڑی دیر بیٹھ کر وہ چلے گئے تھے۔بچے بھی ان کے ساتھ ہی چلے گئے تھے۔رات کے دس بج رہے تھے جب تیمور نے فرجاد کو اسے گھر لے جانے کا کہا۔
"پلیز مجھے نہیں جانا"۔وہ منمنائی۔
"عترت یہ جو تمہارا شوہر ہے نا یہ میرا جگر ہے۔اچھے سے خیال رکھوں گا اسکا۔ابھی تو یہ ٹھیک ہو جائے پھر مل کر اسکی دھلائی کریں گے میری بہن کو اتنا جو رلا دیا ہے اس نے"۔فرجاد نے اسے پچکارتے ہوئے کہا۔بہت مشکل سے انہوں نے اسے گھر بھیجا تھا۔

"سوسٹون مین جو کام تمہاری محبت نہیں کر سکی وہ تمہاری بیماری کر گئی"۔فرجاد اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا۔

"کیا مطلب؟"

"پتھر میں دراڑ پڑ رہی ہے"۔اسکی بات کا مطلب سمجھ کر وہ مسکرادیا۔

--------

تیمور کے ڈسچارج کی بات ہوئی تو فرجاد اور فیروز صاحب نے اعلان کر دیا کہ وہ انکے ساتھ انکے گھر جائے گا۔عترت کی کنڈیشن ایسی نہیں تھی کہ وہ اکیلے اسے سنبھال سکتے۔فاخرہ نے آگے بڑھ کر تیمور کے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔

"میں غلط تھی تیمور۔سب میری وجہ سے ہوا ہے۔اپنی ماں کو معاف کر دو۔میں نے اگر اپنے بچوں کے دل میں تمہارے خلاف نفرت نہیں ڈالی تو انہیں تم سے نفرت کرنے سے روکا بھی نہیں۔اپنی ماں کو معاف کر دو کہ اب وہ تمہاری ناراضگی برداشت کرنے کی ہمت نہیں رکھتی۔اپنے گھر اپنی ماں کے پاس لوٹ آو"۔وہ اسکے ہاتھ تھامے شدت سے رو دی تھیں اس نے محبت سے انہیں اپنی بانہوں میں سمیٹ لیا۔جانتا تھا کہ وہ اس کی محبت میں یہ سب نہیں کر رہی تھیں بلکہ بچوں کی خاطر یہ سب کر رہی تھیں۔پھر بھی اس نے ان کا مان رکھ لیا۔

تیمور اور وہ گھر آ گئے تھے۔افنان نے بھی اس سے معافی مانگ لی تھی۔اس نے محبت سے اسے بھی معاف کر دیا تھا۔بچے تو ان کے واپس آنے پر سب سے زیادہ خوش تھے۔محمد تو عترت کو

New Era Magazine

ایک منٹ کے لئے بھی نہیں چھوڑتا تھا۔عترت اور سب کی دیکھ بھال کے باعث وہ تیزی سے صحت یاب ہو رہا تھا۔

"آپ سوئے نہیں ابھی تک ؟"عترت بچوں کو سلا کر آئی تو اسے جاگتا دیکھ کر حیرت سے بولی۔

"تمہیں مس کر رہا تھا"۔وہ اسکا چہرہ نظروں کے حصار میں لئے بولا تو وہ ہنس کر بیڈ کے دوسری طرف بیٹھ گئی۔

"یہاں آو"۔اس نے اپنے بازو کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکرا کر اسکے بازو پر سر رکھ گئی۔

"کیا سوچ رہے ہیں؟"

"یہی کہ میری کونسی نیکی ہے جسکا صلہ تم ہو"۔

"میں آپکی اچھائی کا صلہ ہوں اور آپ میری نیکیوں کا"۔اسکی بات پر وہ ہمیشہ کی طرح وہ مسکرا دیا۔

"تیمور آئی لو یو سو مچ"۔وہ اسکے سینے میں منہ دیئے اقرار کر رہی تھی تیمور نے اسکا ماتھا چوم لیا۔

"آئی لو یو سو مچ ٹو"۔وہ ہنس کر بولا تو وہ بھی مسکرا دی۔

"بے بی کی شاپنگ کمپلیٹ کر لی؟"وہ سرگوشی میں بولا تو وہ مسکرا دی۔

"وہ تو مما کر رہی ہیں۔پتا نہیں کیا کیا لے رہی ہیں۔اتنی چیزیں ہو گئی ہیں پھر بھی کہتی ہیں ابھی کمپلیٹ نہیں ہوئی۔وہ اسے تفصیلاً ہر بات بتاتے بتاتے اسکے کندھے پر ہی سو گئی۔ تیمور نے اسکے روشن چہرے کو دیکھ کر اسکا ماتھا چوما اور خود بھی آنکھیں موند گیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اگلے دن وہ صبح اٹھی تو تیمور بیڈ پر نہیں تھا۔اس نے کروٹ لے کر واشروم کی طرف دیکھا جس میں سے پانی کے گرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔وہ ویسے ہی لیٹی رہی۔

"اٹھ گئیں"۔اسکے پاس آتا وہ بولا تو جواباً وہ مسکرا دی۔

"بیڈ ٹی لو گی؟"اپنے بالوں کا پانی اس پر چھڑکتے وہ نرمی سے بولا تو اس نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"یہاں بیٹھیں"۔اپنے سرہانے اس نے اشارہ کیا۔وہ ابھی بیٹھا ہی تھا کہ اس نے تیمور کی گود میں سر رکھ دیا۔

"طبیعت ٹھیک ہے نا؟"وہ فکرمندی سے بولا۔

"نہیں۔پتا نہیں کیا ہو رہا ہے۔"وہ آنکھیں موندے بولی۔

"مما کو بلاوں؟"وہ بے چینی سے بولا۔

"بس میرے پاس رہیں"۔

"جان"۔وہ تھوڑی دیر بعد بولا مگر اس نے جواب نہ دیا وہ شاید دوبارہ سو گئی تھی۔اس نے جھک کر اسکی پیشانی چومی۔

"ممی"۔بلال سے پکارتا ہوا روم میں آیا تو تیمور نے اسے چپ رہنے کا اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا۔

وہ بیڈ کے پاس کھڑا اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو ابھی بھی تیمور کی گود میں سر رکھے سو رہی تھی۔

"بابا ممی کو کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں میری جان۔بس طبیعت خراب ہے۔آپ جا کر ناشتہ کرو میں تھوڑی دیر میں آتا ہو"۔ تیمور نے اس پریشان وجود کو پچکارتے ہوئے کہا۔

"بابا۔میں ممی کو گڈ مارننگ کس دے سکتا ہوں؟"وہ آہستہ سے پوچھ رہا تھا اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔وہ اسکے گال چوم کر باہر چلا گیا۔دس منٹ بعد باقی دو نے آکر بھی اسے گڈ مارننگ کسز دیئے تھے جو ابھی بھی سو رہی تھی۔دس پندرہ منٹ مشکل سے گزرے ہوں گے کہ وہ کراہتی ہوئی اٹھ گئی۔اسکی طبیعت بگڑ رہی تھی۔اس نے فاخرہ کو بلایا۔

"اسے ہاسپٹل لیکر چلنا ہے"۔وہ جلدی سے بولیں پھر اسکے اوپر چادر ڈال کر اسے سہارا دیتیں باہر لے آئیں۔ڈرائیو تیمور کر رہا تھا کہ اب وہ کافی بہتر ہو چکا تھا۔

------

ہاسپٹل میں سب موجود تھے۔فرجاد تیمور کے پاس کھڑا اسے تسلیاں دے رہا تھا۔تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر نے آکر انہیں جڑواں بیٹیوں کی نوید دی تھی۔ تیمور تو خوشی سے پھولے نہیں سما رہا تھا۔سب خوش تھے۔ تھوڑی دیر میں اسے روم میں لایا گیا تھا۔فیروز قریشی نے انکے کان میں آذان دی تھی۔سب بہت خوش تھے۔

شام کو تیمور اور بچے اسکے پاس روم میں تھے۔فرجاد بابا اور پھپھو کو گھر لے کر گیا تھا۔

"ممی یہ والی گڑیا میری ہے"۔بلے نے تیمور کی گود میں موجود ایشل کی طرف اشارہ کر کے کہا تو وہ مسکرا دی۔

"اور یہ میری"۔بنی نے مشعل کی طرف اشارہ کر کے کہا جو عترت کی گود میں موجود تھی۔

"بابا میری گڑیا کہاں ہے؟"بیہ نے منہ بسورتے ہوئے کہا تو وہ ہنس دیا۔

"بابا کی جان۔ تھوڑا صبر کرلو۔ویسے بھی آپکے لئے تو گڈا آئیگا۔پیارا سا جو میری پری کی آپکے بابا کی طرح حفاظت کرے گا"۔اسکی بات کا مطلب سمجھ کر عترت مسکرا دی جبکہ وہ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگی۔

"کب آئیگا؟"

"میرا بس چلے تو اگلے سال ہی لے آوں پر کیا کروں اتنی جلدی تمہاری می نہیں مانیں گی"۔

تیمور نے شوخی سے کہا تو وہ سٹپٹا کر رہ گئی۔

"کچھ تو شرم کرلیں۔بچی کو کیا کہہ رہے ہیں"۔وہ خفگی سے بولی۔

"ہاں تو اپنی اتنی پیاری بیٹی کو کسی اور کو تھوڑی دونگا۔یہ تو ساری عمر میرے پاس ہی رہے گی"۔

وہ بیہ کو پیار کرتے ہوئے بولا تو وہ دونوں ہنس دیئے۔

کتنی عجیب بات تھی کہ ایک وقت تھا جب وہ دونوں محبتوں کو ترستے تھے اور ایک یہ وقت ہے جب انکے گرد معصوم محبتوں کا جال تھا جسکی سلامتی کے لئے دونوں نے ہی دل ہی دل میں دعا کی تھی۔

ختم شد

New Era Magazine

**نوٹ**

معصوم محبتیں از حجاب فاطمہ کے بعد اپنی رائے سے ضرور آگاہ کریں۔ نظرِثانی کرتے ہوئے اس بات کو یقینی بنایا گیا ہے کہ کسی قسم کی غلطی نہ ہوا گر پھر بھی کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اس کی نشاندہی ضرور کریں تاکہ ہم اس کو بہتر کر سکیں۔

**تعاون کا طلبگار**

**ادارہ (نیو ایرا میگزین)**

New Era Magazine